حضرت امام ابی جعفر صادق محمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سی کہ اونہون نے فرمایا کان قدوم اصحاب الفیل
للنصف من المحرم فبین الفیل وبین مولد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمس وخمسون لیلۃ
سو اس روایت مین موجود ہے کہ حضرت امام ابی جعفر صادق رضی اللہ عنہ نی وقت بیان مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولد رسول اللہ کا لفظ فرمایا اگر یہ کہنا منع ہوتا تو آپ اسکو وقت بیان مولد شریف کے ہرگز نہ فرماتے
جاننا چاہیی کہ بعضی لوگون مین بیان مولد شریف مین نزاع ورد وکد واقع ہے اور کلمات ناشائستہ اون سے
سُننے گئی ہین کہ اونکو کیا یہان ذکر کرین نعوذ باللہ منہ اور یہ بہی سنا گیا ہی کہ وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اسکے بیان سے
کیا فائدہ ہے ہم تو ایکدفعہ پیدا ہو چکے ہین ہمارے اختیار مین تو اسطرح پیدا ہونا نہین ہے اگر کوئی دوسرا بیان
آپکے حال شریف کا ہوگا تو ہم اسطرح اوسپر عمل کرین گے مثلا حال کہانے پینے سونے وغیرہ کا اور یہ
بھی سنا ہے کہ وہ یہ بہی کہتے ہین کہ بھلا آپ نے بہی کبہی اپنا حال مولد شریف کا اور حال اپنی پیدائش
مبارک بیان فرمایا ہے یا آپ نے کبہی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین سے
بیان فرمایا ہے کہ تم لوگ اسکو آپ کے خلاف بیان کرتے ہو یا کسی خلیفہ نے خلفاء راشدین مین سے
رضی اللہ تعالی عنہم یا اور کسی بقیہ صحابہ مین سے یا تابعین یا تبع تابعین سے حال مولد شریف کا اور آپ کی پیدائش
مبارک کا بیان کیا ہے اور جب قرون ثلثہ مین پایا نہ گیا تو یہ بیان کرنا بدعت سیئہ ہے اور بعضون سے یہ سنا
گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین کہ یہ بیان مولد شریف تو مستحسن ہے بلکہ مستحب ہے مگر اسکا بیان تنہا پڑہ لیوے لوگون
مین نہ پڑہے اور اس بیان شریف کو تکرار نہ کرے اس بیان مولد شریف کو اگر تکرار پڑہیگا تو منع اور بدعت سیئہ
ہو جائیگا اور اس بیان مولد شریف کو شعرون مین بہی نہ پڑہے اور چوکی اور منبر پر بہی نہ پڑہے ورنہ
بدعت سیئہ ہو جائیگا سو جاننا چاہیئے کہ یہ جو وہ کہتے ہین تو وہ اسطرح نہین ہے کیونکہ وارد ہی عند
ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذکر شریف کی وقت بطریق اولیٰ نزول رحمت الٰہی ہووے ہے چنانچہ بتصریح وارد ہے کہ آپکے اس ذکر
کرنیوالون پر سے دروازے کہولے جاتے ہین اور تمام ملائکہ اون کے واسطی استغفار کرتے ہین اور
نجات عذاب دنیا و آخرت سے اون کے واسطی ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
اون کے واسطی واجب ہوتی ہے تو اس بیان مولد شریف مین بڑا فائدہ ہی رزقنا اللہ سبحانہ وتعالےٰ
اور بروایات صحیحہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا حال ولادت با سعادت
اپنے آپ یا بسبب مذمت و بُرائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست کسیکی صحابہ کرام
رضی اللہ تعالی عنہم مین بکرات ومرات بیان فرمایا ہے اور یہ بہی بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ

ف یعنی آنا اصحاب فیل کا نصف محرم کو پس فاصلہ درمیان اس قصہ کے اور پیدا ہونے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے پچپن رات کا تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال پیدائش انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کبھی اپنی حال پیدائش کے ساتھ
بیان فرمایا ہے اور کبھی اپنی حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی
بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین میں سے بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے علیحدہ بھی اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک کے ساتھ
بھی بیان فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی آپکی مدح کرنے کے واسطے آپ سے اجازت
واذن لیکے آپ کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہے اور آپ نے اون کے
حق میں وقت طلب اذن کے اذن دیکر دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی منہ یا ن
کرو نہ توڑے اللہ تیرا منہ کو مراد اسے دعا اون کے واسطے ہے واسطے حفاظت اونکے منہ کے کل خلل سے
نہ فقط دانتوں کے گرنے سے اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسکا بیان کرنا ثابت ہے
اور غیر سے اور اسکو کرنا اس بیان شریف کو لوگوں کے سامنے سُنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ اور بعض بقیہ
صحابہ اور صحابیات امہات المومنین وغیرہا سے اور تابعین اور تبع تابعین میں سے بھی بروایات صحیحہ اسکا
بیان کرنا ثابت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور شعروں میں بھی اس بیان شریف کو آپ کے سامنے
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے پڑھا ہے کھڑے ہو کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منبر
پر کھڑے ہو کر اپنا نسب شریف اور حال پیدائش مبارک بیان فرمایا ہے چنانچہ بیان اسکا متفصیل احادیث
صحیحہ سے کتب معتبرہ سے عنقریب کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ سو یہ بیان مولد شریف ہرگز ہرگز منع و بدعت
سیئہ نہیں ہے اور بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بیان مولد شریف کا انکار نہیں کرتے ہیں ہم تو اسکو مستحسن بلکہ
مستحب سمجھتے ہیں مگر اسکا بیان بطور روایت کرے جسطرح کتب احادیث شریفہ میں بطور روایت ہے اور
بغیر روایت کے بطور پر علیحدہ یہ بیان نہ کرے کیونکہ اسطرح بیان کرنا درست نہیں ہے سو جاننا چاہئیے
کہ یہ کہنا اونکا صحیح نہیں ہے دونوں طور سے حالات ولادت باکرامت کا بیان کرنا کتب احادیث شریفہ
سے ثابت ہے چاہے بطور روایت چاہے بطور احادیث شریفہ کے بیان کرے اور یا چاہے احوال شریفہ
ولادت باکرامت کو علیحدہ جو کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں اونکو بغیر اسناد کے بیان کیجئے بیان کریں
چنانچہ صحابہ اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے بھی کبھی بے اسناد ذکر کئے حالات ولادت
باسعادت کو علیحدہ بھی بیان فرمایا ہے جیسا کہ اسکا حال روایات صحیحہ سے جو کہ ذکر کیجائینگے معلوم
ہوجائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جاننا چاہئیے کہ بعضے لوگ عمل مولد شریف کو جو کہ مروجہ ہے کہ جسکا
بیان عنقریب ہوگا جبکہ وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو اور اس میں تعیین و تخصیص روز

بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بہی اسطرح نہین ہے بلکہ یہ بدعت حسنہ ہے بلکہ بعضی اکابر علما نے آپکے فضائل و معجزات
کے ذکر کو خصوصًا وقت ظہور فساد و ضعف اعتقاد کے اور پہیلانے منکرین کے مطاعن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر اور عوام کے ذہنون مین شبہے اور شکوک ڈالتے وقت واجب علی الکفایہ فرمایا ہے بلکہ بعضے اکابر علما
نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین کے دشمنون کا حال بدیدۂ حمیت اسلامی ملاحظہ فرماوین خصوصًا اس زمانے
مین کہ ہر جگہ وہ نشر فضائل اپنے پیغمبر کا اپنے دین کی ترویج کے واسطے اور لوگون کو ترغیب دینے کیواسطے
کرتے ہین تو انعقاد مجلس مولود شریف کہ موجب نشر فضائل و معجزات سرورِ کائنات علیہ الصلوات والتحیات
ہے ربیع الاول ہی مین بلکہ ہر مہینے مین لازم و واجب جانین چنانچہ بیان اسکا بہی بتصریح ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور بعضے لوگ اس عمل مولد شریف کو جو ہر برس اوسدن مین ہو جو کہ موافق دن ولادت باسعادت ہے
اور وہ خالی محرمات و منکرات شرعیہ سے ہو بدعت سیئہ کہتے ہین سو یہ بہی اس طرح نہین ہے بلکہ یہ بہی بدعت حسنہ
ہے اس تعیین کی اصل بہی شریع شریف سے ثابت ہے اسکا بیان بہی اور جو اسپر لوگون کا اعتراض ہے اسکا
بیان بہی اور اسکا جواب بہی بتفصیل بیان ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ اگر یہ عمل مولد شریف بتعیین و
تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو مگر اوس مین ادخال محرمات و منکرات ہو تو تمام اکابر علماء محققین
متفق ہین اس بات پر کہ انعقاد مجلس مولد شریف بادخال محرمات و منکرات شرعیہ ناجائز ہے اسطرح کی مجلس
کرنے کو وہ بہی نہین تجویز فرماتے ہین بلکہ اسطرح کی مجلس کرنیکو منع فرماتے ہین سو اسمین تمام علماء محققین متفق
ہین نزاع و اختلاف اسمین کسیکو نہین باقی رہی یہ بات کہ بعضی علماء اس طرح کی مجلس مولد شریف کیصورت
مین نفس مولد شریف کو بدعت سیئہ و بدعت ضلالت و حرام کہتے ہین اور وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اصل مولد
شریف ہی سے منع کرنا بہت لائق ہے کیونکہ اسمین بہت مفاسد حاصل ہوتے ہین اور جو اکابر علماء محققین
ہین وہ اسکے رد مین یہ فرماتے ہین کہ تحریم تو اسمین آئی ہے حرام چیزون کی جہت سے وہ اسمین داخل کیگئے
ہے نہ باعتبار اجتماع کے واسطے اظہار شعار مولد شریف کے اگر مثل ایسے امور کے واقع ہو اجتماع مین نماز
جمعہ کے واسطے مثلا وہ البتہ ہوگا قبیح برا اور اس سے لازم نہین آتا ہی حرمت اجتماع کے نماز جمعہ کے لیئے
جیسا کہ یہ ظاہر ہے اور ہمنے تو بیشک دیکہا ہے بعضے ان امور کو رمضان شریف کی راتون مین نزدیک
اجتماع لوگون کے نماز تراویح کے واسطے کیا حرام ہو جاویگا اجتماع بسبب ان امور کے وہ جو ملے ہین اوسکی ساتھ
کلا یعنی ہرگز نہین یون بلکہ ہم کہتے ہین اصل اجتماع نماز تراویح کے واسطے حسن ہے اور سنت ہے اور قربت ہے
اور جو برے امور ملائے گئے ہین اوسکی وہ قبیح ہین برے ہین اسیطرح ہم کہتے ہین کہ اصل اجتماع واسطے
اظہار شعار مولد شریف کے مندوب ہے اور قربت ہے اور جو شنیعہ حرکات ملائے گئے ہین اوسکے طرف وہ [illegible]

ان امور کو برا سمجھنا چاہیئے اور وہ یہ ہے فرماتے ہین کہ مولد النبی مین تعظیم مضاف کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم جیسا
بیت اللہ زادہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تعظیما وتشریفا یعنی جب کسی چیز کی نسبت بڑے کیطرف کرتے ہین یعنی جب
کسی چیز کا علاقہ بڑی چیز سے لگاتے ہین تو اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہے جیسی مولد نبی کا اور آپکا
موئے مبارک اور نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گھر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام مین گھر کی تعظیم
اور غلام کی تعظیم ثابت ہوتی ہے اور یہ اضافت تحقیر کے واسطے کب ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چھوٹے
اور حقیر اور ذلیل چیز کیطرف کرتے ہین جیسے ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا تو مولد کی حقارت کرنا درست
نہ ہوگا یہ لفظ کہنکے کہ مولد بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہے اور یہ کہنا بھی درست نہوگا
کہ یہ رسالہ مولد کے باطل کرنیکی واسطے ہے عمل مولد شریف جو کہ مستحسن ہے اوسکو ہم بدعت سیئہ وبدعت ضلالت و
حرام ومکروہ اور ممنوع ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ جو کوئی اوسمین محرمات وممنوعات شرعیہ کیا اوسی منع کرتے
ہین اور اوس محرمات وممنوعات شرعیہ کو بدعت سیئہ وبدعت ضلالت وحرام ومکروہ وممنوع البتہ کہتے
ہین اور یہ کہتے ہین کہ اونکو اس مجلس مولد شریف مین نکرنا چاہیئے اور پاک وصاف اس مجلس شریف
کو اون سے رکہنا چاہیئے اور جو بدعات عوام نے نکالین ہین لغو اور اسباب محرمہ ومنکرات سے اوسکو
ان سے خالی رکہنا چاہیئے تاکہ باعث حرمان طریقہ اتباع سے نہو چنانچہ ان سب کا بیان بہی
بسند کتب معتبرہ کیا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جاننا چاہیئے کہ یہ جو بعضے لوگ کہتے ہین
کہ عمل مولد شریف منع ہے اسواسطے کہ تعیین اسمین کسیوقت کا دن کو ہو یا رات کو لوگ کرتے ہین اور تعیین
اپنی طرف سی کرنا منع ہے اور بے تعیین ہرگز عمل مولد شریف ہوتا نہین ہے اسیواسطے یہ بدعت سیئہ ہے
سو یہ صحیح نہین ہے بلکہ تعیین وہ ممنوع وباطل ہے کہ جسمین یہ لحاظ ہو کہ فلانے روز معین مین بجالانا
اسکا درست ہے اور اسکے سوا ناجائز ہے کیونکہ اس صورت مین تشریع شرع جدید اور تغییر حدود اللہ ہے
اور اگر تعیین بغیر اس لحاظ کے ہی تو کچھہ مضائقہ نہین جیسا کہ تذکیر وموعظت واسطی نفع وہدایت
لوگون کے جمیع وقتون مین مؤکد ومستحب ہے اور تعیین کرنا کسی روز کا روزون مین سے ارتباط تعلیم کا
تاریخون مین بہت اسکی واسطی ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پنجشنبہ کا روز
واسطی موعظت کی مقرر فرمایا تہا صحیح بخاری مین ہے عن ابی وائل کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل
خمیس انتہی اس بیان کو خوب تفصیل سے جناب حضرت مولانا واستاذنا ابو البرکات رکن الدین محمد
بتراب قدس سرہ نے رسالہ علاج النجدیین فی مسائل العبدین مین ترقیم فرمایا ہے جو چاہی اسمین ملاحظہ
فرماوی اور جاننا چاہیئی کہ جو لوگ قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے کرتے مین اور اونکو

بعضی لوگ مشرکین مین شمار کرتے ہین اور قیام کو شرک کہتے ہین اور حرام اور بدعت سیئہ سو یہ طرح نہین ہے
قیام تعظیما وقت ذکر ولادت باسعادت کے علمار محدثین محققین نے مستحسن فرمایا ہے اور بدعت حسنہ چنانچہ
اسکا بیان بہی تفصیل سے ہوگا سواب بحولہ وقوتہ بیان امور مذکورہ شروع کرتا ہے اور اس رسالہ کو آٹھہ باب
مرتب کرتا ہے **پہلا باب** بیان مین اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت باکرامت
اپنے آپ یا بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکر یت کی یا بخواہش و درخواست کیسکی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے
عنہم مین سے بکرات و مرات بیان فرمایا ہے اور اس باب مین **سات** فصلین ہین **پہلی فصل** مین بیان
ہے ان احادیث صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آپ نے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے اور اس مین
مذمت و برائی منکرین کا ذکر نہین ہے اور کیسکی درخواست کا بہی اوس مین ذکر نہین ہے **دوسری فصل**
مین بیان ہے اوس روایات صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوکے اپنا نسب
شریف اور پیدائش کا حال بیان فرمایا ہے بسبب مذمت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بہی
تیسری فصل مین بیان ہے اون حدیث شریفہ کا کہ جسمین ذکر ہی کہ کیسکی درخواست کرنیسے آپنے اپنی ولادت
باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **چوتہی فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپنے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتہہ حال پیدائش
انبیار علیہم الصلوۃ والسلام کا بہی بیان فرمایا ہے **پانچوین فصل** اس بیان مین ہی کہ کبہی آپنے حال پیدائش کسی
انبیار علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے اور اسیطرح صحابہ اور تابعین مین سے بہی رضی اللہ
تعالی عنہم حال پیدائش کسی نبی کا انبیار علیہم الصلوۃ والسلام مین سے علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے **چہٹی
فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپ نے اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتہہ حال پیدائش خلفار اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم کا بہی بیان فرمایا ہے اور کبہی اپنی حال پیدائش مبارک کے ساتہہ حال پیدائش بعض
ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہے **ساتوین فصل** اس بیان مین ہے کہ کبہی آپ نی حال پیدائش خلفار اربعہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا علیحدہ بہی بیان فرمایا ہے اور اس بیان مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین مین بہی خلفار راشدین کی پیدائش کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پیدائش مبارک
کے ساتہہ اور علیحدہ بہی بیان کیا ہے رضوان اللہ تعالی اجمعین **دوسرا باب** اس بیان مین ہے
کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مین سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنی اس حال ولادت
باسعادت کو بیان فرمایا ہے اور اس باب مین تین فصل ہین **پہلی فصل** اس بیان مین ہی کہ بعض
صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت واذن لیکے مدح بیان کرنیکا
آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعرون میں بیان کیا ہے اور آپ نے اونکی حق مین

وقت طلب کے اون کے اذن فرماکے دعا فرمائی ہے کہ قل لا یفضض اللہ فاک یعنی مدح بیان کرو نہ توڑے اللہ تمہارے
منہ کو مراد اس سے دعا اونکی واسطے ہے واسطے حفاظت اونکی منہ کے کل خلل سے نہ فقط دانتوں کے گرنے سے
دوسری فصل اس بیان میں ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کو مدح و مکارم بیان کرنے کو
فرمایا ہے اور انہوں نے اوس مدح شریف میں ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا ہے شعروں میں کھڑے
ہوکے اور اس بیان میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطے منبر کھینچنے
کے واسطے فرماتے مسجد میں وہ اوسپر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور مشرکوں کی ہجو بیان فرماتے تھے تیسری
فصل میں بیان ہے اسکا کہ آپ کے سامنے آپکی مدح بغیر طلب آپ کے اور بغیر آپ کے فرمانے شعروں میں
عورتوں نے اور لڑکوں نے اور لونڈیوں نے بیان کیا ہے اور آپ نے اونکو منع نہیں فرمایا ہے اور اسکا بیان
ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپکی مدح میں آپ کے سامنے شعر پڑھے اور آپنے
اونکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشہ خیرا اور یہ فرمایا کہ تم نے سررت کسر دی بکلامک یعنی پس میں
یا پھر میں کہتا ہوں کہ میں خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہوں مثل اپنی خوشی و سرور کے تمہارے کلام کے ساتھ
تیسرا باب اس بیان میں ہے کہ خلفاء راشدین جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم
اون سے بھی آنحضرت کا بیان کرنا ثابت ہے اور غیر سے بھی مراد اسکو کرنے اس بیان شریف کو سنا ہے اور بقیہ عشرہ مبشرہ
سے بھی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اسکا بیان کرنا ثابت ہے اور اس باب میں دس فصلیں ہیں بعدد عشرہ مبشرہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پہلی فصل میں ہے بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ دوسری
فصل میں ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیسری فصل میں ہے بیان حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ
چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پانچوین فصل میں بیان حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالی عنہ چھٹی فصل میں بیان ہے حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ ساتوین فصل میں ہے بیان
حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ آٹھوین فصل میں ہے بیان حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہ نوین فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ چوتھا باب
بیان میں ہے روایات صحیحہ کے جو کہ اس باب میں ہے بقیہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین وغیرہا رضی اللہ تعالی
عنہم اجمعین سے مگر بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پر اکتفا
کرتا ہوں لہذا اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ دوسری
فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما تیسری فصل میں بیان حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہا چوتھی فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوین
فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آٹھوین فصل میں ہے بیان حضرت خالد بن
معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوین فصل میں ہے بیان حضرت ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دسوین فصل میں ہے بیان حضرت اسحٰق بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ گیارھوین فصل میں ہے بیان حضرت عبد اللہ بن القبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارھوین فصل میں
ہے بیان حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرھوین فصل میں ہے بیان حضرت [illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھوین فصل میں ہے بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرھوین
فصل میں ہے بیان حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سولھوین فصل میں ہے بیان حضرت ابو یزید المدنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سترھوین فصل میں ہے بیان حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ اٹھارھوین فصل میں ہے
بیان حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ انیسوین فصل میں ہے بیان حضرت داود بن ابی ہند
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیسوین فصل میں ہے بیان حضرت معروف بن خربوذ رضی اللہ عنہ اکیسوین فصل
میں ہے بیان حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹا باب بیان میں ہے روایات صحیحہ کے
جو کہ اسانید میں کہ تمامی تبع تابعین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مگر بنظر اختصار چند کو بعض تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہوں اور اس باب میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حضرت امام محمد بن
ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری فصل میں ہے بیان حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تیسری فصل میں ہے بیان حضرت موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی فصل میں ہے بیان
حضرت وہب بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتوان باب بیان میں ہے حقیقت عمل مولد شریف
مروج کے اور اس باب میں بھی چار فصلیں ہیں پہلی فصل میں ہے بیان حقیقت عمل مولد شریف مروج
اور حکم عمل مولد شریف مروج جو کہ خالی ہو محرمات و منکرات شرعیہ سے اور بلا تعیین و تخصیص روز دوسری
فصل میں ہے بیان حکم عمل مولد شریف جو کہ ہر برس اوس دن میں ہو جو کہ موافق دن ولادت باکرامت ہو
اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سے تیسری فصل میں بیان ہے اصول تعیین اور اس میں بیان ہے
ان اعتراضات کا جو کہ لوگوں نے اوپر کیے ہیں اور بیان اونکے جوابات صحیحہ کا چوتھی فصل میں بیان ہے
حکم عمل مولد شریف جو کہ تعیین و تخصیص یا بلا تعیین و تخصیص ہوا ہو اور اس میں ادخال محرمات و منکرات
شرعیہ ہوا آٹھوان باب بیان میں ہے قیام کے وقت ذکر ولادت باکرامت کے اور اس رسالہ
کا نام الدر المنظم فی بیان حکم عمل مولد النبی الاعظم رکھا خدای غفور رحیم قبول فرماوے

اور جو اسکو پڑھے سنے دیکھے لکھے اور اسکو رواج دے سب اوسکو بخشدے
اور جو اسکے لکھنے کے باعث ہوئے ہین جزای خیر اونکو عطا فرماوے اور سبکو
بلا حساب و عتاب و عذاب جنة الفردوس مین داخل فرماوے اور مرافقت اپنے
رسول حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت فرماوے بمنہ وکرمہ

پہلا باب بیان مین ہے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال ولادت
با کرامت اپنی آپ یا بسبب نعمت و برائی بیان کرنے منکرین کے یا بخواہش و درخواست
اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مین بکرات و مرات بیان فرمایا ہی اور اس باب مین
سات فصلین ہین **پہلی فصل** مین بیان ہے اول احادیث صحیحہ کا کہ جسمین ذکر ہی
آپنے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہی اور اسمین نعمت و برائی منکرین کا ذکر نہین
اور کسیکی درخواست کا بھی اوس مین ذکر نہین ہے **اخرج** البخاری عن ابی ہریرة قال
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ
واخرج مسلم عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابرہیم
اسماعیل واصطفی من ولد اسماعیل بنی کنانة واصطفی من بنی کنانة قریشا واصطفی من
قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح
واخرج البیہقی والطبرانی وابو نعیم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
خلق الخلق فاختار بنی آدم واختار من بنی آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر
قریشا واختار من قریش بنی ہاشم واختارنی من بنی ہاشم فانا من خیار الی خیار
واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب
مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب
واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما **واخرج** ابن ابی عمر العدنی
فی مسندہ عن ابن عباس ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق
آدم بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکة بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهبطنی الله الی الارض فی صلب
آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذفنی فی صلب ابراهیم لم یزل الله ینقلنی من
الاصلاب الکریمة والارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی لم یلتقیا
علی سفاح قط وفی احکام ابن القطان فیما ذکره ابن مرزوق عن علی
ابن الحسین (بن علی بن ابی طالب الملقب بزین العابدین التابعی) عن ابیه
عن جده (علی کرم الله وجهه) ان النبی صلی الله علیه وسلم قال کنت نورا
بین یدی ربی (ای فی غایة القرب المعنوی منه) قبل خلق آدم باربعة عشر الف عام
(قال ابن القطان یجتمع من هذا مع ما فی حدیث علی ان النور النبوی جسم قبل خلقه
باثنی عشر الف عام وزید فیه سائر قریش انطق بالتسبیح) واخرج ابن سعد
ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خرجت من
لدن آدم من نکاح غیر سفاح واخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما ولدنی من سفاح الجاهلیة شیء و
ما ولدنی الا نکاح الاسلام سے نکاح کنکاح نفی کونه لعقد
صحیح مستجمع الارکان وان لم یجمع سائر شرائط الاسلام الآن اذ المقصود
نفی الفجور فشمل الزواج وغیره وقد حمل علیه ام اسمعیل
فان کانت ملکا لابراهیم بالاتفاق الموقع خلیل
وهبتها سارة

واخرج ابن سعد وابن عساكر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم خرجت من نكاح غير سفاح وفيه اخرج ابن سعد وابن ابي شيبة
في المصنف عن محمد بن علي بن الحسين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انما
خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم لم يصبني من سفاح
الجاهلية شيء لم اخرج الا من طهرة واخرج العدني في مسنده والطبراني
في الاوسط وابونعيم وابن عساكر عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الى ان
ولدني ابي وامي لم يصبني من سفاح الجاهلية شيء واخرج ابونعيم عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يلتق ابواي قط
على سفاح لم يزل الله ينقلني من الاصلاب الطيبة الى الارحام الطاهرة
مصفى مهذبا لا يتشعب شعبتان الا كنت في خيرهما وفي حديث
ابي هريرة مرفوعا ان الله حين خلق الخلق بعث جبريل فقسم الناس
قسمين فقسم العرب قسما وقسم العجم قسما وكان خيرة الله في العرب ثم قسم
العرب فقسم اليمن قسما وقسم مضر قسما وقريشا قسما وكانت خيرة الله
في قريش ثم اخرجني من خير من انا منهم رواه الطبراني وحسن العراقي
اسناده واخرج ابن عساكر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ولدني بغي قط منذ خرجت من صلب آدم ولم تزل

تناولنی الامم کابرا عن کابر حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ
واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب
ثم اختارنی من العرب فلم ازل خیارا من خیار الا من احب العرب فبحبی احبہم ومن
ابغض العرب فببغضی ابغضہم وفی الدلائل لابی نعیم عن عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل قال قلبت
مشارق الارض ومغاربہا فلم ار رجلا افضل من محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ولم ار بنی اب افضل من بنی ہاشم وکذا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و
الامام احمد والبیہقی والدیلمی وابن لال وغیرہم قال الحافظ ابن حجر
العسقلانی لوائح الصحۃ لائحۃ علی صفحات ہذا المتن واخرج
البیہقی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف (ای فعل) آدم الخطیئۃ قال
یا رب اسئلک بحق محمد الا غفرت لی وفی نسخۃ لما بفتح اللام وتشدید
المیم بمعنی الا فقال اللہ تعالی یا آدم وکیف عرفت محمدا ولم اخلقہ (ای
جسدہ وظاہرا فانہ خلق نورہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل جمیع الکائنات)
قال یا رب لانک لما خلقتنی بیدک (ای من غیر واسطۃ ام واب)
ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا

لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لا تضيف الى اسمك الا احب الخلق اليك
فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه لاحب الخلق الي واذ سألتني (بحقه
اي وبتوسلك باي) بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك رواه الحاكم وصححه
وذكره الطبراني وزاد في آخره وهو آخر الانبياء من ذريتك واخرج ابن مردويه
عن انس رضي الله تعالى عنه قال قرأ النبي صلى الله عليه وسلم لقد جاءكم رسول
من انفسكم بفتح الفاء وقال انا انفسكم نسبا وصهرا (اے جهة الآباء والامهات)
وحسبا (اے شرفا) ليس في آبائي من لدن آدم سفاح كلنا (اي انا
وآبائي) نكاح اے ذو نكاح واخرج ابن سعد عن قتادة مرسلا قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الناس في الخلق وآخرهم في البعث
واخرج ابن ال عن قتادة عن الحسن عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق و
آخرهم في البعث واخرج احمد والبزار والطبراني والحاكم والبيهقي وابو
نعيم عن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني
عبد الله وخاتم النبيين وان آدم لمنجدل في طينته وساخبركم عن ذلك
اني دعوة ابي ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك
امهات النبيين يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت
حين وضعته نورا اضاءت له قصور الشام

واخرج ابن سعد من طریق ثور بن یزید عن ابی العجفاء عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور بصری
واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والخطیب وابن عساکر من طرق
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من
کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوأتی وصححہ الضیاء فی المختارۃ
واخرج الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد
فانی یاتینی اللحن وفی المواہب اللدنیۃ عن ابی قتادۃ الانصاری
الخزرجی انہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین قال فیہ
یوم ولدت فیہ وانزلت علی فیہ النبوۃ لانہ اول یوم اوحی الیہ
فیہ رواہ مسلم ولفظہ سئل عن صوم یوم الاثنین قال ذاک یوم ولدت
فیہ ویوم بعثت فیہ او انزل علی فیہ فالمصنف نقلہ بمعناہ انتہت
من شرحہا للعلامۃ الزرقانی باختصار المختصر اسی طرح بہت سے
احادیث صحیحہ میں اس باب میں بیان تولد شریف کچھ ذکر اونکا
کردیا ہے کتب معتبرہ سے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

دوسری فصل میں بیان ہی اون روایات صحیحہ کا

کہ جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر …

اپنا نسب شریف اور پیدائش مبارک کا حال بیان فرمایا ہے بسبب
نہایت و برائی بیان کرنے منکرین کے اور بغیر اس سبب کے بھی —

اخرج الترمذی عن المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ و
سلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد
بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین
فجعلنی فی خیرہم فرقة ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلة ثم جعلہم بیوتا فجعلنی
فی خیرہم بیتا وخیرہم نفسا وقال ہذا حدیث حسن **واخرج ایضا**
عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا
فتذاکروا احسابہم بینہم فجعلوا مثلک مثل نخلة فی کبوة من الارض و
ہی الکناسة والتراب الذی یکنس من البیت م فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقہم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل
فجعلنی من خیر القبیلة ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم نفسا
وخیرہم بیتا وقال ہذا حدیث حسن **واخرج** البیہقی فی الدلائل عن انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا محمد بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن

کنانہ بن خزیمة ابن مدرکة بن الیاس بن مضر بن نزار وما
افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین
ابوی فلم یصبنی شیء من عہد الجاہلیة وخرجت من نکاح ولم اخرج من
سفاح من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** جس میں بیان
ان احادیث شریفہ کا جنمیں بتحریک کسی کی درخواست کرنے سے
آپ نے اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہے **روی** عبد الرزاق
بسندہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری (الصحابی ابن الصحابی) قال
قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ
تعالی قبل الاشیاء فقال یا جابر ان اللہ تعالی قد خلق قبل الاشیاء
نور نبیک من نورہ (اضافة تشریف واشعار بانہ خلق عجیب وان لہ شانا
مناسبة ما الی الحضرة الربوبیة علی حد قولہ تعالی ونفخ فیہ من روحی وہی بیانیة
ای من نور ہو ذاتہ لا بمعنی انہا مادة خلق نورہ منہا بل بمعنی تعلق الارادة
بہ بلا واسطة شیء فی وجودہ اھ شرح المواہب اللدنیة للعلامة الزرقانی
رح) فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت
لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی
ولا انسی فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعة اجزاء [illegible]

لانہ قسم ذلک النور الذی ہو نور المصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
اذ الظاہر انہ حیث صورہ بصورۃ مماثلۃ لصورتہ التی سیصیر علیہا لا
یقسمہ الیہ لا الی غیرہ اھ (شرح المواہب اللدنیہ للعلامۃ الزرقانی رح)
فخلق من جزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم
الجزء الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی
ومن الثالث بقیۃ الملائکۃ ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول السموات
ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنۃ والنار ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء
فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین (بمعنی بصائر او الاعم منہا ومن الحسیۃ
ولم یعتبر ابصار الکفار لانہم لما فقدوا نفعہا کانت مضرۃ علیہم لا منفعۃ لہم
اھ شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی رح) ومن الثانی نور قلوبہم وہی المعرفۃ
باللہ ومن الثالث نور انسہم وہو التوحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث
قال العلامۃ القاری علیہ رحمۃ الباری فی رسالۃ المورد الروی فی
مولد النبوی بعد نقل ہذا الحدیث الشریف **قلت** ویشیر الی ہذا المعنے
قولہ تعالیٰ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ ای نور محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہٖ وسلم کمشکوٰۃ فیہا مصباح الآیۃ اھ **وعن** میسرۃ الضبی قال
قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد ہذا اللفظ روایۃ
الامام احمد ورواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر وابو نعیم وصححہ الحاکم ۔ وفی روایۃ

سنده قوی وقال الحافظ ابن رجب الحنبلی فی اللطائف
وبعضهم یرویه ای حدیث میسرة متی کتبت نبیا ای متی کنت نبیا
ای ثبتت وحصلت من الکتابة لا من الکون انتهی قلت کذا رواه
فی جزء من حدیث ابی عمرو اسمعیل بن نجید بلفظه فیه اسناده
الی میسرة متی کتبت نبیا قال کنت نبیا وآدم بین الروح
والجسد وعن ابی هریرة انهم قالوا یا رسول الله متی وجبت
لک النبوة ای حصلت وثبتت قال وآدم بین الروح والجسد
رواه الترمذی وقال حدیث حسن وعن الشعبی ما مر بن الجبل
الکوفی الی عمر التابعی قال رجل یستل عمر رضی الله تعالی
عنه یا رسول الله متی انبئت قال وآدم بین الروح والجسد حین
اخذ منی المیثاق وعند ابی نعیم من الصنابحی عن عمر بن الخطاب انه
قال یا رسول الله متی جعلت نبیا قال وآدم بین الروح
والجسد رواه ابو عبد الله محمد بن سعد من روایة جابر
الجعفی ضعیف شیعی ترکه الحفاظ و وثقه شعبة فروی له
ابو داود ولیس له فی کتابه سوی حدیث السهو
فیما ذکره ابن رجب فهذا ای مرسل الشعبی
ضعفه المعتضد بحدیث عمر السابق یدل علی انه من بین ما وآدم

استخرج منه صلی اللہ علیہ وسلم نبی واخذ منه المیثاق ثم اعیدت الی ظہر
آدم حتی یخرج وقت خروجہا الذی قدر اللہ خروجہ فیہ فہو آدم ثم خلعا
اهو المواہب اللدنیہ بالتقاط واختصار مع شرحہا للعلامۃ زرقانی

رح **وایضا فیہا وعن** شداد بن اوس الصحابی بن الصحابی ابن
اخی حسان بن ثابت ان رجلا من بنی عامر سال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال له انبئنی بحقیقۃ امرک فقال بدو شانی انی
امری انی دعوۃ ابراہیم وبشری اخی عیسی وانی کنت بکر ابی
وامی اول اولادہما وانہا حملت بی کاثقل ما تحمل النساء و
جعلت تشتکی الی صواحبہا ثقل ما تجد من ذلک الحمل ثم ان امی رات
فی منامہا ان الذی فی بطنہا نور الحدیث ففیہ تصریح انہ علیہ
الصلاۃ والسلام وجدت الثقل فی حملہ وفی سائر
الاحادیث انہا لم تجد ثقلا فحصل التعارض وجمع
ابو نعیم الحافظ بینہما بان الثقل بہ کان فی ابتداء
علوقہا بہ والخفۃ عند استمرار الحمل فیکون علی الحالین
خارجا عن المعتاد المعروف عند النساء انتہی **اخرج**
ابن سعد واحمد والطبرانی والبیہقی وابو نعیم
عن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ

قال ولد عیسی لم یمت فی الارض صنم الا خر لوجہہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام و
اخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال کان ابلیس یخرق السموات
السبع فلما ولد عیسی حجب من ثلاث السموات فکان یصل الی اربع فلما ولد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حجب السبع قال ولد یوم الاثنین حین طلع الفجر واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم

فصل چھٹی

اس بیان میں ہے کہ کبھی آپ نے اپنی حال پیدایش مبارک کے ساتھ
حال پیدایش خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی بیان فرمایا ہی اور کبھی اپنے
حال پیدایش مبارک کے ساتھ حال پیدایش بعض ہی خلیفہ کا بیان فرمایا ہی

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اخبرنی جبرئیل
ان اللہ لما خلق آدم وادخل الروح فی جسدہ امرنی ان اخذ تفاحۃ من الجنۃ فاعصر
فی حلقہ فعصرتہا فی فیہ فخلقک اللہ من النقطۃ الاولی انت یا محمد ومن الثانیۃ ابا بکر ومن الثالثۃ
عمر ومن الرابعۃ عثمان ومن الخامسۃ علیا فقال آدم من ہؤلاء الذین اکرمتہم فقال اللہ تعالی
ہؤلاء خمسۃ اشباح من ذریتک فقال ہؤلاء اکرم عندی من جمیع خلقی قال فلما عصی آدم ربہ قال
یا رب بحرمۃ اولئک الاشباح الخمسۃ الذین فضلتہم تب علی فتاب اللہ علیہ اخرجہ فی کتاب الریاض النضرۃ
فی فضائل العشرۃ للعلامۃ محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی رحمۃ اللہ علیہ

وفیہ ایضا عن محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ بسندہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت
انا وابو بکر وعمر وعثمان وعلی انوارا علی یمین العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام فلما خلق
اسکنا ظہرہ ولم نزل ننتقل فی الاصلاب الطاہرۃ الی ان نقلنی اللہ الی صلب عبد اللہ ونقل

وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعینی ہاتین والا فعمیا وسمعتہ باذنی ہاتین والا فصمتا یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکی واطہر من ابی بکر ثم عمر خرجہ ابو القاسم بن حبابہ اھ بحروفہ وقد تقدم حدیث الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

دوسرا باب

اس بیان میں ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو بیان کیا ہی اور اس باب میں تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

اس بیان میں ہی کہ بعضے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت واذن لیکے مدح بیان کرنے کا آپکے سامنے اس حال ولادت باسعادت کو شعروں میں بیان کیا ہی اور آپنے اونکے حق میں وقت طلب اذن کے اذن فرماکر دعا فرمائی ہی کہ قل لا یفضض وتا اللہ وفاک یعنی مدح بیان کرو نہ توڑی اللہ تمھاری مونہہ کو مراد اس سے دعا انکیواسطے ہی واسطے حفاظت اون کے مونہہ کے کل خلل سی نہ فقط دانتوں کے گرنے سے اخرج الحاکم والطبرانی عن خریم بن اوس قال ہاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصرفہ من تبوک فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امدحک

قال قبل لا يفضض وفا اشده فاک فقال قصیدة

من قبلها طبت فی الظلال وفی	مستودع حیث یخصف الورق
ثم ہبطت البلاد لا بشر	انت ولا مضغة ولا علق
بل نطفة ترکب السفین وقد	الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بدا طبق
وانت لما ولدت اشرقت	الارض وضاءت بنورک الافق
حتی احتوی بیتک المہیمن من	خندف علیا تحتہا النطق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور	وسبل الرشاد نخترق
وردت نار الخلیل مکتتما	فی صلبه انت کیف یحترق

کذا فی الخصائص الکبری للعلامة جلال الدین سیوطی رح و

فی شرح المواہب اللدنیة للعلامة الزرقانی رح

ولما دخل المدینة فی رمضان عند ابن سعد وتبعه مغلطای وقال الجمہور
فی شعبان ویدا بالمسجد فصلے فیه رکعتین ثم جلس للناس کما فی حدیث کعب
بن مالک فی الصحیح قال العباس بن عبد المطلب کما رواہ الطبرانی وغیرہ

یا رسول اللہ انی ارید ان امتدحک ای اثنی علیک فی ان امتدحک

قال قل لا یفضض اللہ فاک المراد ابقاه الله مصانة فیه عن کل خلل

لا من شرالا سنان فقط فقال من قبلہا ای الارض او الدنیا

او الولادة طبت كنت طيبا في الظلال اي ظلال الجنة في صلب آدم وفي مستودع
بفتح الدال اي الموضع كان آدم وحواء به في الجنة حيث يخصف يلزق الورق ✽ ثم هبطت
انزلت في صلب آدم البلاد الارض لا بشر ✽ انت ولا مضغة ولا علق ✽ بل نطفة تركب السفين
اسم جنس لسفينة جمع لضرورة الشعر او هو مفرد مرخم وقد ✽ الجم نسرا احد الاصنام عبده
قوم نوح واهله الغرق ✽ تنقل من صالب الى رحم ✽ اذا مضى عالم بدا طبق
✽ عالم آخر وردت نار الخليل مكتتما مختفيا في صلبه تجول انت توكيد الضمير في وردت كيف
يحترق ✽ اي لا يحترق ببركتك وانت في صلبه حتى احتوى بيتك المهيمن اي المحفوظ من كل
نقص من خندف علياء تحتها النطق ✽ يا اي شرح وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت
بنورك الافق ✽ فنحن الان في ذلك الضياء وفي النور وسبل الرشاد نخترق ✽ والبيان من
المديح عند العروضيين الذي امرج عجزه في الكلمة التي فيها آخر الصدر فلم ينفرد احدهما عن الآخر
تخصه وميزته بها **وقوله** حتى احتوى بيتك المهيمن الخ النطق جمع نطاق وهي اعراض
جبال بعضها فوق بعض اي نواح واوساط منها شبهت بالنطق التي تشد بها اوساط الناس
ضرب مثلا في ارتفاعه وتوسط في عشيرته وجعلهم تحته بمنزلة اوساط الجبال واراد ببيته شرفه
والمهيمن نعته اي احتوى شرفك الشاهد على فضلك اعلى مكان مفعول مطلق صفة الفضلاء
محذوف من نسب خندف وهو اي هذا اللفظ بكسر الخاء وكسر الدال المهملة في الاصل المشي
بهرولة ثم جعل علما على امراة الياس بن مضر وهي ليلى القضاعية لما خرجت تهرول خلف
بنيها الثلاثة عمرو وعامر وعمير حين ند لهم ابل فطلبوها فاطلعوا عليها ثم ضربت مثلا للنسب العالي في
كل شيء لانها كانت ذات نسب انتهى باختصار وزيادة من محل آخر والله سبحانه وتعالى
اعلم وعلمه اتم **دوسرے فصل** اس بیان مین ہے کہ آپنے خود بعض صحابہ کو
رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدح ومکارم بیان کرنے کو فرمایا اور اونہون نے اوس مدح شریف
مین ولادت باسعادت کا بھی ذکر فرمایا شعر دان مین کھڑے ہوکے اور اس بیان
مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے منبر
رکھتے تھے مسجد مین وہ اوس پر خوب کھڑے ہوکے آپ کی مدح اور مشرکون کی
ہجو بیان فرماتے تھے **فی شرح المواہب اللدنیۃ**
للعلامۃ الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسانا نا ہجیبہم فقام فقال **قصیدہ**

لنا المجد الا السعود والعود للندی	وجاہ الملوک واحتمال العظائم
نصرنا وآوینا النبی محمدا	علی انف راضی منہ وراغم
الی ان قال وتحن لنا فی قریش عجیبا	ولدنا نبی الخیر من آل ہاشم
بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم	یعود وبالا عند ذکر المکارم

انتہی باختصار **واخرج البخاری** عن عائشۃ قالت کان یضع الا[illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں
بیان ہے اسکا کہ آپکے سامنے آپ کی مدح شریف بنی ملیکان وغیرہ
اصحاب نے فرمائی شعروں میں عورتون نے اور لڑکون اور لونڈیون نے بیان
کیا ہے اور آپنے اونکو منع نہین فرمایا ہے اور اس کا بیان ہے کہ حضرت
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ کی مدح میں آپکے سامنے
شعر پڑھین تو آپنے اونکو دعا فرمائی کہ جزاک اللہ یا عائشہ خیرا
اور یہ فرمایا کہ خدا اوسکو اوسکی بشارت کسروی بکلامک میں یعنی
یاد نہین کہتا ہون کہ مین خوش کیا گیا اور مسرور ہوا ہون

مثل اپنی خوشی و سرور کے تمھارے کلام کے ساتھ **فی شرح المواہب اللدنیۃ** للعلامۃ الزرقانی رح فی بیان غزوہ تبوک

فلما دنا ای قرب صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ خرج الناس ای الرجال الکاملون لانہم الذین جرت العادۃ بخروجہم للقاء الامیر تتلقیہ تعظیما لہ واکراما ولطول غیبتہ وتحدث المنافقین علیہ بالسوء وخرج النساء و الصبیان و الولائد الاماء فالعطف مباین وان ارید بالناس ما یشمل الرجال وغیرہم فافرد ہؤلاء بالذکر لبیان خروجہم حال کونہم نقلین غلب النساء والولائد علی ذکور الصبیان لکثرتہن وانما خرج الجمیع فرحا وسرورا بعدہ ما ارجف بہا المنافقون ولانہن الفنہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف الہجرۃ فصعدت المخدرات علی الاسطحۃ لانہن لم یکن راینہ وان افتنا قبہم الاسلام۔ طلع البدر علینا * من ثنیات الوداع * وجب الشکر علینا * ما دعا اللہ داع * وبعدہما فیما یروی۔ ایہا المبعوث فینا * جئت بالامر المطاع * انتہی باختصار **واخرج** الخطیب و ابن عساکر و ابو نعیم و الدیلمی من طریقین عن محمد اسماعیل البخاری عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنت قاعدۃ اغزل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ فجعل جبینہ یعرق وجعل عرقہ یتولد نورا فبہتت فقال ما لک بہت قلت جعل جبینک یعرق وجعل عرقک یتولد نورا

قال لم الکن سمعت قبل ذلک بنبی ینتظر ولا یبعث فخرجت ارید ورقة
بن نوفل فقصصت علیه الحدیث فقال نعم یا ابن اخی اخبرنا اہل الکتاب
والعلماء ان ہذا النبی الذی ینتظر من اوسط العرب نسبا ولی علم بالنسب وقومک
اوسط العرب نسبا قلت یا عم وما یقول النبی قال یقول ما قیل له الا انه لا تظلم
ولا تظالم قال فلما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم آمنت وصدقت و
اخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق عن کعب قال کان اسلام ابی بکر
الصدیق سببه بوحی من السماء وذلک انه کان تاجرا بالشام فرای
رؤیا فقصها علی بحیرا الراہب فقال له من این انت قال من مکة قال
من ایها قال من قریش قال فای شیء انت قال تاجر قال صدق الله رؤیاک
فانه یبعث نبی من قومک تکون وزیره فی حیاته وخلیفته بعد موته فاسر ہا
ابو بکر حتی بعث النبی صلی الله علیه وآله وسلم فجاءه فقال یا محمد ما الدلیل
علی ما تدعی قال الرؤیا التی رایت بالشام فعانقه وقبل ما بین عینیه
وقال اشہد انک رسول الله و**اخرج** ابن عساکر عن محمد بن عبد الرحمن
البیاضی عن ابیه عن جده قیل لابی بکر ہل رایت قبل الاسلام شیئا
من دلائل نبوة محمد صلی الله علیه وسلم قال نعم وہل بقی احد من قریش
او من غیر قریش لم یجعل الله لمحمد فی نبوته حجة بینما انا قاعد فی شجرة
فی الجاہلیة اذ تدلی علی غصن من اغصانها حتی صار علی راسی فجعلت

فجعلت انظر الیہ واقول ما ہذا فسمعت صوتا من الشجرۃ ہذا نبی یخرج فی
وقت کذا وکذا فکن انت من اسعد الناس بہ **واخرج** ابونعیم عن ابی
بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ قال کان وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کدارۃ القمر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل**
ہے بیان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابوموسی المدینی
فی الذیل عن ابن الکلبی عن عوانۃ قال قال عمر لجلسائہ فیکم احد
وقع لہ خبر من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجاہلیۃ فقال طفیل بن
زید الحارثی وکان قد اتت علیہ ستون ومائۃ سنۃ نعم یا امیر المومنین
کان المامون بن معاویۃ علی اللکاس(?) کہانۃ فذکر الحدیث فی انذارہ
بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ یالیتنی الحقہ * ولیتنی لا اسبقہ * قال
طفیل فانا اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بتہامۃ فقلت یا القس(?) ہذا ذاک
الذی انذر بہ المامون قال ع تراخت الایام الی ان وفدت وکلمت(?)
واخرج ابن عساکر من طریق الحسن عن سلمان قال فقال عمر بن الخطاب
لکعب اخبرنا من فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مولدہ فقال نعم
یا امیر المومنین قرأت فیما قرأت ان ابراہیم الخلیل وجد حجرا مکتوبا علیہ اربعۃ
اسطر الاول انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی والثانی انا اللہ لا الہ الا انا محمد
رسولی طوبی لمن آمن بہ واتبعہ والثالث انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم

فی نجاد والرابع انی انا الله لا اله الا انا الحرم لی والکعبة بیتی من قال
بیتی امن عذابی **واخرج** الطبرانی فی الاوسط والصغیر وابن عدی
والحاکم فی المعجزات والبیهقی وابونعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذ جاء اعرابی
من بنی سلیم قد صاد ضبا فقال واللات والعزی لا امنت بک حتی
یؤمن بک هذا الضب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ضب فقال
الضب بلسان عربی مبین یفهمه القوم جمیعا لبیک وسعدیک یا رسول رب
العالمین قال من تعبد فقال الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه
وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه قال فمن انا قال انت رسول
رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذبک
فاسلم الاعرابی لیس فی اسناده من ینظر فی حاله سوی محمد بن علی بن الولید
البصری السلمی شیخ الطبرانی وابن عدی فقال البیهقی الحمل فی هذا الحدیث
علیه قال الواقدی من طرق آخر عن عائشة وابی هریرة رضی الله تعالی
عنهما وقد ذهب ابن دحیة ان هذا الحدیث موضوع وکذلک الذهبی
قلت الحدیث عمر طریق آخر لیس فیه محمد بن علی بن الولید اخرجه ابونعیم
وقد ورد ایضا مثله من حدیث علی اخرجه ابن عساکر کذا افاده
العلامة جلال الدین السیوطی فی الخصائص الکبری **واخرج**

اخرجہ البیہقی والطبرانی فی الصغیر وابو نعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یا رب
اسالک بحق محمد لما غفرت لی قال کیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی
بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی
قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الی
اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتک واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **تیسری فصل** میں ہے بیان حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابو نعیم عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی
عنہ قال خرجنا فی عیر الی الشام قبل ان یبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما کنا بافواہ الشام وبہا کاہنۃ فتعرضتنا فقالت اتانی صاحبی
فوقف علی بابی فقلت الا تدخل قال لا سبیل الی ذلک خرج احمد جاء امر
لا یطاق ثم انصرفت فرجعت الی مکۃ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد خرج بمکۃ یدعو الی اللہ نور اللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی
فصل** میں ہے بیان حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
احکام ابن القطان عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعۃ
عشر الف عام **واخرج** العدنی فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط

وابونعیم وابن عساکر عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی و
امی لم یصبنی من سفاح الجاہلیۃ شیئ **واخرج** الحاکم والبیہقی وابن عساکر
عن علی بن ابی طالب ان یہودیا کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر
فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد
حتی تعطینی فقال اذن اجلس معک فجلس معہ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر
والعصر والمغرب والعشاء والغداۃ وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتہددون
الیہودی ویتوعدونہ فقالوا یا رسول اللہ یہودی یحبسک قال منعنی ربی
ان اظلم معاہدا ولا غیرہ فلما ترجل النہار اسلم الیہودی قال شطر مالی فی سبیل اللہ
اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک فی التوراۃ محمد
بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام ولیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا متزی بالفحشاء ولا الخنا اشہد ان لا الہ الا
اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال
وفی المواہب اللدنیۃ روی عن علی ابن ابی طالب انہ قال لم
یبعث اللہ نبیا من آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن
بعث وہو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذلک علی قومہ وہو مروی
عن ابن عباس ایضا موقوف علیہما لفظا مرفوع حکما لانہ لا مجال للرای

يقول سلوا اهل هذا الموسم هل فيهم احد من اهل الحرم قال قلت نعم
انا قال هل ظهر احمد بعد قلت ومن احمد قال ابن عبد الله بن عبد المطلب
هذا شهره الذي يخرج فيه وهو آخر الانبياء مخرجه من الحرم ومهاجره الى نخل وحجارة
وسباخ فاياك ان تسبق اليه قال طلحة فوقع في قلبي ما قال فخرجت سريعا حتى
قدمت الى مكة فقلت هل من حدث قالوا نعم محمد بن عبد الله الامين تنبأ
قد تبعه ابن ابي قحافة فخرجت حتى دخلت على ابي بكر فاخبرته بما
قال الراهب حتى دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره فسر بذلك
واسلم ابو طلحة فاخذ نوفل بن العدوية ابا بكر وطلحة فشدهما في حبل واحد
فلذلك سميا القرينين والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

چھٹی فصل میں ہے بیان حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخرج البغوي في معجمه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير انه قال
لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا بني كانت عندي امك وعندي رسول الله صلى الله عليه وسلم
خالتك عائشة وبيني وبينه من الرحم والقرابة ما قد علمت وعمته لي ام
حبيبة بنت اسد جدتي وامي عمته امه امنة بنت وهب بن عبد مناف
وجدتي هالة بنت وهيب بن عبد مناف وزوجته خديجة بنت خويلد
عمتي اه كذا في كتاب الرياض النضرة في فضائل العشرة وايضا
فيه عن الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اقسم انک بارکت فی سماحتی فلا تسلبهم البرکة وادیم علی ابی
بکر ولا تشتت امرہ فانہ لم یتبرک یوثر امرک علی امرہ اللہم اجعل عمر بن الخطاب عصبہ
عثمان ورفق علیا واغفر لطلحة وثبت الزبیر وسلم سعدا ودثر عبد الرحمن
والحق بالسابقین الاولین من المہاجرین والانصار والتابعین باحسان
اخرجہا فی نظم المتفق وخرجہ الواحدی اسنادا وزاد بعد قولہ ولا تسلبهم البرکة. بارکت
لاصحابی فی ابی بکر ولا تسلبهم البرکة واجمعهم علیہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

ساتویں فصل بیچ بیان حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی

اللہ تعالی عنہ **اخرج ابو نعیم** عن عبد الرحمن بن عوف عن امہ الشفاء
بنت عوف (اسلمت وہاجرت) قالت لما ولدت امنة رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقع علی یدی (الا یقال فیہ الروایة) ثم وقع علی الارض مجوا ورفع کعبہ
بعد ہذہ العرسة ثم فاستهل (ای صاح) فسمعت قائلا (ای ملکا) یقول رحمک
اللہ قالت الشفاء واضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الروم
قالت ثم البستہ واضجعتہ فلم انشب (ای البث) الا قلیلا ان غشیتنی ظلمة و
رعب وقشعریرة (بضم القاف وفتح الشین) من یمینی فسمعت قائلا یقول این
ذہبت بہ قال الی المغرب واسفر عنی ذلک (ای انکشف) ثم عاودنی الرعب
والقشعریرة عن یساری فسمعت قائلا یقول این ذہبت بہ قال الی المشرق
قالت فلم یزل الحدیث منی علی بال حتی بعثہ اللہ فکنت فی اول الناس اسلاما

نوین فصل میں ہے بیان حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج ورقۃ بن نوفل و زید بن
عمرو یطلبان الدین حتی مرا بالشام فاما ورقۃ فتنصر واما زید فقیل لہ ان
الذی تطلب امامک فانطلق حتی اتی الموصل فاذا ہو براہب فقال من این اقبل
صاحب الراحلۃ فقال من بیت ابراہیم فقال ما تطلب قال الدین فعرض علیہ النصرانیۃ
فقال لا حاجۃ لی فیہا وابی ان یقبل فقال اما ان الذی تطلب سیظہر فی ارضک
فاقبل وہو یقول لبیک حقا حقا تعبدا ورقا مہما تجشمنی فانی جاشم ثم
ذاک خلقی عذت بما عاذ بہ ابراہیم قال ومر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابو سفیان
بن الحارث یاکلان من سفرۃ لہما فدعواہ الی الغداء فقال یا ابن اخی انی
لا آکل مما ذبح علی النصب قال فما روی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یومہ ذلک
یاکل مما ذبح علی النصب حتی بعث صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتاہ سعید بن زید فقال
ان زیدا کان کما قد رایت وبلغک فاستغفر لہ قال نعم فانہ یبعث یوم القیمۃ
امۃ واحدۃ اخرجہ ابو عمر واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم دسوین فصل
میں ہے بیان حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج
البیہقی وابو نعیم عن ابی عبیدۃ بن الجراح ومعاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم کائن ملکا
عضوضا ثم کائن عتوا وجبریۃ وفسادا فی الامۃ یستحلون الفروج

جو ساتھ عبد المطلب کے جنا اوسے ہوں نے حمزہ اور صفیہ کو اور نکاح کیا بیٹے اپنے عبد اللہ کا ۱۲

والحریر وینصرون علی ذلک ویرزقون ابدا حتی یلقوا اللہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

چوتھا باب

بیان میں ہی روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں ہی بعقیدہ صحابہ اور صحابیات ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے سوا بنظر اختصار ذکر بعض صحابہ اور بعض صحابیات رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے اوپر اکتفا کرتا ہے اور جو اونھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے ہیں انمیں سے تھوڑا سا تبرکا وتیمنا ذکر ہوتا ہے اور اس باب میں تینتیس ۳۳ فصلیں ہیں

پہلے فصل

میں ہی بیان حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج الحاکم والبیہقی وابو نعیم من طریق ابی عون مولی المسور بن مخرمۃ عن المسور بن مخرمۃ عن ابن عباس عن ابیہ قال قال عبد المطلب قدمنا الیمن فی رحلۃ الشتاء فنزلت علی حبر من الیہود فقال رجل من اہل الزبور یعنی الکتاب ممن الرجل قلت من قریش قال من ایہم قلت ہاشم قال اتاذن لی ان انظر الی بعضک قلت نعم ما لم یکن عورۃ قال ففتح احدی منخری فنظر فیہ ثم نظر فی الاخر فقال اشہد ان فی احدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ واری ذلک فی الفظ وانا نجد ذلک فی زہرۃ فکیف ذلک قلت لا ادری قال ہل لک من شاعۃ قلت وما الشاعۃ قال الزوجۃ قلت اما الیوم فلا قال فاذا تزوجت فتزوج منہم فرجع عبد المطلب الی مکۃ فتزوج ہالۃ بنت وہیب بن عبد مناف فولدت حمزۃ وصفیۃ وتزوج ابنہ عبد اللہ

آت حین مربی من حملہ ستة اشہر فوکزنی برجلہ فی المنام وقال
یا آمنة انک قد حملت بخیر العالمین فصح طرا فاذا ولدیتہ فسمیہ محمدا وکانت تحدث
عن نفسہا وتقول لقد اخذنی ما یاخذ النساء ولم یعلم بی احد من القوم فسمعت
وجبة شدیدة وامرا عظیما فہالنی ذلک فرایت کان جناح طیر ابیض قد
مسح علی فوادی فذہب عنی کل رعب وکل وجع کنت اجد ثم التفت فاذا
انا بشربة بیضاء لبنا وکنت عطشی فتناولتہا فشربتہا فاضاء منی نور عال
ثم رایت نسوة کالنخل الطوال کانہن من بنات عبد مناف یحدقن بی
فبینا انا اتعجب اذ ابدہ سبایر ونی نسخة اتعجب واقول واغوثاہ من این علمن
بی قال فی غیر ہذہ الروایة فقلن لی نحن آسیة امراۃ فرعون ومریم بنت
عمران وہؤلاء من حور العین واشتد الامر وانا اسمع الوجبة فی کل ساعة
اعظم مما تقدم فبینما انا کذلک اذا بدیباج ابیض قد مد بین السماء والارض
فاذا قائل یقول خذوہ من اعین الناس قالت ورایت رجالا قد وقفوا فی الہواء
بایدیہم اباریق من فضة ورایت قطعة من الطیر قد اقبلت حتی غطت حجری
مناقیرہا من الزمرد واجنحتہا من الیواقیت فکشف اللہ عن بصری وابصرت
تلک الساعة مشارق الارض ومغاربہا ورایت ثلاثة اعلام مضروبات علما
فی المشرق وعلما فی المغرب وعلما علی ظہر الکعبة فاخذنی المخاض فولدت محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج من بطنی نظرت الیہ فاذا انا بہ ساجد قد رفع اصبعیہ الی السماء

كالتضرع والابتهال ثم رأيت سحابة بيضاء وقد اقبلت من السماء حتى غشيته
فغيب عن وجهي وسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد شرق الارض
وغربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته وليعلموا انه سمي فيها
الماحي لا يبقى شئ من الشرك الا محي في زمنه ثم تجلت عنه في اسرع وقت
فاذا به مدرج في ثوب صوف ابيض وتحته حريرة خضراء وقد قبض على ثلاثة
مفاتيح من اللؤلؤ الرطب واذا قائل يقول قبض محمد مفاتيح النصرة ومفاتيح الريح
ومفاتيح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل وخفقان
الاجنحة حتى غشيته فغيب عني فسمعت مناديا ينادي طوفوا بمحمد الشرق و
الغرب وعلى مواليد النبيين واعرضوه على كل روحاني من الجن والانس والطير
والسباع واعطوه صفاء آدم ورقة نوح وخلة ابراهيم ولسان اسماعيل و
بشرى يعقوب وجمال يوسف وصوت داود وصبر ايوب وزهد يحيى وكرم
عيسى واغمروه في اخلاق الانبياء ثم تجلت فاذا به قد قبض حريرة خضراء
مطوية واذا قائل يقول بخ بخ قبض محمد على الدنيا كلها لم يبق خلق
من اهلها الا دخل في قبضته واذا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق فضة
وفي يد الآخر طست من زمرد اخضر وفي يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها
فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه فغسله من ذلك الابريق سبع
مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم ثم لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم

سماٴ بیت جیر بلد فاقام بہا ماشاء اللہ وہو حرم ابراہیم ثم اخرجہ

الی طیبۃ وہی حرم محمد فکان بعثہ من حرم و مہاجرا الی حرم

واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال لما امر ابراہیم باخراج ہاجر

حمل علی البراق فکان لا یمر بارض عذبۃ سہلۃ الا قال انزل ہہنا

یا جبرئیل فیقول لا حتی اتی مکۃ فقال جبرئیل انزل یا ابراہیم قال حیث

لا ضرع ولا زرع قال نعم ہہنا یخرج النبی الذی من ذریتک الذی تتم بہ

الکلمۃ العلیا **واخرج** ابن سعد وابن عساکر عن ابی جعفر الباقر قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من لدن آدم من نکاح غیر سفاح **و**

اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولدنی من سفاح الجاہلیۃ شیٴ وما ولدنی الا نکاح کنکاح الاسلام

واخرج ابو نعیم من طرق عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لم یلتق ابوای قط علی سفاح لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ

الی الارحام الطاہرۃ مصفی مہذبا لا ینشعب شعبتان الا کنت فی خیرہما

واخرج ابن سعد من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب مضر وخیر مضر بنو عبد مناف وخیر بنی عبد مناف

بنو ہاشم وخیر بنی ہاشم بنو عبد المطلب واللہ ما افترق فرقتان منذ

خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما **واخرج** ابن عمر العدنی فی مسندہ

عن ابن عباس ان قريشا كانت نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق
آدم بالفي عام يسبح ذلك النور وتسبح الملائكة بتسبيحه فلما خلق الله آدم القي
ذلك النور في صلبه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهبطني الله الى الارض
في صلب آدم وجعلني في صلب نوح وقذف في صلب ابراهيم ثم لم يزل الله
ينقلني من الاصلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتى اخرجني من بين ابوي
لم يلتقيا على سفاح قط **واخرج** ابو نعيم والخرائطي وابن عساكر من طريق
عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال لما خرج عبد المطلب بابنه ليزوجه
مر به على كاهنة من اهل تبالة متهودة قد قرأت الكتاب يقال لها فاطمة
بنت مر الخثعمية فرأت نور النبوة في وجه عبد الله فقالت له يا فتى هل لك
ان تقع علي الآن واعطيك مائة من الابل فقال عبد الله **شعر**
اما الحرام فالممات دونه ❊ والحل لا حل فاستبينه ❊ فكيف لي الامر الذي تبغينه
يحمي الكريم عرضه ودينه ❊ ثم مضى مع ابيه فزوجه آمنة بنت وهب فاقام
عبد الله عندها ثلاثا ثم ان نفسه دعته الى ما دعته اليه الخثعمية فاتاها فقالت
ما صنعت بعدي قال زوجني ابي آمنة بنت وهب فاقمت عندها ثلاثا قالت
اني والله ما انا صاحبة ريبة ولكني رايت في وجهك نورا فاردت ان يكون
في وابى الله الا ان يصيره حيث احب **واخرج** ابن عساكر عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال لما ولد النبي صلى الله عليه وسلم عق عنه عبد المطلب بكبش

وسماه محمدا فقيل يا ابا الحارث ما حملك على ان سميته محمدا ولم تسمه باسم آبائك قال اردت ان يحمده الله في السماء ويحمده الناس في الارض **واخرج** البيهقي وابو نعيم وابن عساكر من طريق عكرمة عن ابن عباس قال كانت امرأة من خثعم تعرض نفسها في موسم من المواسم وكانت ذات جمال وكان معها ادم تطوف كانها تبيعه فاتت على عبد الله بن عبد المطلب فلما رأته اعجبها فعرضت نفسها عليه فقال لها مكانك حتى ارجع اليك فانطلق الى اهله فبدا له فواقع امرأته فحملت بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما رجع اليها قالت من انت قال انا الذي وعدتك قالت لا انت هو ولئن كنت ذاك لقد رأيت بين عينيك نورا ما اراه الآن **واخرج** ابو نعيم عن بريدة وابن عباس قالا رأت آمنة في منامها فقيل لها انك قد حملت بخير البرية وسيد العالمين فاذا ولدتيه فسميه احمد ومحمدا **واخرج** ابن سعد وابن عساكر عن ابن عباس ان آمنة قالت لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتى وضعته فلما فصل مني خرج معه نور اضاء له ما بين المشرق الى المغرب ثم وقع الى الارض معتمدا على يديه ثم اخذ قبضة من تراب فقبضها ورفع رأسه الى السماء **واخرج** ابن سعد وابو نعيم عن ابن عباس قال كانت يهود قريظة والنضير وفدك وخيبر يجدون صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم عندهم قبل ان يبعث وان دار هجرته المدينة فلما ولد قالت احبار يهود ولد احمد الليلة

ہذا الکوکب قد طلع فلما تنبأ قالوا تنبأ احمد کانوا یعرفون ذلک ویقرؤن بہ ویصفونہ
واخرج ابن عدی وابن عساکر من طریق عطاء عن ابن عباس قال ولد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسرورا مختونا واخرج البیہقی عن ابن عباس کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یری باللیل فی الظلمة کما یری بالنہار فی الضوء واللہ سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تیسری فصل میں بیان حضرت عبد اللہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار مدینة وابو نعیم
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفتی احمد المتوکل مولدہ مکة و
مہاجرہ الی طیبة لیس بفظ ولا غلیظ یجزی بالحسنة الحسنة ولا یکافی بالسیئة الحدیث
واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال قال ابو بکر الصدیق خرجت الی الیمن
قبل ان یبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت علی شیخ من الازد عالم قد قرأ الکتب و
اتت علیہ اربعمائة سنة الا عشر سنین فقال لی احسبک حرمیا قلت نعم قال واحسبک
قرشیا قلت نعم قال بقیت لی منک واحدة قلت ماہی قال کشف لی عن بطنک قلت
لم ذاک قال اجد فی العلم الصادق ان نبیا یبعث فی الحرم یعاون علی امرہ
فتی وکہل اما الفتی فخواض غمرات ودفاع معضلات واما الکہل فابیض نحیف
علی بطنہ شامة وعلی فخذہ الیسری علامة وما علیک ان ترینی فقد تکاملت لی فیک
الصفة الا ما خفی علی قال ابو بکر فکشفت لہ عن بطنی فرأی شامة سوداء فوق سرتی
فقال انت ہو ورب الکعبة واخرج الطیالسی والبیہقی عن ابن مسعود قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا قریشا فان عالمہا یملأ الارض علما قال
الامام احمد وغیرہ ہذا العالم ہو الشافعی لانہ لم ینتشر فی طباق الارض من علم عالم
قریشی من الصحابۃ وغیرہم ما انتشر من علم الشافعی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین واللہ
سبحانہ تعالی اعلم وعلمہ اتم **چوتھی فصل** بیچ بیان حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما **اخرج الطبرانی** فی الاوسط عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار خلقہ
فاختار منہم بنی آدم ثم اختار من بنی آدم العرب ثم اختارنی من العرب فلم ازل
خیارا من خیار **واخرج** ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر قال ولد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسرورا مختونا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم واتم **پانچوین فصل**
بیچ بیان حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص الصحابی ابن الصحابی
رضی اللہ تعالی عنہما **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما
قال کان بمر الظہران راہب یسمی عیصا من اہل الشام وکان یقول یوشک ان
یولد فیکم یا اہل مکۃ مولود تدین لہ العرب ربہ تمکا و تحقیق وذلی و
یملک العجم ہذا زمانہ فکان لا یولد بمکۃ مولود الا یسأل عنہ فلما کان صبیحۃ الیوم
الذی ولد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عبد المطلب حتی اتی عیصا فناداہ فاشرف
علیہ فقال عیص کن اباہ فقد ولد ذلک المولود الذی کنت احدثکم عنہ یوم الاثنین
قال زعم عبد المطلب ولد فی اللیلۃ مع الصبح مولود قال فما سمیتہ قال محمد

صلی اللہ علیہ وسلم بمام القبل قال سال عثمان بن عفان قباث بن اشیم
اخا بنی المعمر بن لیث انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم سنہ فی المیلاد واللہ سبحانہ وتعالیٰ
اعلم وعلمہ اتم

گیارھویں فصل میں ہی بیان حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ **اخرج ابن ابی حاتم** فی تفسیرہ وابو نعیم فی الدلائل
من طرق عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک الآیۃ قال کنت
اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث فبدء بہ قبلھم **واخرج** البخاری
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت
من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ **و
اخرج** ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لم یلدنی بغی قط منذ خرجت من صلب آدم متناسب الامم کابرا عن کابر
حتی خرجت من افضل حیین من العرب ہاشم وزہرۃ **فی المواہب
اللدنیۃ** ولد صلی اللہ علیہ وسلم معذورا ای مختونا مسرورا ای مقطوع السرۃ
کما روی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال ذلک فی اللہ عندہ ابن عساکر وابن عدی انتہت بزیادۃ من
شرحہا للعلامۃ الزرقانی **واخرج** البیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم اراه بنيه فجعل
يرى فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا ساطعا في اسفلهم فقال يا رب من
هذا قال هذا ابنك احمد وهو اول وهو آخر وهو اول شافع **واخرج**
عبد الرزاق في جامعه والحاكم وابو نعيم عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال اني لانظر الى ما ورائي كما انظر الى ما بين يدي **واخرج** ابن
عساكر عن نبيط الاشجعي قال لما نسخ عثمان المصاحف قال له ابو هريرة اصبت
ووفقت اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اشد امتي
حبا لي قوم يأتون من بعدي يؤمنون بي ولم يروني يعملون بما في الورق
المعلق فقلت اي ورق حتى رأيت المصاحف فاعجب ذلك عثمان وامر
لابي هريرة بعشرة آلاف وقال والله ما علمت انك لتحبس علينا حديث
نبينا صلى الله عليه وسلم **واخرج** الشيخان عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على احدكم يوم لان يراني احب اليه من
اهله وماله **واخرج** عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وددت
اني رأيت اخواني قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال بل انتم اصحابي
اخواني الذين لم يأتوا بعد **واخرج** ابو نعيم عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو كان العلم بالثريا لتناوله رجال من ابناء فارس

للعلامة الشيخ الاجل احمد بن حجر المكي الشافعي رحمة الله عليه بعد نقل هذا الحديث
الشريف قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي هذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة
بابي حنيفة وفي الفضيلة التامة نظير الحديث الذي في مالك رحمه الله وهو قوله
صلى الله عليه وسلم يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون
اعلم من عالم المدينة والحديث الذي في الشافعي رحمة الله وهو قوله لا تسبوا قريشا
فان عالمها يملاء الارض علما وهو حديث له طرق كثيرة وزعم بعضهم وضعه يفنده
وشنعوا على زاعمه ومخترعه قال العلماء عالم المدينة في الحديث الاول مالك وعالم قريش
في الحديث الثاني الشافعي قال البعض تلامذة الجلال وما جزم به شيخنا من ان
الامام ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ
احد في زمنه من ابناء فارس في العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه وفيه معجزة ظاهرة
للنبي صلى الله عليه وسلم حيث اخبر بما سيقع وليس المراد بفارس البلد المعروف
بل جنس من العجم وهم الفرس وان جد الامام ابي حنيفة منهم على ما عليه الاكثرون
وفي خبر عند الديلمي خير العجم فارس انتهت بحروفها **واخرج** الحاكم وصححه عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله يوشك الناس ان يضربوا اكباد الابل
فلا يجد واعلم من عالم المدينة قال سفيان نرى هذا العالم مالك بن انس رضي
الله تعالى عنه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

بارھوین فصل

مین ہے بیان حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك ما خلقت الدنيا واخرج ابن عساكر
عن سلمان قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم كلم الله موسى تكليما وخلق عيسى من روح القدس
واتخذ ابراهيم خليلا واصطفى آدم فما اعطيت من الفضل فهبط جبريل فقال ان ربك
يقول ان كنت اتخذت ابراهيم خليلا فقد اتخذتك حبيبا وان كنت كلمت موسى
في الارض تكليما فقد كلمتك في السماء وان كنت خلقت اسمك من قبل ان اخلق
الخلق بالفي سنة ولقد وطئت في السماء موطئا لم يطأه احد قبلك ولا يطأه احد
بعدك وان كنت اصطفيت آدم فقد ختمت بك الانبياء وما خلقت خلقا اكرم
علي منك وقد اعطيتك الحوض والشفاعة والناقة والقضيب والتاج والهراوة
والحج والعمرة وشهر رمضان والشفاعة كلها لك حتى ظل عرشي في القيامة عليك
ممدود وتاج الحمد على راسك معقود وقرنت اسمك مع اسمي فلا اذكر في موضع
حتى تذكر معي ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك ولولاك ما خلقت
الدنيا

سولھویں فصل میں ہے بیان حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج البيهقي وابن عساكر من طريق مالك عن الزهري عن انس ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين
ابوي فلم يصبني شيء من عهد الجاهلية وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من
لدن آدم حتى انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا وخيركم ابا واخرج
ابو نعيم في الحلية عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله الى موسى

نبی اسرائیل اذ من لقینی وہو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یا رب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموات والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلہا ہو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون یحمدون صعودا وہبوطا وعلی کل حال یشدون اوساطہم ویطہرون اطرافہم صائمون بالنہار رہبان باللیل اقبل منہم الیسیر وادخلہم الجنۃ بشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیہا منہا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الجلال **واخرج** ابن مردویہ عن انس قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء وقال انفسکم نسبا وصہرا وحسبا لیس فی ابائی من لدن آدم سفاح کلنا نکاح **واخرج** ابن سعد وابو نعیم عن انس قال کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل بطیب ریحہ **واخرج** البزار وابو یعلی عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر فی الطریق من طرق المدینۃ وجدوا منہ رائحۃ الطیب قالوا مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الطریق **واخرج** الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم وابن عساکر من طرق متعددۃ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوآتی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

سترھوین فصل مین ہے

اخرج ابن حضرت زید بن اسلم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ

بیسویں فصل میں بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ

قال والليلة انزلت على سورة مريم فسماها مريم وكان يكنى ابا مريم وغزا مع
النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابو حاتم الرازي سالت بعض ولد ابي مريم هذا عن ابيه
فقال نذير يعد في الشاميين اه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

بیسویں فصل میں ہی بیان حضرت ابو صخر عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ +

اخرج احمد وابن سعد عن ابي صخر العقيلي قال حدثني رجل من الاعراب
قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودي معه سفر فيه التوراة يقرأها على ابن له مريض
فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا يهودي انشدك بالله الذي انزل التوراة على موسى
هل تجد في توراتك نعتي وصفتي ومخرجي فاومأ برأسه ان لا فقال ابنه لكني اشهد بالذي
انزل التوراة على موسى انه ليجد نعتك وزمانك وصفتك ومخرجك في كتابه هذا وانا اشهد
ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقيموا اليهودي عن
اخيكم وقبض الفتى فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم واخرج البيهقي بنحوه من حديث
ابن مسعود وفي اسد الغابة في معرفة الصحابة فاقيموا اليهودي عن اخيكم قال
ولي الفتى فولي رسول الله صلى الله عليه وسلم حنوطه وكفنه وصلى عليه اه والله سبحانه
وتعالى اعلم وعلمه اتم

اکیسویں فصل میں ہی بیان حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ

اخرج ابو يعلى وابو نعيم وابن عساكر عن شداد بن اوس ان
رجلا من بني عامر سال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حقيقة امرك فقال بدء شاني
دعوة ابراهيم وبشرى اخي عيسى واني كنت بكر ابي وامي وانها حملت بي كاثقل

فضموني الى صدورهم وقبلوا راسي وما بين عيني ثم قالوا يا حبيب الله لم ترع
اياك لو تدري ما يراد بك من الخير لقرت عيناك ثم جاء الحي فاخبرهم فقال بعض
القوم ان هذا الغلام اصابه لمم او طائف من الجن فانطلقوا متربه الى كاهننا
حتى ينظر اليه ويداويه فقلت يا هذا ما بي شئ مما تذكرون اني ارى نفسي سليمة وفوادي
صحيحا فقال زوج ظئري الا ترون ان كلامه كلام صحيح اني لارجو ان لا يكون بابني باس
فذهبوا بي الى الكاهن فقصوا عليه قصتي فقال اسكتوا حتى اسمع من الغلام فانه
اعلم بامره منكم فقصصت عليه فلما سمع قولي وثب الي فضمني الى صدره ثم نادى باعلى
صوته يا للعرب يا للعرب اقتلوا هذا الغلام واقتلوني معه فواللات والعزى لئن
تركتموه وادرك ليبدلن دينكم وليسفهن عقولكم وعقول آبائكم وليخالفن امركم وليأتينكم
بدين لم تسمعوا بمثله فقدمت ظئري فانتزعتني من حجره وقالت لانت اعته
منه واجن ولو علمت ان هذا يكون من قولك ما اتيت به اليك فاطلب لنفسك من
يقتلك فانا غير قاتلي هذا الغلام ثم احتملوني فادوني الى اهلي واصبح اثر الشق ما بين صدري
الى منتهى عانتي كانه الشراك **قال ابو نعيم** في هذا الحديث ان امنة وجدت
الثقل في حمله وفي سائر الاحاديث انها لم تجد ثقلا والجمع ان الثقل في ابتداء علوقها
به وان الخفة عند استمرار الحمل بها ليكون على الحالين خارجا عن المعتاد المعروف
والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **بائيسويں فصل** میں ہے بیان حضرت
ابو سعید الخدری رضی الله تعالى عنه **اخرج** الطبرانی عن ابی سعید الخدری

اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث
الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين
ومن الثاني نور قلوبهم وهي المعرفة بالله ومن الثالث نور انسهم وهو التوحيد
لا اله الا الله محمد رسول الله الحديث واخرج الدارمي والبيهقي وابو نعيم
عن جابر بن عبد الله قال كان في رسول الله صلى الله عليه وسلم خصال لم يكن
في طريق فيتبعه احد الا عرف انه قد سلكه من طيب عرقه او عرفه ولم يكن يمر بحجر
ولا شجر الا سجد له والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

پچیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اخرج الخطیب
عن الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهما قال لما كانت الليلة التي ولد
فيها النبي صلى الله عليه وسلم قال حبر كان بمكة يولد الليلة في بلدكم هذا النبي
الذي يوصف بانه يتبعه موسى وهارون ويقتل امتها فان اخطاكم فتبشروا
اهل البلد انه اذا اهل ايلة قال فولد في تلك الليلة فخرج الحبر حتى دخل الحجر
قال اشهد ان لا اله الا الله وان موسى حق وان محمدا حق ثم فقد الحبر
فلم يقدر عليه والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم

چھبیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت خویلد بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اخرج
الواقدي وابو نعيم عن خويلد بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال كنا
رهبو وعشيا كانوا يذكرون نبيا يبعث بمكة اسمه احمد ولم يبق من الانبياء

عنہ تبا قالت صفیہ لی قال کان یہوش لیحا مشقتہا واللہ سبحانہ وتعالی

اعلم وعلمہ اتم احکم **انشا عیسوین فصل** مین ہی بیان حضرت ام المومنین

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا **اخرج** البیہقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

عن عائشہ قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبریل قلبت الارض

مشارقہا ومغاربہا فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب افضل من

بنی ہاشم **واخرج** ابن سعد وابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ تعالی

عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من نکاح غیر سفاح **وفی**

انسان العیون روی ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ تعالی

عنہا عن آمنہ ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ان لابنی ہذا شانا

انی حملت بہ فلم اجد حملا قط اخف علی ولا اعظم برکۃ منہ **واخرج** ابن سعد

والحاکم والبیہقی وابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان یہودی

قد سکن مکۃ یتجر فیہا فلما کانت اللیلۃ التی ولد فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

فی المجلس من قریش یا معشر قریش ہل ولد فیکم اللیلۃ مولود فقال القوم واللہ ما

نعلمہ قال احفظوا ما اقول لکم ولد ہذہ اللیلۃ نبی ہذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ

فیہا شعرات متواترات کانہن عرف فرس لا یرضع لیلتین وذلک ان عفریتا

من الجن ادخل اصبعہ فی فمہ فمنعہ الرضاع فتصدع القوم من مجلسہم وہم یتعجبون

من قولہ فلما صدروا الی منازلہم اخبر کل انسان منہم اہلہ فقالوا قد ولد لعبد اللہ

بن عبد المطلب تلو سرو محمد فالتقى القوم حتى جاء اليهودي فاخبروا المولد

قال فاذهبوا بي حتى انظر اليه فخرجوا به حتى ادخلوه على امه فقال اخرجي الينا

ابنك فاخرجته وكشفوا عن ظهره فرأى تلك الشامة فوقع اليهودي مغشيا عليه فلما افاق

قالوا ويلك مالك قال والله ذهبت النبوة من بني اسرائيل فرحتم به يا معشر قريش

اما والله ليسطون بكم سطوة يخرج خبرها من المشرق الى المغرب **واخرج** ابن

عدي والبيهقي وابن عساكر عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول

الله صلى الله عليه وسلم يرى في الظلماء كما يرى في الضوء **واخرج** ابن عساكر

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت اخيط في السحر فسقطت مني الابرة فطلبتها

فلم اقدر عليها فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فتبينت الابرة بشعاع نور وجهه

فاخبرته فقال يا حميراء الويل ثم الويل ثلاثا لمن حرم النظر الى وجهي والله

سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **فصل** في معجزات تتعلق

بالمؤمنين رضي الله تعالى عنها **اخرج** ابو نعيم عن عطاء بن يسار عن

ام سلمة (هند بنت ابي امية ام المؤمنين) عن امنة والدة النبي صلى الله عليه

وسلم قالت لقد رأيت ليلة وضعته نورا اضاءت له قصور الشام حتى رأيتها

واخرج الطبراني في الكبير وابو نعيم عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى

الله عليه وسلم في الصحراء فاذا مناد يناديه يا رسول الله فالتفت فلم ير احدا ثم

التفت فاذا ظبية موثقة فقالت ادن مني يا رسول الله فدنى منها فقال

ما حاجتک فقال ان لی حتفین فی ہذا الجبل فحلنی حتی اذہب فارضعہما ثم ارجع الیک قال وتفعلین قالت عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل فاطلقہا فذہبت فارضعتہما ثم رجعت فاوثقہا فانتبہ الاعرابی فقال الک حاجۃ یا رسول اللہ قال نعم تطلق ہذہ فاطلقہا فخرجت تعدو وہی تقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فی اسنادہ اغلب بن تمیم ضعیف لکن للحدیث طرق کثیرۃ تشہد بان للقصۃ اصلا کذا افادہ مولانا جلال الدین فی خصائص الکبری واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

تینتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہما

اخرج الخرائطی من طریق ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن جدتہ اسماء بنت ابی بکر قالت کان زید بن عمرو بن نفیل وورقۃ بن نوفل یذکران انہما اتیا النجاشی بعد رجوع ابرہۃ من مکۃ قالا فلما دخلنا علیہ قال اصدقانی ایہا القرشیان ہل ولد فیکم مولود اراد ابوہ ذبحہ فضرب علیہ بالقداح فسلم ونحرت عنہ جمال کثیرۃ قلنا نعم قال فہل لکما علم بہ ما فعل قلنا تزوج امراۃ یقال لہا آمنۃ ترکہا حاملا وخرج قال فہل تعلمان ولدت ام لا قال ورقۃ اخبرک ایہا الملک انی لیلۃ قد بت عند وثن لنا اذ سمعت من جوفہ ہاتفا یقول

ولد النبی فذلت الاملاک * ونای الضلال وادبر الاشراک

ثم انتکس الصنم علی راسہ فقال زید عندی کخبرہ ایہا الملک انی فی مثل ہذہ اللیلۃ خرجت حتی اتیت جبل ابی قبیس اذ رایت رجلا ینزل من السماء لہ جناحان خضران

تینتیسویں فصل میں ہے بیان حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہما۔ اور تخریج کی خرائطی نے طریق ہشام بن عروہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے دادی اسماء بنت ابی بکر سے کہا زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونوں ذکر کرتے تھے کہ وہ دونوں نجاشی کے پاس آئے بعد رجوع کرنے ابرہہ کے مکہ سے

خلال السماء وانا انظر قبالة جبين جنينه عليه يمن الاسلامين ؛ و قائل يقول

باشارة من يمين ؛ فحولته الى الايسر فابى وكانت تلك حالة بعد حال الى العلم

شهدان لا شريك له الا العدل ؛ فقالت فروى سرى الحوه ثم اخذ دينا بو

لالان حبست به على رتام صاحبى حتى شد جا الى شارعا تلك فاذا انها

تطلب شربة بشربة حتى روينا وبتنا بخير ليلة فقال صاحبى حليمة ما ذلى

لاراك تما فتنت نسمة مباركة الم ترى ما بتنا بالليلة من الخير والبركة حين

اخذناه فلم يزل الله يزيدنا خيرا قالت حليمة فوضعت لبعثهم بعضا ووقـ

اتاام النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ثم ركبت اتانى واخذت محمد صلى الله عليه

وسلم بين يدى قالت فنظرت الى الاتان وقد سجدت نحو الكعبة ثلث سجدات

ورفعت راسها الى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس الذين كانوا

معى وصار الناس يتعجبون منى يقلن لى النساء وهن وراءى يا بنت ابى

ذويب ابهذه اتانك التى كنت عليها وانت جائية معنا تخفضك طورا وترفعك

اخرى فاقول والله انها هى فيتعجبن منها ويقلن ان لها شانا عظيما قالت فكنت

اسمع اتانى تنطق وتقول ان لى شانا ثم شانا بعثنى الله بعد موتى ورد لى

سمنى بعد هزلى ويحكن يا نساء بنى سعد انكن لفى غفلة وهل تدرين من

على ظهرى خير النبيين وسيد المرسلين وافضل الاولين والاخرين و

حبيب رب العالمين قالت حليمة هذا ذكره ابن اسحق وغيره ثم قدمنا

منازل بنی سعد ولا اعلم ارضا من ارض اللہ اجدب منہا فکانت غنمی تروح علی حین قدمنا بہ شباعا لبنا فنحلب ونشرب ما نحلب انسان قطرۃ لبن ولا یجدہا فی ضرع حتی کان الحاضر من قومنا یقولون لرعاتہم اسرحوا حیث یسرح غنم بنت ابی ذویب فتروح اغنامہم جوعا ما تبض بقطرۃ لبن وتروح اغنامی شباعا لبنا فلللہ درہا من برکۃ کثرت بہا مواشی حلیمۃ ونمت وارتفع قدرہا بہ وسمنت ولم تزل حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتفوز منہ بالحسنی والزیادۃ **شعر** لقد بلغت بالہاشمی حلیمۃ * مقاما علا فی ذروۃ العز والمجد * وزادت مواشیہا واخصب ربعہا * وقد عم ہذا السعد کل بنی سعد وفی کتاب الترقیص لابی عبد اللہ محمد بن المعلی الازدی ان من شعر حلیمۃ مما کانت ترقص بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **شعر** یا رب اذ اعطیتہ فابقہ واعلہ الی العلا وارقہ * وادحض اباطیل العدی بحقہ * وزدت انا بحقہ بحقہ بحقہ * انتہی بعروفہ **والصافیۃ** واخرج البیہقی وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کانت حلیمۃ تحدث انہا اول ما فطمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلم فقال اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

پانچواں باب

بیان میں ہر روایات صحیحہ کے جو کہ اسباب میں ہے تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے سوا بنظر اختصار ذکر بعض تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

جزالہ باحتمال انہ من الکتب القدیمۃ فقد بدلت بغیر مسموع فان التضعیف
انما ہو من جہۃ السند لانہ المرقاۃ کما ہو معلوم عند من لہ ادنی المام بالفن
ولیس کل ما ینقل عن الکتب القدیمۃ مردودا بمثل ہذا الاحتمال اہ شرح المواہب
للعلامۃ الزرقانی رح و الصفاقیۃ فی روایۃ لکعب الاحبار انہ نودی
تلک اللیلۃ ای حمل فیہا المصطفی فی السماء صفاحہا ای جوانبہا والارض
ولقاعہا ان النور المکنون الذی منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای المنور حسد
جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم استقل فی البطن فیا طوبی لہا یا طوبی لہا وکانت
یومئذ اصنام الدنیا منکوسۃ وکانت قریش فی جدب شدید وضیق
عظیم فاخضرت الارض وحملت الاشجار واتاہم الرفد الخیر الکبیر من کل جانب
فسمیت تلک السنۃ التی حمل فیہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ
الفتح وسنۃ الابتہاج ای السرور ۔ و فی انسان العیون
عن کعب الاحبار فی التوراۃ ان اللہ تعالی اخبر موسی خروج محمد صلی اللہ
علیہ وسلم من بطن امہ وموسی اخبر قومہ ان الکوکب المعروف عندکم کذا
اذا تحرک وسار عن موضعہ فہو وقت خروج محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای وصار
ذلک مما یتوارثہ العلماء من بنی اسرائیل اہ و اخرج ابو نعیم
عن عبد الرحمن المعافری ان کعب الاحبار ای حبر الیہود رای حبرا یبکی فقال
لہ ما یبکیک فقال ذکرت بعض الامر فقال کعب انشدک باللہ لئن اخبرتک

آدم ولم يصبني من سفاح الجاهلية شيء ولم اخرج الا من طهرة والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **پانچویں فصل** میں ہی بیان حضرت عروہ رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابن سعد وابن عساكر عن عروة وغيره قالوا ان قتيلة بنت نوفل اخت ورقة بن نوفل كانت تنظر وتعتاف فمر بها عبد الله فدعته ليستبضع منها ولزمت طرف ثوبه فابى وقال حتى اتيك وخرج سريعا حتى دخل على امنة فوقع عليها فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع الى المرأة فوجدها تنتظره فقال لها هل لك في الذي عرضت علي قالت لا مررت وفي وجهك نور ساطع ثم رجعت وليس فيه ذلك النور وفي لفظ مررت وبين عينيك غرة مثل غرة الفرس رجعت وليس هي في وجهك **واخرج** ابن سعد وابن عساكر من طريق الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس قال المرأة التي عرضت على عبد الله ما عرضت هي اخت ورقة بن نوفل **واخرج** الخرائطي في الهواتف وابن عساكر عن عروة ان نفرا من قريش منهم ورقة بن نوفل وزيد بن عمرو بن نفيل وعبيد الله بن جحش وعثمان بن الحويرث كانوا عند صنم يجتمعون اليه فدخلوا يوما عليه فرأوه مكبوبا على وجهه فانكروا ذلك فاخذوه فردوه الى حاله فلم يلبث ان انقلب انقلابا عنيفا فردوه الى حاله فانقلب الثالثة فقال عثمان بن الحويرث ان هذا الامر حدث في تلك الليلة التي ولد فيها رسول الله صلى الله

علیہ وسلم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چھٹی فصل** میں ہے

بیان حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ **ذکر** یحیی بن مخلد صاحب

فی تفسیرہ و ما روینا عن مجاہد ای ابلیس رن ای نخر اربع رنات

حین لعن و حین اہبط و حین ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی لفظ حین بعث

و حین انزلت فاتحۃ الکتاب کذا افادہ مولانا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

فی مورد الروی فی مولد النبوی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

ساتویں فصل میں ہے بیان حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی

عنہ **اخرج ابن سعد** عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما

ولدتہ امہ وضعتہ تحت برمۃ فانفلقت عنہ قالت فنظرت الیہ فاذا ہو

شق بصرہ ینظر الی السماء **واخرج ابن ابی حاتم** فی تفسیرہ عن عکرمۃ

قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد

ولد اللیلۃ ولد یفسد علینا امرنا فقال لہ جنودہ فلو ذہبت الیہ فخبلتہ فلما دنا من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اللہ جبریل علیہ السلام فرکضہ برجلہ فوقع بعدن

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **آٹھویں فصل** میں ہے بیان حضرت

خالد بن معدان رضی اللہ تعالی عنہ۔ **اخرج الحاکم** وصححہ والبیہقی

عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا یا رسول

اللہ اخبرنا عن نفسک فقال دعوۃ ابراہیم وبشری عیسی ورات امی

حين حملت كأنه خرج منها النور اضاءت له البصرى من ارض الشام والله

سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **نویں فصل** میں ہے بیان حضرت

ابن شہاب یعنی محمد بن مسلم بن عبید الله بن عبد الله بن شہاب القرشی

الزہری رضی الله تعالیٰ عنہ **اخرج** البیہقی وابو نعیم عن ابن شہاب قال

كان عبد الله احسن رجل رؤی قط خرج يوما على نساء قريش فقالت امرأة

منهن ايتكن تتزوج بهذا الفتى فتصيب النور الذي بين عينيه قال فأتى آمنة

بين عينيه نورا فتزوجها آمنة فحملت برسول الله صلى الله عليه وسلم **واخرج**

ابن سعد عن الزہری قال قالت آمنة لقد علقت به فما وجدت له مشقة

حتى وضعته والله سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **دسویں فصل** میں ہے

بیان حضرت اسحاق بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہما **اخرج** ابن سعد

انا محمد بن عاصم الکلابی ثنا ہمام بن یحییٰ عن اسحق بن عبد الله ان ام

رسول الله صلی الله علیہ وسلم قالت لما ولدته خرج من فرجی نور اضاء له قصور الشام

فولدته نظيفا ما به قذر ووقع الى الارض وهو جالس على الارض بيده والله

سبحانه وتعالى اعلم وعلمه اتم **گیارھویں فصل** میں ہے بیان

حضرت عبید الله بن القبطیہ رضی الله تعالیٰ عنہ **اخرج** ابن سعد انا

معاذ العنبری ثنا ابن عون عن ابن القبطیہ فی مولد رسول الله صلی الله علیہ

وسلم قال قالت امه رأيت كأن شهابا خرج مني اضاءت له الارض والله سبحانه

وتعالى اعلم وعلمه اتم **بارھویں فصل** میں ہی بیان حضرت یزید
بن رومان رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابن سعد وابن عساکر عن یزید
بن رومان رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج عثمان بن عفان وطلحہ بن عبید اللہ
فدخلا على رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلما وقال عثمان یا رسول اللہ قدمت
حدیثا من الشام فلما کنا بین معان والزرقاء فنحن کالنیام اذا مناد ینادی یا
ایہا النیام ہبوا فان احمد قد خرج بمکۃ فقدمنا فسمعنا بک والله سبحانہ وتعالی اعلم
وعلمہ اتم **تیرھویں فصل** میں ہی بیان حضرت ابو العجفاء رضی اللہ
تعالی عنہ **اخرج** ابن سعد من طریق محمد بن یزید عن ابی العجفاء عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأت امی حین وضعتنی سطع منہا نور اضاءت لہ قصور
بصری والله سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **چودھویں فصل** میں ہی
بیان حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ **اخرج** ابن سعد
عن حسان بن عطیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ولد وقع علی کفیہ
ورکبتیہ شاخصا بصرہ الی السماء والله سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم **پندرھویں
فصل** میں ہی بیان حضرت ابراہیم النخعی قال خرج نفر من اصحاب عبد اللہ
یریدون الحج اذا کانوا ببعض الطریق اذا ہم بحیۃ تنثنی علی الطریق ابیض
ینفح منہ ریح المسک فقلت لاصحابی امضوا فلست ببارح حتی انظر الی ما یصیر امر
ہذہ الحیۃ فما لبثت ان ماتت فعمدت الی خرقۃ بیضاء فلففتہا فیہا ثم

يحتها عن الطريق فدفنتها وادركت اصحابي فوالله انا لقعود اذ اقبل اربع
نسوة من قبل المغرب فقالت منهن احدة منهن ايكم دفن عمروا قلنا من عمرو قالت
ايكم دفن الحية قلت انا قالت اما والله لقد دفنت صواما قواما يامر بما انزل الله
ولقد امن بنبيكم وسمع صفته في السماء قبل ان يبعث باربع مائة سنة
فحمدنا الله ثم قضينا حجنا ثم مررت بعمر بن الخطاب بالمدينة فانبأته بامر الحية
فقال صدقت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد امن بي قبل
ان ابعث باربع مائة سنة **واخرج الدارمي** عن ابراهيم النخعي
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف بالليل بريح الطيب والله سبحانه و
تعالى اعلم وعلمه اتم **سولهوین فصل** مین ہے بیان حضرت ابو یزید
المدني رضي الله تعالى عنه **اخرج** ابن سعد انا وهب بن جرير بن حازم
نا ابي سمعت ابا يزيد المدني قال نبئت ان عبد الله اتى على امرأة من
خثعم فرأت بين عينيه ترسا يعني الى السماء فقالت هل لك في قال نعم
حتى ارمي الجمرة فانطلق فرمى الجمرة ثم اتى امرأته امنة ثم ذكر الخثعمية فاتاها
فقالت ايت امرأة بعدي قال نعم امرأتي امنة قالت فلا حاجة في لك انك
مررت وبين عينيك نور ساطع الى السماء فلما وقعت عليها ذهب فاخبرها
انها قد حملت بخير اهل الارض صلى الله عليه وسلم والله سبحانه وتعالى اعلم و
علمه اتم **سترہوین فصل** مین ہے بیان وہب بن منبہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن وہب بن
منبہ قال اوحی اللہ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذانا صما وقلوبا
غلفا واعینا عمیا مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام عبدی المتوکل
المصطفی المرفوع الحبیب المنتجب المختار لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح
یغفر رحیما بالمؤمنین الحدیث واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن وہب قال
کان فی بنی اسرائیل رجل عصی اللہ مائتی سنۃ ثم مات فاخذوہ فالقوہ
علی مزبلۃ فاوحی اللہ الی موسی ان اخرج فصل علیہ قال یا رب بنو اسرائیل
شہدوا انہ عصاک مائتی سنۃ فاوحی اللہ الیہ ہکذا کان الا انہ کان
کلما نشر التوراۃ ونظر الی اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ ووضعہ علی عینیہ وصلی علیہ
فشکرت ذلک لہ وغفرت ذنوبہ وزوجتہ سبعین حوراء واخرج ابو نعیم
عن سلیمان بن احمد قال ثنا محمد بن احمد بن البراء قال ثنا عبد المنعم بن
ادریس بن سنان عن ابیہ عن وہب بن منبہ عن جابر بن عبد اللہ و
ابن عباس قالا لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح الی آخر السورۃ
قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریل نفسی قد نعیت قال جبریل الآخرۃ خیر
لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضی فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بلالا ان ینادی بالصلاۃ جامعۃ فاجتمع المہاجرون والانصار
الی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ

واثنى عليه ثم خطب خطبة وجلت منها القلوب وبكت منها العيون ثم قال ايها الناس اى نبى كنت لكم فقالوا جزاك الله من نبى خير فلقد كنت لنا كالاب الرحيم وكالاخ الناصح المشفق اديت رسالات الله وابلغتنا وحيه ودعوت الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة فجزاك الله عنا افضل ما جازى نبيا عن امته فقال لهم معاشر المسلمين انا انشدكم بالله وبحقى عليكم من كانت له قبلى مظلمة فليقم فليقتص منى قبل القصاص فى القيامة فلم يقم اليه احد فناشدهم الثانية فلم يقم اليه احد فناشدهم الثالثة معاشر المسلمين من كانت له قبلى مظلمة فليقم فليقتص منى قبل القصاص فى القيامة فقام من بين المسلمين شيخ كبير يقال له عكاشة فتخطى المسلمين حتى وقف بين يدى النبى صلى الله عليه وسلم فقال فداك ابى وامى لولا انك ناشدتنا مرة بعد اخرى ما كنت بالذى اتقدم على شئ منك كنت معك فى غزوة فلما فتح الله علينا ونصر نبيه صلى الله عليه وسلم وكنا فى الانصراف حاذت ناقتى ناقتك فنزلت عن الناقة ودنوت منك لاقبل فخذك فرفعت القضيب فضربت خاصرتى فلا ادرى اكان عمدا منك ام اردت ضرب الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عكاشة اعيذك بجلال الله ان يتعمدك رسول الله بالضرب يا بلال انطلق الى منزل فاطمة وائتنى بالقضيب الممشوق قال فخرج بلال من المسجد ويده على ام راسه وهو ينادى هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى القصاص من نفسه فقرع الباب على فاطمة فقال يا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ناولينى القضيب الممشوق

فقالت فاطمة يا بلال ما ترجع الى بالقضيب ليس اليوم حج ولا اليوم غزاة فقال يا
فاطمة ما اغفلك عما فيه ابوك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودع الدين ويفارق
الدنيا ويعطي القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال ومن الذي تطيب نفسه ان يقتص من
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فقل للحسن والحسين يقوما الى هذا الرجل فيقتص
منهما ولا يدعانه يقتص من رسول الله ودخل بلال المسجد ودفع القضيب الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم القضيب الى
عكاشة فلما نظر ابو بكر وعمر الى ذلك قاما فقالا يا عكاشة هذا نحن بين
يديك فاقتص منا ولا تقتص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى
الله عليه وسلم امض يا ابا بكر وانت يا عمر فامض فقد عرف الله تعالى مكانكما
ومقامكما فقام علي بن ابي طالب فقال يا عكاشة انا في الحياة بين يدي
النبي صلى الله عليه وسلم ولا تطيب نفسي ان تضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهذا
ظهري وبطني اقتص مني بيدك واجلدني مائة ولا تقتص من رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا علي اقعد فقد عرف الله عز وجل مقامك ونيتك وقام الحسن والحسين
فقالا يا عكاشة اليس تعلم انا سبطا رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقصاص منا
كالقصاص من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم
اقعدا يا قرة عيني لا نسي الله لكما هذا المقام فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا عكاشة
اضرب ان كنت ضاربا فقال يا رسول الله ضربتني وانا حاسر عن بطني فكشف عن بطنه

صلی اللہ علیہ وسلم وصاح المسلمون بالبکاء وقالوا مرّی عکاشۃ فضارب البطن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نظر عکاشۃ الی بیاض بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانہ القباطی لم یملک ان اکب علیہ فقبل بطنہ وھو یقول فداک ابی وامی ومن
تطیق نفسہ ان تقتص منک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما ان تضرب واما ان تعفو
فقال قد عفوت رجاء ان یعفو اللہ عنی فی یوم القیامۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد ان ینظر الی رفیقی فی الجنۃ فینظر الی ھذا الشیخ فقام المسلمون فجعلوا یقبلون
ما بین عینیہ یقولون طوباک طوباک نلت درجات العلی ومرافقۃ رسول اللہ صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یومہ فکان مریضا ثمانیۃ عشر یوما یعوده الناس
وکان صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین وبعث یوم الاثنین وقبض فی یوم الاثنین
الحدیث واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

اٹھارھویں فصل

میں ہے بیان عطاء بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ اخرج ابو نعیم عن عطاء بن یسار
عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت لقد رایت لیلۃ وضعتہ نورا اضاءت لہ قصور الشام
حتی رایتہا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

انیسویں فصل

میں ہے بیان حضرت داود بن ابی ہند رضی اللہ تعالی عنہ اخرج ابو نعیم عن
داود بن ابی ہند قال لما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثارت النظراء لیخمشہ والقی
الارض کہیئۃ حین وقع وصیح یتامل السماء بعینہ وکفؤا علیہ برمۃ ضخمۃ فانفلقت عنہ
فلقتین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

بیسویں فصل

میں ہے بیان

آیت دانا بین النائم والیقظان فقال بل شعرت انک حلت فی مکانی اقول لم ادری فقال انک حملت بسید ہذه الامۃ وبیہا وسمیہ محمدا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم ؏

ساتوان باب بیان مین ہے حقیقت عمل مولد شریف مروج کے اور حکم عمل مولد شریف مروج کے اور اسباب مین چار فصلین ہین

پہلی فصل

مین ہی بیان حقیقت مولد شریف مروج اور حکم عمل مولود شریف مروج کے جو کہ خالی ہو محرمات ومنکرات شرعیہ سے اور بلا تعین تخصیص وزہو **قال** مولانا العلامۃ والحبر الفہامۃ مولانا المولوی محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمۃ فی اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام حقیقۃ این عمل خیر غیر ازین نیست کہ در شہر ربیع الاول یا شہری دیگر از شہور مسلمانان از علما وفضلا وصلحا وفقرا واغنیا بدعوت مسلمانے در مکانے جمع شوند وخواص وعوام اہل اسلام باذن عام یکجا فراہم آیند ودران مجلس بعضے از آیات قرآن محتوی بر فضائل ونشر کمالات آن سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات مذکور شوند ونبذے از احادیث صحیحہ متضمن معجزات وحالات سعادت آیات ولادت باکرامت ورضاع مقدس وحلیہ مطہران افضل البشر معرض بیان آیند بعد ازین تذکیر برکت تذکیر بپایان رسد حفاظ حاضرین مجلس کترم القراوت آیات معدودہ از قرآن شریف مشرف شده ختم این ذکر خیر بفاتحہ نمایند بعد ازان حاضری بقدر میسور از طعام وشیرینی ہر چہ باشد بتقسیم بحاضرین کنند بستر ازان تفرق این جمع اتفاق افتد وہر کسے بجائے خود روند وبالجملہ ہیئت مجموعی چنین محافل عقد مشاکل اجتماع مومنین وقرات آیات قرآن وبیان معانی آن وذکر احادیث صحیحہ واشغال بند ووطعام علما وصلحا واغنیا وغربا از اہل دین وایثار صدقات وخیرات بفقرا ومساکین ست ومقصود ازین ہمہ ذکر فضائل ومعجزات ونشر فضائل وکمالات وادائے شکر نعمت وجود باجود آن افضل موجودات ۱۲

اسباب بتحقیق پیوست و که تقسیم باقسام خمسه نموده احکام مختلفه وجوب و ندب و اباحت و کراهت
حرمت بدان جاری فرموده امام نووی علیه الرحمه در شرح صحیح مسلم می نویسد کل بدعة ضلالة البدعة کل شیء
عمل علی غیر مثال سبق و فی الشرع احداث ما لم یکن فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقوله صلی الله علیه وسلم کل
ضلالة عام مخصوص و المراد غالب البدع قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة ومندوبة ومحرمة ومکروهة ومباحة
فمن الواجبة نظم ادلة المتکلمین للرد علی الملاحدة والمبتدعین وشبه ذلک ومن المندوبة تصنیف کتب العلم وبناء المدارس
والربط وغیر ذلک ومن المباح التبسط فی الوان الاطعمة وغیر ذلک والحرام والمکروه ظاهران وقد اوضحت المسئلة بادلتها
فی تهذیب الاسماء واللغات فاذا عرفت ما ذکرته علمت ان الحدیث عام مخصوص وکذا ما اشبهه من الاحادیث الواردة و یؤید
قلنا و قول عمر رضی الله تعالی عنه فی التراویح نعمت البدعة ولا یمنع من کون الحدیث عاما مخصوصا قوله کل
بدعة بل یدخله التخصیص مع ذلک کقوله تعالی تدمر کل شیء انتهی اگر بنظر انصاف ملاحظه رود این بیان
ترجمان برای اثبات مدعا و ابطال دعوی مکین محمل خیر و تحقیق عموم کل بدعة ضلالة بس است که هیچ امر
ممنوع ثابت شد که حدیث مذکور را مانند آن مخصوص است تمسک بلفظ کل بنا بر اثبات عدم خصوصیت این امر
غلط فاحش و عموم این حدیث ست نیز باطل شد که با وجود لفظ کل عام قبول تخصیص میکند چنانچه در کریمه تدمر کل
موجود ست پس لفظ کل که در حدیث مذکور است ابا از قبول تخصیص نمیتواند شد و نیز ثابت شد که بدعت شرعی منقسم
باقسام خمسه است که وجوب در بعضی از اقسام آنست نیز لاکن این اقسام خمسه بدعت شرعیست نه لغوی
نیز بمعرض ثبوت رسید که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه که بر تراویح اطلاق بدعت فرموده اند مراد از ان
بدعت شرعیست که آن التزام تراویح ست پس کسانیکه این بدعت را محمول به بدعت لغوی نموده اند ازین راه
دور تر افتاده اند چه بملاحظه بیان معنی بدعت لغوی که سابق گذشت این محمل بیغیر محل ست
که اطلاق بدعت شرعی در امریکه حادث بعد قرون ثلثه گردد منحصر نیست بلکه در قرون مذکوره نیز اطلاق بدعت
بر امر مستحدث می کرده اند پس همچو آفتاب نیمروز تابان و درخشان است که بدعت محصور در سیئه و اصل بدعت
سیئه نیست شیخ ابن حجر هیتمی در شرح اربعین امام نووی ذیل حدیث خامس در تقسیم بدعت نوشته
لمزان بمعرض نقل می آید قال الشافعی رحمه الله ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة
وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدعة الحسنة متفق علی ندبها وهی
ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها قال الامام
ابو شامة شیخ المصنف رحمه الله ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله
علیه وسلم من الصدقات واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم

حضور با وجود بدعة فيها الوجود الفارق انهم لو تركوا المشي مع الجنازة لزم عدم انتظامها والاكذا الوليمة لوجود
معنی کل الطعام المسعود خصاً ثبت بجر دفعها فانهم واللہ سبحانہ تعالی اعلم **وايضا قال** العلامة الموصوف عليه
رحمة الله الرؤف بای مانند کلام دیگر با وجود یکہ اصل عمل برای این فعل حسن در قرن اول پیدا شد پس اطلاق
بدعت اگرچہ بدعت حسنہ گویند کہ از سلف کرام و علمای عظام برین فعل منقول است کہ تمام عمل می نشنیده جوابش
باید شنید و بنظر انصاف باید دید کہ این اطلاق مانا باطلاق بدعت حسنہ بر سنت تراویح است کہ جناب خلیفہ ثانی
رضی الله تعالی عنہ لغۃ البدعۃ التراویح ارشاد فرمودہ اند و درین شک نیست کہ وجود تراویح بقول و فعل آنحضرت
صلی الله علیہ وآلہ وسلم ثابت و متحقق است پس چنانکہ بنظر التزام و اجتماع و شدت آن در تمام ماه رمضان همین
فعل مقرون باطلاق بدعت حسنہ فرموده اند همچنان بنظر التزام و اجتماع و اشدیت آن در تمام ماه ربیع الاول
بلکہ در تمام سال اکابر علمای سلف اطلاق بدعت حسنہ برین سنت تقریری نموده اند انتهی بحروفه والله سبحانہ
وتعالی اعلم وعلمہ اتم **دوسری فصل** میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف جو کہ ہر برس اوسدن میں ہو
جو کہ موافق دن ولادت با کرامت ہو اور خالی ہو بدعات و منکرات شرعیہ سے **افادہ** مولانا العلامة
جلال الدین السیوطی رح فی رسالتہ وبعد نقل السؤال عن المولد النبی فی شہر ربیع الاول ما حکمہ من حیث الشرع
ہل ہو محمود او مذموم وہل یثاب فاعلہ ام لا **الجواب** ان اصل المولد ہو اجتماع الناس وقراءۃ ما تیسر من
القرآن ورواية الاخبار الواردة فی مبدء امر النبی صلی الله علیہ وسلم وما وقع فی مولدہ من الآیات ثم یمد لہم
سماط یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادۃ علی ذلک من البدع الحسنۃ التی یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من تعظیم
قدر النبی صلی الله علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ الشریف صلی الله علیہ وسلم اہ **وفی سبیل الہدی
والرشاد فی سیرۃ خیر العباد** المشہور بالسیرۃ الشامیۃ للعلامۃ محمد بن یوسف الشامی قال الامام الحافظ
السخاوی فی فتاواہ عمل المولد الشریف لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلثۃ الفاضلۃ
وانما حدث بعد ثم لا زال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون فی شہر مولدہ صلی الله علیہ وسلم
ویعملون الولائم البدیعۃ المشتملۃ علی الامور البہجۃ الرفیعۃ ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون

في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته فضل عظيم قال الامام الحافظ ابو الخير
ابن الجزري شيخ القراء من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام قلت
واول من احدث ذلك من الملوك صاحب اربل الملك المظفر ابو سعيد كوكبري بن زين الدين بن علي [illegible]
الامجاد والكبراء الاجواد وقال الحافظ عماد الدين بن كثير في تاريخه كان صاحب اربل يعمل المولد
الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا وقد صنف الشيخ ابو الخطاب بن دحية كتابا في المولد
سماه التنوير في مولد البشير النذير فاجازه بالف دينار وقد اثنى عليه الائمة منهم الحافظ ابو شامة شيخ النووي
في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث فقال مثل هذا الحسن يندب اليه ويشكر فاعله ويثنى عليه
قال ابن الجزري ولم يكن في ذلك الا ارغام الشيطان وسرور اهل الايمان وقال العلامة [illegible]
[illegible] في الدر المنتظم وقد عمل المحبون للنبي صلى الله عليه وسلم فرحا بمولده الولائم فمن ذلك ما عمله بالقاهرة
المعزية من الولائم الكبار الشيخ ابو الحسن المعروف بابن قفل قدس سره شيخ شيخنا ابي عبد الله محمد بن النعمان وعمل
ذلك قبله جمال الدين العجمي الهمداني و ايضا فيه وقال الشيخ الامام العلامة ناصر الدين
المبارك الشهير بابن الطباخ في فتوى بخطه اذا انفق المنفق تلك الليلة وجمع جمعا
اطعمهم ما يجوز واسمعهم ما يجوز سماعه ودفع للمسمع المشوق للآخرة ملبوسا كل ذلك سرورا
بمولده صلى الله عليه وسلم فجميع ذلك جائز ويثاب فاعله اذا احسن القصد وقال الشيخ الامام
جمال الدين عبد الرحمن بن عبد الملك مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبجل مكرم قدس
يوم ولادته وشرف وعظم وكان وجوده سبب النجاة لمن تبعه وتقليل حظ جهنم من اعد لها
الفرح بمولده صلى الله عليه وسلم وحصلت بركاته على من اهتدى به فشابه هذا اليوم يوم
الجمعة من حيث ان يوم الجمعة لا تسعر فيه جهنم كذا ورد عنه صلى الله عليه وسلم فمن
المناسب اظهار السرور وانفاق الميسور واجابة من دعاه رب الوليمة للحضور وقال

الامام العلامة ظهير الدين بن جعفر بري بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع الصالحين والصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساكين وهذا القدر يثاب عليه بهذا الشرط في كل وقت ثم قال
الشيخ نصير الدين الطيالسي هذا من السنن ولكن اذا انفق في هذا اليوم واظهر السرور فرحا بدخول النبي
صلى الله عليه وسلم في الوجود واتخذ السماع الخالي من الردف وانشاد ما يثير نار الشهوة من العشقيات
والمشوقات للشهوات الدنيوية وانما انشاد ما يشوق الى الآخرة ويزهد في الدنيا فهذا اجتماع
حسن يثاب قاصد ذلك وفاعله عليه الا ان سوال الناس ما في ايديهم بذلك فقط بدون ضرورة
وحاجة سوال مكروه واجتماع الصلحاء فقط ليأكلوا ذلك الطعام ويذكروا الله تعالى ويصلون على رسوله
صلى الله عليه وسلم يضاعف بالقربات والمثوبات وقال الامام الحافظ ابو محمد عبد الرحمن بن
اسمعيل المعروف بابي شامة في كتابه الباعث على انكار البدع والحوادث قال الربيع قال الشافعي
رحمه الله تعالى المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف كتابا او سنة او اثرا
او اجماعا فهذه البدعة هي الضلالة والثاني ما احدث من الخير لا خلاف فيه لاحد من هذا
فهي محدثة غير مذمومة قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة
لم تكن واذا كانت فليس فيها رد لما مضى فالبدع الحسنة متفق على جواز فعلها والاستحباب لها
ورجاء الثواب لمن حسنت نيته فيها وهي كل مبتدع موافق لقواعد الشريعة غير مخالف
لشيء منها ولا يلزم من فعله محذور شرعي وذلك نحو بناء المنابر والربط والمدارس
وخانات السبيل وغير ذلك من انواع البر التي لم تعهد في الصدر الاول فانه موافق لما
جاءت به السنة من اصطناع المعروف والمعاونة على البر والتقوى ومن احسن البدع ما ابتدع

فی زماننا ہذا من ہذا القبیل الا ان یفعل بمدینۃ اربل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء یشعر بمحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیمہ وجلالتہ فی قلب فاعلہ وشکر اللہ تعالی علی ما من بہ من ایجاد رسولہ الذی ارسلہ
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم وکان اول من فعل بالموصل عمر بن محمد احد الصالحین المشہورین
وبہ اقتدی فی ذلک صاحب اربل وغیرہ رحمہم اللہ تعالی انتہی بحروفہ **باید دانست** کہ درکلام صاحب
سیرت شامیہ کہ صحیح موجود است کہ اصل خود شیخ نوشتہ کہ اول کسیکہ احداث این عمل از ملوک کرد صاحب اربل
است ولہذا ازان گفتہ فاعل اول این فعل در موصل عمر بن محمد است و صاحب اربل وغیر ان
شیخ ممدوح بودہ اند **وجواب این شبہہ** آنست کہ مراد از اولیت صاحب اربل بدین عمل خبر از
ہمانی نسبت بملوک است یعنی در سلاطین و ملوک کسیکہ ابتدا باین عمل کرد صاحب اربل است
ومراد از اولیت این فعل در موصل کہ فاعل آن عمر بن محمد است اولیت حقیقی پس اقتدای صاحب
اربل وغیرہ از آنست کہ سوی گر عوام و خواص شیخ ممدوح صحیح و درست است ولہذا قید ملوک در عبارت
صاحب سیرت خود موجود است **وایضا** فی السیرۃ الشامیۃ وقال الشیخ الامام العلامۃ صدر الدین
بن عمر الجزری الشافعی نہ هو بدعۃ لا باس بہا ولا تکرہ البدع الا اذا راغمت السنۃ واما اذا لم تراغمہا
فلا تکرہ ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی اظہار السرور والفرح بمولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہت بحروفہا
وافاد مولانا المحدث ابن الجوزی فی آخر رسالۃ المولد الشریف وقد بسط الکلام فی وصف
مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فلا زال اہل الحرمین الشریفین والمصر والیمن والشام وسائر
بلاد العرب من المشرق والمغرب یحتفلون بمجلس مولد النبی علیہ الصلوۃ والسلام ویفرحون بقدوم
ہلال ربیع الاول ویغتسلون ویلبسون بالثیاب الفاخرۃ ویتزینون بانواع الزینۃ ویتطیبون
ویکتحلون ویاتون بالسرور فی ہذہ الایام ویبذلون علی الناس بما کان عندہم من النقود

نقل عبارت محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

ويهتمون اهتماماً بليغاً على السماع والقراءة لمولد النبي صلى الله عليه وسلم وينالون بذلك اجرا جزيلاً وفوزاً عظيماً ومما جرب من خواص المولد في ذلك العام كثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال والاولاد والاحفاد ودوام الامن في البلاد والامصار والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله عليه وسلم۔

وقد حكي انه كان رجل ببغداد وكان يصنع في كل سنة مولد النبي في جيرانه يهودية منكرة متعصبة فقالت متعجبة لزوجها ما بال جارنا المسلم يبذل مالاً جزيلاً وينفق اموالاً كثيرة ويتصدق على الفقراء والمساكين ويطعم بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما غاية ذلك فقال لها زوجها العلة يزعم ان نبيا ولد في هذا الشهر فيصنع مولوداً له ويكون بذلك عنده فرحة وسرور بنبيه صلى الله عليه وسلم فانكرت اليهودية في ذلك ثم قبل عليها الليل فنامت اليهودية فاذا برجل كثير الانوار وحوله جماعة من اصحابه فزارت وتعجبت وسالت من اصحابه من هذا الذي اراه اغر واكرم فيكم فقالوا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت هل اكلمه يكلمني فقالوا نعم فقصدت اليه وتقدمت وسلمت عليه فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لبيك يا امة الله فبهتت اليهودية وقالت كيف تجيبني وكيف تقول لي لبيك وانا على غير دينك فقال لها ما اجبت الا علمت ان الله هداك ثم قالت حتى الان يا نبي الله انى اشهد ان لا اله الا الله وانك محمد رسول الله فانتبهت من النوم فاستيقظت فهي فرحة وسرور من هذه المنام التي رات فيها سيد الانام فعاهدت .... ان شفى رويا ها ان اصبحت فالتصدق لرسول الله صلى الله عليه وسلم بجميع ما الملك من مالي واصنع مولد الله

نقل جواب حضرت مولانا شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره

وحضرت مولانا جناب شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی
در تمام سال دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس ذکر وفات شریف و مجلس ذکر شهادت حسنین این مجلس که مردم روز عاشورا یا یک دو
روز پیش ازین قریب چهار صد یا پانصد کس بلکه قریب هزار کس زیاده و یا زیاده تر فراهم می آیند و درود میخوانند بعد ازان که فقیر آید می نشیند
ذکر فضائل حسنین که در حدیث شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه در احادیث اخبار شهادت این بزرگان و
حالات و بدحالی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده میشود و درین ضمن بعض مرثیها که از غیر مردم یعنی جن و پری کرده
ام سلمه و دیگر صحابه شنیده اند نیز مذکور کرده میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت خوانده بر ما حضر فاتحه نموده و
اگر شخصی خوش الحان سلام میخواند یا مرثیه شروع اکثر حضار مجلس و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق میشود این است قدریکه بعمل
پس اگر این چیزها نزد فقیر بهمین وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بران اصلا نمیکرد و اما مجلس مولود شریف پس
این است که بتاریخ دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و در خواندن درود مشغول
فقیر می آید و اول بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی الله علیه وسلم مذکور میشود و بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و
ارسال رضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که درین اوان بظهور آمده معروض بیان می آید بعده بر ما حضر از طعام یا
شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بحاضرین مجلس میشود و علاوه بران زیارت موی مبارک آنحضرت صلی الله علیه وسلم
نیز معمول قدیم است انتهی وحضرت مولانا جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب رحمة الله علیه در جواب استفتا

نقل جواب حضرت مولانا محمد اسمعیل صاحب قدس سره

که مولانا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم نموده بودند ارقام فرموده در جواب استفتای سیزدهم که عبارتش بعینها این
سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت مباح است یا نه و اگر هست حسنه هست یا سیئه و این هم قرآن بحکم قرآن بوده و یا بحکم
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بحکم هر دو نبوده پس بدعت هست یا نه و همچنین هر حکمی که از نص قرآن شریف یا
متن نبوده بدعت است یا نه جواب از سیزدهم آنکه اعراب قرآن بدعت حسنه هست که صحت قرات بجهت عجمیان
در بیان حال بران موقوف هست لیکن جمع قرآن نه بامر و نه بحکم کدام آیه قرآنی هست و نه بحکم کدام حدیث نبوت پس بدعت
باشد لیکن بدعت حسنه چرا که مقصود ازان ضبط و حفظ قرآن هست از ضیاع و غلط و در عمل بودن بعضی بدعات
نیست و اثبات آن از اکثر احادیث مثل حدیث من سن سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها تقیید بدعت بمردود
لیست بدعت ضلالة چنانکه در حدیث است من ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاها الله ورسوله الحدیث و حدیث من احدث فی
امرنا هذا ما لیس منه فهو رد چه ازان مردود بودن هر بدعتی ثابت میشود که تعلقی بدین نداشته باشد پس بدعتی که از اصل
آن از شرع ثابت باشد مثل تعدد تسبیح و ترویح حسنه باشد پس حکمی که از نص صریح قرآن و حدیث ثابت نباشد بلکه
بدلیل شرعی دیگر مثل اجماع و قیاس ثابت شود یا اصلی شرعی داشته باشد آن هرگز بدعت سیئه نیست
چون بدلیل شرعی بحکم آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی مزدیدن و اصل نیست در سنت یا بدعت حسنه

بدعتی سیئه است حرام باشد بلکه عمل آوردن بعضی بدعات نزد کتابها چنانکه در کتب بسیار مصرح است منجمله آن قول امام بیهقی است
امام نووی است از شیخ ابن الحجر الهیتمی که در رسالهٔ شرح حدیث خامس گفته قال الشافعی رضی الله تعالی ما احدث وخالف کتابا
او سنة او اجماعا او اثرا فهو البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فهو البدعة المحمودة والحاصل ان البدع الحسنة
متفق علی ندبها وهی ما وافق شیئا مما مر ولم یلزم من فعله محذور شرعی ومنها ما هو فرض کفایة کتصنیف العلوم ونحوها مما مر قال
ابو شامة شیخ المصنف رحمه الله تعالی ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم
من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما فیه من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم وتعظیمه
وجلالته فی قلب فاعله وشکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم انتهی بحروفه
و**حضرت مولانا** شیخ شیوخنا جناب مولانا مولوی محمد اسحاق رحمة الله علیه در جواب سوال یازدهم که در مائة مسائل
مذکور است افاده فرموده که قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح است یعنی عرسیکه در آن روز معین نموده هر سال جمع میشوند
و لباس فاخره میپوشند و در مقام قبر پیر خود یا دیگر جای در باب نماز زنند و چیزی از اختراعات خود و بدعات مثل قص و ضرب الات لهو
به عمل آرند چنانچه همین عبارت بعینها قبیل این عبارت در آن موجود است پس بعد این عبارت که قیاس عرس بر مولود
شریف غیر صحیح است این عبارت ترقیم میفرمایند زیراکه در مولود شریف ذکر ولادت خیر البشر است و آن موجب فرحت و
سرور است و در شرع اجتماع برای فرحت و سرور که خالی از بدعات منکرات باشد آمده و برای اجتماع حزن شرع وارد
نشده فتح الباری وفرحت مثل فرحت ولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم دیگر امر نیست پس دیگر امر برین قیاس صحیح
نخواهد شد انتهی بحروفه **وافاد مولانا العلامة** شیخ شیوخنا مولانا جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی المحدث الکهنوی
علیه الرحمة که محفل مولود شریف برای جناب رسالتمآب صلی الله علیه وسلم البته مستحسن است بلکه مستحب موجب ثواب و دلائل جواز محفل
مولود شریف در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علما از سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی اندر
شرح نسائی و شیخ ابن حجر در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرموده اند و امام نووی هم بهمین سبیل فرموده
و قصه منبر ساختن آنحضرت صلی الله علیه وسلم حسان را برای مدح و هجو و ذم مشرکین از آنحضرت صلی الله علیه وسلم در صحیحین
مسطور است و بهمین جهت فرموده اللهم اید الحسان بروح القدس کذا فی الصحیحین و در حدیث آمده است که فرموده آنحضرت
صلی الله علیه وسلم حضرت بلال را که ترک مکن روزه دوشنبه را زیراکه زائیده شدم روز دوشنبه و این حدیث اصل است در جواز
تعیین روز مولد و نیز در حدیث وارد است عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اخرجه محمد
فی الموطا واخیرا عمل مولد شریف از مدت پانصد سال یا ازان زائد از علمای محدثین و فقهای عظام و مفتیان کرام و مشایخ
اهل سنت و جماعت و متبعان سنت و مسلمین ترویج یافته و سلاطین عادل بر آن ایشان کمر بسته ترویج آن منظور داشته
و صرف اموال بسیار بران نموده اند تا حال این عمل نزد علمای عرب از حرمین شریفین و یمن و عراق و هند از اکابر

...نا تيسّر من القرآن ورواية الاخبار الواردة في مبدأ امر النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع في
مولده من الآيات ثم يمد لهم سماطاً ياكلونه وينصرفون عن غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة
التي يثاب عليها صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم واظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وامام حافظ الحديث ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعيل المعروف بابي شامه در كتاب
الباعث على انكار البدع والحوادث بعد ذكر بدعت حسنه مي آرد ومن احسن ما ابتدع في زماننا
من هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل كل عام في اليوم الموافق ليوم مولد النبي صلى الله
عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان
الى الفقراء مشعر بمحبته صلى الله عليه وسلم وتعظيمه وجلالته في قلب فاعله وشكر الله تعالى
على ما من به من ايجاد رسوله الذي ارسله رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم وعلامه صدر الدين
موهوب بن عمر جزري شافعي فرموده است هذه بدعة لا باس بها ولا تكره البدع الا اذا راغمت السنة
واما اذا لم تراغمها فلا تكره ويثاب الانسان بحسب قصده في اظهار السرور والفرح بمولد النبي
صلى الله عليه وسلم وشيخ الاسلام حافظ الحديث ابو الفضل احمد بن علي بن حجر مي گويند
اصل عمل المولد بدعة لم ينقل عن احد من السلف الصالح من القرون الثلثة لكنها مع ذلك قد اشتملت
على محاسن وضدها فمن تحرى في عمل المحاسن وتجنب ضدها كان بدعة حسنة ومن لا فلا انتهى
...ا في سبيل الهدى وكسانيكه بانكار واستقباحش رفته اند از نجمله هست علامه تاج الدين
الفاكهاني مالكي كه آنرا از بدعات مذمومه قرار داده ودر رساله خود مسمى بمورد في الكلام
على المولد نوشته لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة ولا ينقل عمله عن احد من علماء
الامة الذين هم القدوة في الدين المتمسكون بآثار المتقدمين بل هو بدعة احدثها
البطالون وشهوة نفس اعتنى بها الاكالون بدليل انا اذا ادرنا عليها الاحكام الخمسة
قلنا اما ان يكون واجبا او مباحا او مكروها او محرما وليس بواجب اجماعا ولا مندوبا
لان حقيقة المندوب ما طلبه الشرع من غير ذم على تركه وهذا لم ياذن فيه الشرع ولا فعله

درینجا سوئی محض نعمت موجب شکر الله تعالی فقال انا نحن نصوم بشکرکم فصامہ مرتبہ یا مرة ازین حدیث جواز تعیین روز

ذکر اظہار خورسندی و بشاشت ہر سال در آن روز بہ ثبوت رسید و علامہ سیوطی باستخراج اصلی دیگر از سنت پرداختہ

میفرماید وقد ظہر لی تخریجہ علی اصل آخر وہو ما رواہ البیہقی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوة

مع انہ قد عق عنہ جدہ عبد المطلب فی سابع ولادتہ والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان الذی فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمة للعالمین فیستحب لنا ایضا اظہار الشکر بمولدہ بالاجتماع واطعام

ونحو ذلک انتہی و راقم الحروف بر دو اصل دیگر ظفر یافتہ اول آنکہ در صحیح مسلم از قتادہ مرویست سئل رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ نزل علی و چون معلوم شد کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم برای شکر ولادت خود روزہ داشتہ اند امثال آن اگر آن روز محفل سرور خالی از مفاسد شرعیہ ترتیب

تعالی استحباب نخواہد شد دوم آنکہ در صحیح بخاری از عمر رضی اللہ عنہ مرویست ان رجلا من الیہود قال یا امیر المؤمنین

آیة فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیة قال الیوم اکملت لکم

دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیہ

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قائم بعرفة یوم الجمعة و در خیر الجاری شرح صحیح بخاری در معنی آن مذکور

است یعنی قد اتخذنا ذلک الیوم عیدا وہذا قال النووی و ازین قول ظاہر شد کہ روز سرور را برای دوام عید

قرار دادن مستحسن میشود پس اگر روز میلاد خیر العباد را ہم بجملہ اعیاد منتظر ساختہ در آن روز مسرت و انبساط

نمایند روا باشد بل اولی بود اما بشرطیکہ منکرات شرعیہ در ان نباشد و آنچہ فاکہانی آوردہ

ولا جائز ان یکون مباحا لان الابتداع لیس مباحا باجماع المسلمین علامہ سیوطی در جوابش میفرماید قولہ

المذکور کلام غیر مستقیم لان البدعة لم تنحصر فی الحرام والمکروہ بل قد یکون ایضا مباحة ومندوبة وواجبة

قال النووی فی تہذیب الاسماء واللغات البدعة فی الشرع ہی ما لم یکن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وہی منقسمة الی حسنة وقبیحة وقال الشیخ عز الدین بن عبد السلام فی القواعد البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة

و نمودیم ما تمام تحقیق ماده و فهم ما منتهی بالجمله دستحباب سرور و سعادت سید عالم صلی الله علیه وسلم خالصا و مخلصا شکر
دارند با نیست در سیر شامیه از ابو طیب بن ابی محمد نعمان منقول است که میگفت شنیدم شیخ ابو موسی زرهونی را که
میفرمود پیغمبر عینا را بخواب دیدم و از حال آنکه بر سید من در مولود میکنند فرمود من فرح بنا فرحنا به والله اعلم نمقه محمد سعد الله انتهی بحروفه
و دیده باید ازال هم از حضرت مفتی احناف بمکة المکرمة زادها الله تعظیما و تشریفا جناب حضرت مولانا شیخ جمال علیه رحمة الله
ذی الجلال نموده شده بود حضرت ایشان بجوابش ترقیم فرموده که عمل مولد شریف از بدعت حسنه است چنانچه
سوال و جواب بعینها در ینجا نوشته میشود سئل ما قول سیدنا العالم العلامة الشیخ جمال الحنفی المفتی بمکة المکرمة
فی عمل المولد فی ربیع الاول کل سنة ابتهاجا بمولده صلی الله علیه وسلم هل هو حسن کما قال کثیرون منهم الجلال السیوطی
وغیره ام هو بدعة منکرة بینوا لنا الجواب فاجاب العلامة الشیخ جمال رحمة الله علیه بقوله عمل المولد الشریف
من البدع الحسنة وقال العلامة ابو شامة شیخ الشیخ النووی من احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام
فی الیوم الموافق لیوم مولده صلی الله علیه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزینة والسرور فان ذلک مع ما
فیه من الاحسان للفقراء مشعر بمحبته صلی الله علیه وسلم فی قلب فاعله وشکر الله تعالی علی ما من به من ایجاد
رسوله الذی ارسله رحمة للعالمین الخ وقال السخاوی لا یزال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار
یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیه انواع الصدقات ویعتنون بقراءة المولد الکریم ویظهر علیهم من برکاته
کل فضل عمیم قال ابن الجزری من خواصه انه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام واول
من احدثه من الملوک صاحب اربل وصنف له ابن دحیة کتابا فی المولد سماه التنویر بمولد البشیر النذیر فاجازه بالف
دینار وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وکذا الحافظ السیوطی ورد علی الفاکهی فی قوله ان عمل المولد
بدعة مذمومة انتهی و همچنین سوال دیگر درین باب از مفتی احناف بمکة المکرمة زادها الله تعظیما و تشریفا
جناب مولانا عبد الرحمن سراج نموده شده بود حضرت ایشان این عمل را از بدعات حسنه ترقیم فرموده
چنانچه سوال و جواب بعینها نوشته میشود ما قولکم یا علماء الملة السمحة البیضاء و مفاتی الشریعة الغراء

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق بموسیٰ منکم فصامہ وامر بصیامہ قال ان عشت الی
قابل الحدیث قال العینی شیخ الاسلام فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالیٰ بانواع العبادات
علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ
وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذلک انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالیٰ
اعلم کتبہ وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ محمد سعید بن محمد بابصیل عفی عنہ آمین

(مہر: محمد سعید بابصیل)

الحمد للہ وحدہ رب زدنی علما استمد من اللہ التوفیق والرشاد لاقوم طریق
عمل المولد جائز باتفاق العلماء اذا خلا عن محرم خصوصا انہ یجری من الخیرات ویتعدی نفعہا
للفقراء والمساکین ویشتمل علی الاجتماع المسنون فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمع قوم یذکرون
اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر
برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حالا حامدا مصلیا مسلما

(مہر: راجی عفو الرحیم خلف بن ابراہیم)

کاتب الحروف غفر اللہ میگوید کہ جناب حضرت مولانا و
شیخنا ومرشدنا حضرت عمدۃ المفسرین وزبدۃ المحدثین جناب مولانا شاہ عبد الغنی
صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ را دیدہ است کہ در محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ در
مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول روز یکشنبہ
۱۲۸۰ہجری در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آوردہ شریک این محفل شریف شدند
و ذکر مولد شریف کہ در صحن مسجد شریف بر منبر کرامی از ائمہ یکی بعد از دیگرے متوجہ بطرف
روضہ شریفہ شدہ میخواندند استماع میفرمودند و بوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام میفرمودند
و حال و کیفیات و برکات این محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر و
تحریر است صلی اللہ علی حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ وازواجہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا و حضرت
مولانا صاحب موصوف را سند و اجازت احادیث شریفہ وغیرہا از حضرت والد ماجد خود و از
جناب مولانا اسحق صاحب وغیرہما است حال حضرات اساتذہ کرام اینچنین است کہ معروض بیان آمد

ولیعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنة ونشکر اللہ تعالی بحصول انواع العبادة کالصلاة و
الصیام والتلاوة وای نعمة اعظم من نعمة بروز ہذا النبی نبی الرحمة صلی اللہ علیہ وسلم
قلت وفی قولہ تعالی لقد جاءکم رسول اشعار بذلک وایماء الی تعظیم وقت مجیئہ الینا
ہنالک۔ قال وعلی ہذا فینبغی ان یقتصر فیہ علی ما یفہم الشکر للہ تعالی من نحو ما ذکرنا ما
ما یتبعہ من السماع واللہو وغیرہما فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحا بحیث
یعین السرور بذلک الیوم فلا باس بالحاقہ وما کان حراما او مکروہا فیمنع وکذا
ما کان فیہ خلاف بل یحسن فی ایام الشہر کلہا ولیالیہ یعنی کما جاء عن ابن
جماعة تمنیہ فقد اتصل بنا ان الزاہد القدوة المعمر ابا اسحاق ابراہیم بن
عبد الرحمن بن ابراہیم بن جماعة لما کان فی المدینة النبویة علی ساکنہا افضل
الصلوة واکمل التحیة کان یعمل طعاما فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول
لو تمکنت عملت بطول الشہر کل یوم مولدا انتہی بحروفہ **قولہ** ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قدم المدینة الحدیث فی صحیح البخاری فی باب صیام العاشوراء عن ابن عباس
قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة فرای الیہود تصوم یوم عاشوراء فقال
ما ہذا قالوا ہذا یوم صالح ہذا یوم نجی اللہ بنی اسرائیل من عدوہم فصامہ موسی
قال فانا احق بموسی منکم فصامہ وامر بصیامہ **فی فتح الباری**
فصامہ موسی زاد مسلم فی روایتہ شکرا للہ تعالی فنحن نصومہ اھ **وفی**
صحیح البخاری فی باب اتیان الیہود النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینة

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود یصومون عاشوراء
فسئلوا عن ذلک فقالوا ہذا الیوم الذی اظہر اللہ فیہ موسی وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن
نصومہ تعظیما لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسی منکم ثم امر بصومہ
وفی سنن ابی داود ونحن نصومہ تعظیما لہ ۱ھ **وفی صحیح البخاری**
فی باب قول اللہ عز وجل وہل اتاک حدیث موسی وکلم اللہ موسی تکلیما عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ وجدہم یصومون یوما یعنی یوم عاشوراء
فقالوا ہذا یوم عظیم وہو یوم نجی اللہ فیہ موسی واغرق آل فرعون فصام موسی شکرا
للہ تعالی فقال انا اولی بموسی منہم فصامہ وامر بصیامہ ۱ھ **وفی سنن ابن ماجہ**
فصامہ موسی شکرا ۱ھ **وفی شرح معانی الآثار** للامام الطحاوی عن سعید بن
جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد الیہود
یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہذا الیوم الذی اظہر اللہ عز وجل
فیہ موسی علی فرعون فقال انتم اولی بموسی منہم فصوموہ ففی ہذا الحدیث
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکرا للہ عز وجل فی اظہار
موسی علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتہی بحروفہ وایضا
فیہ وقد اخبر ابن عباس رضی اللہ عنہ فی حدیثہ بالعلۃ التی من اجلہا کانت الیہود
تصومہ انہا علی الشکر منہم للہ تعالی فی اظہارہ موسی علی فرعون وان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایضا صامہ کذلک وان الصوم للشکر اختیار لا فرض ملتقطا

والیضاً فیہ بعد ذکر حدیث ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صوم یوم
عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ ففی ہذا الحدیث انہ امر بصومہ احتساباً
لما ذکر فیہ من الکفارۃ ولیس ہذا المخالف عندنا لحدیث ابن عباس لانہ قد یجوز ان
یکون کان یصومہ شکراً للہ تعالی لما اظہر موسی علی فرعون فیشکر اللہ بانہ شکرہ
بہ من ذلک فیکفر بہ عنہ السنۃ الماضیۃ انتہی بحروفہ **وقال العلامۃ العینی**
فی شرح صحیح البخاری بعد نقل حدیث ابن عباس قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ فرای الیہود یصوم یوم عاشوراء الحدیث ظاہر حدیث ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما یدل علی الوجوب لانہ علیہ السلام صامہ وامر بصیامہ لکن
نسخ الوجوب وبقی الاستحباب کما ذکرنا وقال الطحاوی بعد ان روی ہذا الحدیث
ففی ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما صامہ شکراً للہ عزوجل فی
اظہارہ موسی علیہ السلام علی فرعون فذلک علی الاختیار لا علی الفرض انتہی
قلت وفیہ بحث لان القائل یقول لا نسلم ان ذلک علی الاختیار دون
الفرض لانہ علیہ السلام امر بصومہ والامر المجرد عن القرائن یدل علی الوجوب وکونہ
صامہ شکراً لا ینافی کونہ للوجوب کما فی سجدۃ من اصلہا للشکر مع انہا واجبۃ اھ
بحروفہ **وقال العلامۃ علی القاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری فی شرح مشکوۃ
المصابیح فصام ای ذلک الیوم او مثلہ اھ **والیضاً قال** فیہ ونحن نصومہ
ای شکراً ایضاً اھ **وقال العلامۃ العینی** فی شرح الحدیث المذکور

قوله فصامه النبي صلى الله عليه وسلم وليس هذا انه صام ابتداء لانه قد علم في حديث
آخر انه كان يصومه قبل قدومه المدينة فعلى هذا فانه ثبت على صيامه وداوم على ما كان
عليه قبل فيحتمل انه كان يصومه بمكة ثم ترك صومه ثم لما علم ما عند اهل الكتاب فيه صامه
وايضا قال فيه قوله ومر لمعنا البخاري في تفسير يونس من طريق ابن بشر
فقال لاصحابه انتم احق بموسى منهم فصوموه اه وقال العلامة علي القاري
عليه رحمة الله الباري في شرح مشكوة المصابيح فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعالى فيه ايام فتبعه تعظيما عظيما لكن على جهة المتابعة لنفي شرعيتها على طريق قوم
شرعه لشرعه في ذلك او كان صيامه شكرا لخلاص موسى عليه السلام كما سجد في ص شكرا لله
تعالى على قبول توبة داود عليه السلام قوله كما سجد في ص شكرا لله تعالى اخرج النسائي
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها
داود توبة ونسجدها شكرا اه قال العلامة ابن حجر عليه رحمة الله الباري شكرا منا على
قبول توبته ان الانبياء عليهم السلام كرجل واحد فالنعمة على احدهم نعمة على الكل اه
قال الشيخ تاج الدين الفاكهاني في [illegible] لا اعلم لهذا المولد اصلا في كتاب ولا سنة اه وقال
مولانا جلال السيوطي في هذا فلا يستدل عليه نفي العلم لا يلزم منه نفي الوجود وقد استخرج
امام الحفاظ ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنة وقد استخرجت له انا اصلا ثانيا وسيأتي
ذكرها بعد هذا اه قوله سيأتي ذكرها بعد هذا انما نقصه وقد سئل شيخ الاسلام
حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بما حاصله ان عمل المولد بدعة لم

عن احد من السلف الصالح في القرون الثلاثة ولکنها مع ذلک فقد اشتملت علی محاسن
وضدها فمن تحری في عملها المحاسن وتجنب ضدها کان بدعة حسنة ومن لا فلا قال وقد
ظهر لی تخریجها علی اصل ثابت وهو ما ثبت في الصحیحین من ان النبي صلی الله علیه وسلم
قدم المدینة فوجد الیهود یصومون یوم عاشوراء فسألهم فقالوا هو یوم اغرق الله فیه
فرعون ونجی موسی فنحن نصومه شکرا لله تعالی فیستفاد منه فعل الشکر لله تعالی
علی ما من به في یوم معین من اسداء نعمة ودفع نقمة ویعاد ذلک في نظیر ذلک الیوم
من کل سنة والشکر لله تعالی یحصل بانواع العبادات کالسجود والصیام و
الصدقة والتلاوة وای نعمة اعظم من النعمة ببروز هذا النبي نبي الرحمة صلی الله
علیه وسلم فینبغی ان یتحری الیوم بعینه حتی یطابق قصة موسی علیه السلام
في یوم عاشوراء وان لم یلاحظ ذلک لا یبالی بعمل المولد في ای یوم من
الشهر الی ان قال فهذا ما یتعلق باصل عمله واما ما یعمل فیه فینبغی ان
یقتصر فیه علی ما یفهم منه الشکر لله تعالی من نحو ما تقدم ذکره من التلاوة والاطعام
والصدقة وانشاد شیء من المدائح النبویة المحرکة للقلوب الی فعل الخیر و
العمل للآخرة واما ما یتبع ذلک من السماع واللهو وغیر ذلک فینبغی ان یقال
ما کان من ذلک مباحا بحیث یعین السرور بذلک الیوم لا بأس بالحاقه به و
ما کان حراما او مکروها فیمنع وکذا ما کان خلاف الاولی انتهی وظهر لی تخریجه علی
اصل آخر وهو ما رواه البیهقي عن انس رضي الله تعالی عنه ان النبي

صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد ان جدہ عبد المطلب
عق عنہ یوم سابع ولادتہ والعقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان الذی
فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ
للعالمین وتشریفا لامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار
الشکر بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوہ
القربات واظہار المسرات ثم رایت امام القراء الحافظ شمس الدین بن الجزری
قال فی کتابہ المسمی بعرف التعریف بالمولد الشریف انہ قد رؤی ابو لہب
فی النوم فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ یخفف علی کل لیلۃ اثنین
وامص من بین اصبعی ماء بقدر ہذا واشار براس اصبعہ وان
ذلک باعتاقی ثویبۃ عندما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعہا
لہ فاذا کان ابو لہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم
لعمری انما یکون جزاؤہ من المولی الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم
وقال الحافظ شمس الدین ابن ناصر الدین الدمشقی فی کتابہ المسمی مورد
الصادی فی مولد الہادی وقد صح ان ابا لہب یخفف عنہ عذاب النار
فی مثل یوم الاثنین لاعتاقہ ثویبۃ سرورا بمیلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ثم انشد اذا کان ہذا کافرا جاء ذمہ وتبت یداہ

ولا يثابون عليها بنعيم ولا تخفيف عذاب لكان بعضهم أشد عذابا من بعض قلت
وهذا لا يرد الاحتمال الذي ذكره البيهقي فإن جميع ما ورد من ذلك فيما يتعلق بذنب الكفر وأما ذنب غير
الكفر فما الذي يمنع من تخفيفه وقال القرطبي هذا التخفيف خاص بهذا وبمن ورد النص فيه وقال
ابن المنير في الحاشية هنا قضيتان إحداهما محال وهي اعتبار طاعة الكافر مع كفره لأن
شرط الطاعة أن تقع بقصد صحيح وهذا مفقود من الكافر الثانية إثابة الكافر على بعض
الأعمال تفضلا من الله تعالى وهذا لا يحيله العقل فإذا تقرر ذلك لم يكن عتق أبي لهب
لثويبة قربة معتبرة ويجوز أن يتفضل الله عليه بما شاء كما تفضل على أبي طالب والمتبع
في ذلك التوقيف نفيا وإثباتا قلت وتتمة هذا أن يقع التفضل المذكور إكراما
لمن وقع من الكافر البر له ونحو ذلك انتهى بحروفه وفي سيرة الشامية قال شيخنا
في فتاواه عندي أن أصل المولد الذي هو اجتماع الناس وقراءة ما تيسر من القرآن
ورواية الأخبار الواردة في مبدأ النبي صلى الله عليه وسلم وما وقع فيه من الآيات ثم يمد
لهم سماط يأكلونه وينصرفون من غير زيادة على ذلك من البدع الحسنة التي يثاب عليها
صاحبها لما فيه من تعظيم قدر النبي صلى الله عليه وسلم وإظهار الفرح والاستبشار
بمولده الشريف وقال قد ظهر لي تخريجه على أصل غير الذي ذكره الحافظ وهو
ما رواه البيهقي عن أنس رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم عق عن نفسه
بعد النبوة مع أنه ورد أن جده عبد المطلب عق عنه في سابع ولادته والعقيقة
لا تعاد مرة ثانية فيحمل ذلك على أن الذي فعله صلى الله عليه وسلم لإظهار الشكر

تعلی ایجاد اللہ تعالیٰ ایاہ رحمۃ للعالمین وتشویقا لامتہ کما کان یعلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار
الشکر بمولدہ بالاجتماع والاطعام ونحو ذلک من وجوہ القربات والمثوبات وقال فی مقدمہ ابن ماجہ الصواب ان من
ابدع البدعۃ المندوبۃ لذا خلی عن المنکرات شرعا اھ ودر تقریر مولانا حضرت جمال الدین المعروف بمیرزا حسن علی
المحدث الکہنوی سابق مذکور شدہ است کہ در حدیث آمدہ است کہ در مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال
گفت ترک مکن روزہ دوشنبہ را زیراکہ من زائیدہ شدہ ام روز دوشنبہ و این حدیث اصل است در جواز تعیین روز
مولد اھ وفی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال
فیہ ولدت وفیہ نزل علی رواہ مسلم اھ قال العلامۃ علی القاری فی شرحہ فی الحدیث دلالۃ علی ان
الزمان قد یتشرف بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی بحروفہ قال الشیخ تاج الدین الفاکہانی ربیع الشہر الذی
ولد فیہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ربیع الاول ہو بعینہ الشہر الذی توفی فیہ فلیس السرور فیہ اولی من الحزن اھ
قال العلامۃ مولانا جلال الدین السیوطی رح ردا علیہ جوابہ ان ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم النعم علینا
ووفاتہ اعظم المصائب لنا والشریعۃ حثت علی اظہار شکر النعم والصبر والسکون والکتم عند المصائب وقد
امر الشرع بالعقیقۃ عند الولادۃ وہی اظہار الشکر والفرح بالمولود ولم یامر عند الموت بذبح ولا بغیرہ بل نہی
عن النیاحۃ واظہار الجزع فدلت قواعد الشرع علی انہ یحسن فی ہذا الشہر اظہار الفرح بولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم دون اظہار الحزن فیہ بوفاتہ انتہی وبعضی مانعین مولد شریف میگویند
صح انہ قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان قوما اجتمعوا فی مسجد یہللون ویصلون
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویرفعون اصواتہم فذہب الیہم ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فقال ما عہدنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اراکم الا مبتدعین فما زال
یقول ذلک حتی اخرجہم من المسجد کذا فی التاتارخانیۃ وطوالع الانوار پس چنین انعقاد این مجلس
بہیئت کذائیہ ملتزمہ موقتہ را باید فہمید کہ معہود و معمول بزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

در موجب ثواب است چهارم آنکه زمان اگرچه سیال غیر قار است لیکن چون تقدیر زمان از تشبب روز و ماه و سال یافته است بهر
یکی را انتها و آغاز معین شد و دوره مقرر است که بعد انقضای یکدوره دوره دیگر شروع میگردد لهذا بنظر اعاده این ادوار
هر دوره را احکام اتحاد بالنظیر داده میشود و بهمین حساب رمضان شهر صوم و ذی الحجه شهر حج و همچنین شهور دیگر مثل ربیع الاول شهر ولادت
و وفات سرور کائنات صلی الله علیه وسلم و غیر آن هر سال محسوب است و مبنی بر همین اعتبار است در شرع صوم عاشورا و صوم
دوشنبه و ایام بیض و صوم عرفه و دیگر امور شرعیه منوط و مربوط بتعیین و تخصیص روز یا ماه یا سال است پنجم آنکه با وجود یکه جواز و استحباب
اجتماع مردم بروز عرس و اهدای ثواب از خواندن قرآن و اطعام طعام و تقسیم شیرینی باقوال علما مستند با ثبات رسیده معاملۀ مکاشفه هم موید آن است
که در چنین روز اجتماع ارواح دوستان در عالم برزخ هم میشود پس اراده عادت ختم و طعام بدعتی مباح است و وجه قبح ندارد و تمام اثر ترجیح
بهذا التعیین مرجح مولانا رفیع الدین و بر ترجیح مولانای ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل مولانا شیخ عبدالحق محدث دهلوی
رحمة الله علیه و غیر آن نیز بهمین راه رفته اند و حکم اتحاد النظیر در دوره روز و ماه و سال در عبارتیکه سابق از رسالۀ علامه مولانا
سیوطی منقول شد نیز مستفاد است بلکه مذهب جمهور علمای سلف همین است والا اعتبار اکثری از احکام شرعیه که تفصیل بعضی
ازانها آنفا گذشت از دست خواهد رفت درینجا بی شایبه تکلف و بی خائفه تصلف بمعرض ثبوت میرسد که اعاده
شادی میلاد شریف آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر سال در ماه ربیع الاول مثل اعاده صوم عاشورا و صوم دوشنبه از
امور مستحسنه و مستحبه است نمیدانی که شکرانه نعمت نجات حضرت موسی علیه السلام از دست فرعون و روز ولادت آنحضرت علیه
الصلوة والتحیة که مناط اعاده صوم عاشورا و صوم دوشنبه است همان مناط اعاده شادی میلاد شریف در ماه ربیع الاول
موجود است بلکه انعقاد مجلس میلاد شریف چون متضمن اشاعت فضائل و معجزات آنحضرت علیه الصلوات الزاکیات
والتسلیمات الوافیات با شکرانه نعمت وجود با وجود است استحسان و استحباب آن زیاده تر از استحسان استحباب صوم دوشنبه
و نظائر آن خواهد بود انتهی ما افاده مولانا العلامة الشیخ محمد سلامت الله علیه الرحمة باختصار والتقاط والله سبحانه وتعالی اعلم و علمه اتم

چوتھی فصل میں بیان ہے حکم عمل مولد شریف کا جو کہ بتعیین و تخصیص روز ہو یا بلا تعیین و تخصیص روز ہو اور اسمیں
ادخال محرمات و منکرات شرعیہ ہو **قال العلامة** حضرت مولانا الامام الربانی مجدد الف ثانی رحمة الله علیه فی
مکتوبه الشریف الی جناب خواجه حسام الدین احمد دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافته بود در نفس قرآن خواندن بصوت
حسن و در قصائد نعت و منقبت خواندن چه مضائقه است ممنوع تحریف و تغییر حروف قرآن است والتزام رعایت
مقامات نغمه و تردید صوت بآن بطریق الحان با تصفیق مناسب آن که در شعر نیز غیر مباح است اگر بنهجی خوانند
که تحریفی در کلمات قرآنی واقع نشود و در قصائد خواندن شرائط مذکوره متحقق نگردد و آنرا هم بغرض صحیح تجویز نمایند
چه مانع بود مخدوما بخاطر فقیر میرسد تا سد این باب مطلق نکنند بوالهوسان ممنوع نمی‌گردند اگر اندک تجویز کرده شود منجر بسیار
خواهد شد قلیله یفضی الی کثیره قول مشهور است والسلام **وافاد ایضا** فی مکتوبه الشریف الی جناب حسام الدین احمد

درمیان شرع شریف بوده است پس این مقتضی یاران ازینجا معلوم شود که محمول بر ظاهر اند و از ظاهر شرع شریف هیچ جا تجاوز نموده
بود که مراد ازان وقتی که تعبیرات بود و آن وقایع کنایات باشد از امور دیگری آنکه تمثیل شیطانی که آنجا پیش بود و اجله
اتقیا در چنین تا بینا داند آنجا رضی الله تعالی عنه ایشان اینجا نیست که بوضع خود زندگانی نموده اند تا مقام احتیاط
بدست نیاید است تا میسر شوند لغیر الا التقیا و چه بسیار است حیا از الله سبحانه اگر چه بعد از شرع توقف نماید اگر
نویسا توقف کند گر امر حضرت خواجه گردد مبالغه کنند تیر جمیع بواسطه مخالفت طریقت خود است مخالفت طریق
خواجگان و تقلید ایشان بودند که خوانی هر طریق را موصل است بمطالب حق و وصول بمطالب حق ازین طریق منوط
بمتابعت این امور است هر که را مطلب این طریق بود باید که از مخالفت این طریق اجتناب نماید و مطالب حق بکار منظور
نظر او نباشد حضرت خواجه نقشبند قدس سره فرموده اند ما این کار میکنیم و نه انکار میکنیم یعنی این کار منافی طریق ما
است پس نکنیم و چون مشائخ دیگر کرده اند ازان انکار هم نمائیم لکن ازین جهت مولویها فیروزآبادی که مجاور و ملازم فقیر اند
و تعدد نه با پیران هرگاه درین امری حادث شود که مخالف این طریقه علیه بود و جای اضطراب این فقیر است مخدوم زاده
احق اند بمحافظت طریق آباء بزرگوار خود فرزندان حضرت خواجه احرار قدس سره بعد از تغیر طریق والد بزرگوار
طریق اصل آباء ایشان محافظت نمودند با تغیر کنندگان مجادله فرمودند چنانچه بسمع شریف شما نیز رسیده باشد
الی ان قال رضی الله تعالی عنه و اگر فرضا حضرت ایشان درین اوان در دنیا زنده بودند و این مجلس و اجتماع منعقد
میشد آیا باین امر راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمیفرمودند
بلکه انکار مینمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنید یا نه کنید هیچ مضائقه نیست و گنجایش مشاجره نه اگر مخدوم زاده
و یاران آنجای بر همان وضع مستقیم باشند ما فقیران را از صحبت ایشان غیر از حرمان چاره نیست زیاده چه تصدیع دهد و
السلام اولاً و آخراً انتهی باختصاره و جناب حضرت مولانا مولوی **محمد مظهر** صاحب نقشبندی مجددی
دهلوی مدنی در مقامات سعیدیه در بیان حالات حضرت والد ماجد خود قدس سره ترقیم فرموده اند عبارات
حضرت ایشان بعینها این است میفرمودند که خواندن مولود شریف و قیام نزدیک ذکر ولادت با سعادت
مستحب است و درین باب رساله خاص دارند و دران تحقیق فرموده اند که منع حضرت مجدد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه از مولود خوانی محمول بر سماع و غنا است لا غیر انتهت بجرد فها قال الشیخ تاج الدین
الفاکهانی الذی تحضره النسوان و خلة الجنابة و انضاف الیه الغناء و الرقص مع اجتماع الشبان مع النساء و غیر ذلک

نقل عبارت مولانا محمد مظهر صاحب رحمه

اعتقاد کرتے ہین سو اس اعتقاد کو ہم کسی جہوٹی جاہل اللہ مذہب والے گنام کے لکھنے سے کسطرح چہوڑ دین اور ایسی امر ہیچ جاوین کہ
ایضاح الحق کے رد ہونے سے ہمکو طمانچہ لگے اور صراط المستقیم کے رد ہونے سے طمانچہ نہ لگے اس مضمون کو ساری سنت جماعت کے لوگ
خصوصاً حنفی لوگ غور کرین اور ایسے جہوٹی کتاب کے فریب جال سے مسلمانونکو بچاوین اب اس بات کو خوب سمجہو کہ جب
ایضاح الحق والی نے صراط المستقیم کو رد کیا ہے تو اب ایضاح الحق کا مصنف مولانا محمد اسمعیل مرحوم کو ثابت کرنا کیا فائدہ
اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایضاح الحق مولانا محمد اسمعیل کے تصنیف ہی تو اس سے کیا فائدہ ہوا او جنگل مین بیل لگا تو کوئی کسے
باپ کا کیا یعنی صراط المستقیم تو رد ہونیکی نہین مولانا محمد اسمعیل پر ہی عیب لگ جاویگا اسیطرح سے مولود شریف اور قیام
کے مسئلہ مین ہی ایضاح الحق کے معتقدون کے طیش ہی سمجہ کا حال سمجہو اور مولود شریف اور قیام کو جو شخص منع کرتا ہی یا حرمین
شریفین کے لوگونپر طعن کرتا ہی اور اونکا عیب تلاش کرتا ہے یا ایک شخص معین کی تقلید کو وجب نہین کہتا ہی یا فقہ پر عمل
کرنا واجب نہین جانتا تو اوسمین خواہ مخواہ لامذہبی اور وہابی پن کی کوئی بات ہوتی ہی اور جسنے رسالہ المحض مین مولود
شریف کو کنہیا کا جنم اور راما کے اوتار اونکے قول اور فعل سے اور اپنے طریقہ کے پیشواؤن کے قول سے اور تکرار سے ثابت کیا ہی اور
مولود کا منع کرنیوالا فقط ایک شخص فاکہانی مالکی ہے سو جماعت کے مقابلہ مین اکیلے کا کیا اعتبار اور قیام کو ایک مجتہد اور
مکہ معظمہ کے ودیعتمد ادرامی عالم قدیم کے فتوی سے اور بڑی بڑی معتبر کتاب سے اور تواتر سے ثابت کیا ہی اور یہہ قیام
چونکہ قیام تعظیم کا ہی اسواسطے اسکی اصل حضرت عائشہ کی حدیث سے ثابت کیا ہی اب ایک بات بڑی فائدہ کی یاد رکہو وہ یہہ ہے
کہ لفظ مولد النبی مین تعظیم مضاف کے ہی مانند بیت اللہ کی اور خلیفۃ اللہ کے یعنی جب کسی چیز کی نسبت کسی بڑی کیطرف کرتے ہین یعنی
جب کسی چیز کا علاقہ کسی بڑی سے لگاتی ہین تب اس چیز کی تعظیم ثابت ہوتی ہی جیسی مولودی کا اور انکا موی مبارک اور
نعلین شریف وغیرہ یا جیسے اللہ کا گہر اور بادشاہ کا غلام تو اس مقام مین گہر کی تعظیم اور غلام کے تعظیم ثابت ہوتی ہی اسیواسطے
یہہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود کی تعظیم کرنیوالونکی طرف سے سو جو لوگ دہوکہ کہا گئے ہین وہ توبہ کرین اور مولود
کو منع کرنیوالون سے علاقہ توڑ ڈالین اور یہہ اضافت تحقیر کے واسطے کبہی ہوتی ہے جب کسی چیز کی نسبت چہوٹی اور حقیر
اور ذلیل چیز کے طرف کرتے ہین جیسی ولد الحجام یعنی حجام کا بیٹا چاہیے اس قاعدہ کو مختصر معانی مین دیکہو سو یہہ بات سمجہہ مین
آگئی تو مولود کی حقارت کرنا درست نہوگا یہہ لفظ کہکے کہ مولود بدعت مذمومہ ہے یا گمراہی یا حرام ہے یا مکروہ ہی اور یہہ کہنا کبہی
درست نہوگا کہ یہہ رسالہ مولود کے باطل کرنے کیواسطے ہی چہپا کہ ایک رسالہ کا نام کسی نے رکہا ہے غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام
قافیہ تو ملگیا مگر ایمان کا کیا حال ہوا یہہ مضمون بحث اور بیانی تقریر کرکی باطل نہو سکیگا جبتک مختصر معانی کے مضمون کو
اسکے برابر کی کتاب سے کوئی رد نکریگا اب اسی ایک مضمون سے تم لوگ وہابیون کے مذہب اور انکی علم کی حقیقت سمجہو کتاب کا نام مقرر
کرتے ہین تو انکا یہہ حال ہوا اسی مضمون سے تم لوگ انکی مناسب عقیدہ اور علم اور مسئلون کا حال سمجہو اور قیام کا منع اب تک کسی کتاب مین
نہ پایا اور حال کے وہابیون نے جو اپنی رسالون مین قیام کو منع لکہا ہی یا اب کوئی جاہل منع کرے تو اسکی بات کون سنتا ہے

اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک اللہ تعالی جمع نہین کرتا ہی میری امت کو گمراہی پر اشعۃ اللمعات مین
لکہا ہی کہ یہہ ایک خاصیت ہے کہ پروردگار تعالی نی اس امت مرحومہ کو انکی ساتھہ خاص کیا ہی کہ جس بات پر اس امت کے لوگ اتفاق
کرینگے وہ بات حق ہی ہوگی پوری اس حدیث کو اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین دیکہو
سو اس حدیث کی مخالفت کرکی وہابی لوگ اپنی گروہ کی لوگون سی دو تین آدمیون کا نام لیکر کہتی ہین کہ فلانی فلانی
بات انوار جو مسئلہ پوچہنا ہو انہین سے پوچہیں سی ایک بات ان دغاباز فریبیون کے فساد ہنی بیچ کی وسطی کفایت ہے پہلا
کیا سبب ہے کہ حرمین شریفین جہان قیامت تک دین باقی رہنی کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی وہان
کے علمار کی جماعت اور اس ملک ہندوستان کے ساری علمار کی جماعت کے مانی اور ان سے مسئلہ پوچہنی سی اپنے گروہ کی لوگون کو
منع کرتے ہین اور اپنے گروہ کی دو تین یا چار پانچ عالم کی بات مانی اور ان سے مسئلہ پوچہنی کی تاکید کرتی ہین اور نکاہ نہی سمجہتے
ہین تو سنت و جماعت مذہب کے ہزارہا علمار کی جماعت کو چہوڑ کے اپنی ہی گروہ کی دو تین شخص کو چن لینا اور انکی سر
اپنی معتقدون کو کرنا یہہ تو اپنی وہابی پنے اور لا مذہبی کا صاف اقرار کرنا اور سنت و جماعت کے گروہ سی جدا ہو جانا ہی الگ ایک بات
بڑے کام کی ہم لوگ سنو کہ مثلا ایک شخص اچہا کہرا سونا ایک سیر لایا ہی اور شہر اور گانو کے لوگون سے کہتا ہی کہ تم لوگ سچا سا
یا سو سنار کے پاس ہمارا سونا لیجاو وہ تاوی اور سو راخی کسوٹی پر کسی اگر اچہا ٹہرے تو سولہ روپیے تولہ ہمارا سونا خرید کرو
اور ایک دوسرا شخص ایک سیر پیتل ملمع کیا ہوا لایا ہی اور چہپ چہپ کر نادان لوگون سی کہتا ہی کہ ہمارا سونا بہت اچہا ہے
ہم ستر روپیہ تولہ بیچتی ہین تم لوگ چپ چپ ہم سی خرید کرلو جب کوئی خریدار کہرا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ اچہا ہمارے ساتھہ چلو
ہم دس بیس سنار کو تمہارا سونا دکہلا کی سب خریدلین گے تب وہ کہتا ہی تمام جہان کے سنار اندہی ہین فقط ہمارے ساتھ آنکہہ ہے اور
ہمارے ساتھہ کے فلانی فلانی کو آنکہہ ہے اگر تمکو خریدنا ہو تو ہم لوگون کی آنکہہ سے سونا خرید کرو تو اب بہائیو انصاف سی کہو کہ
ان دونون مین کون ٹہگ ہی اور ایسی ٹہگ کی بات کو کوئی عقلمند قبول کریگا یا نہین اور ہم کہتی ہین کہ ہمارے ملک ہندوستان
اور بنگالہ کے ہزارون سنت و جماعت کے علمار سی اور حرمین شریفین کی سارے علمار سی اور سارے جہان کے سارے سنت و
جماعت علما سی تحقیق کرلو سچ ٹہرے تو مانو جہوٹہہ ٹہرے تو ہماری بات کو نہ مانو بلکہ ہمکو مطلع کردو تاکہ ہم بہی اس سی توبہ
کرین اور حقیقت مین قیامت تک کی امت لوگ مین جتنا اختلاف ہوگا سب کا فیصلہ آپ فرما گئے ہین مختصر فیصلہ یہہ ہے
کہ ایک حدیث جو پہلی مذکور ہو چکی اور دوسری حدیث جو آگے لکہتی ہین سارے اختلاف کا فیصلہ کرنیکو کفایت ہے دوسری حدیث
یہہ ہے مشکوۃ المصابیح مین باب ثواب ہذہ الامۃ کی دوسری فصل مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے اسنی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ مثل میری امت کے مانند مینہہ کے ہی دریافت نہین
ہوتا کہ پہلا مینہہ بہتر اور فائدہ دینے والا زیادہ ہے یا اسکا آخر اشعۃ اللمعات مین جو اس حدیث کی شرح ہے اسکا خلاصہ
یہہ ہے کہ ساری امت بہتر ہے جیسا مینہہ کہ سب کا سب بہتر او فائدہ مند ہی ویسا یہہ امت بہتر ہونی مین سب برابر ہین

یعنی صحابہ کے وقت تک کی ساری امت تک جو تین برابر ہیں تو پہلی حدیث اور اس حدیث کا مضمون انکے بابت ثابت ہوئی
کہ صحابہ کے وقت سے لیکر قیامت تک کی جس زمانہ کی امت کی اکثر جس بات پر اتفاق کریگی وہ بات گمراہی پر نہوگی ترا ایک
بیچ کے دو چار آدمی کا بحث اور جھگڑا اگر اور اختلاف ہے کچھ حرف نہ ہے نہیں یہ جان جاینگی حکمت سے اصل بات یہی ہے
جو دو نو حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے سو جو شخص اپنی بات پر اتفاق کہلا دیگا اسکو تمام زمانہ پہچان جاویگا یہ شخص سچا ہے
جیسے مولود شریف اور قیام کا مسئلہ اور مرثیہ پڑھنیکا مسئلہ وغیرہ ہے اور فتح اور مجالس الابرار اور سنت جماعت جیسے سب
کتابوں سے یہی بات ثابت ہے کہ مراد امت مطلقہ سے اہل سنت جماعت ہیں اور اہل سنت وجماعت وہی لوگ ہیں کہ جو
انکا طریقہ رسول علیہ السلام کا اور انکے اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہی اور اہل بدعت مراد نہیں ہیں تو یہاں سے لیکے حرمین شریفین تک
کے سارے اہل سنت جماعت کو چھوڑ کے جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت فرمایا ہے نجد کی گروہ کی مدد میں ہوا
ایسے لوگوں سے کہ جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان کا لشکر فرمایا مسئلہ پوچھنا اور انکے مذہب پر چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مخالفت کھلا کھلی کرنا ہے سو ہم تم لوگوں کے بڑی خیرخواہی کی ہے کہ اس رسالہ فیصلہ میں سبکو پہنچوا دیا ہے
...کردہ قیام انتہت بحروفہا وقال العلامۃ مولانا الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ اول کسیکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم شیر داد ثویبہ بود کنیزک ابو لہب بضم مثلثہ وفتح واو وسکون تحتانیہ وموحدہ وآخر وے ان ثویبہ آنست
کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متولد شد بشارت رسانید با ابو لہب در خانہ محمد بود برادر تو پسرے متولد شد ابو لہب
بجزای آن آزاد کرد او را ... ابو لہب را ... سرور وی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد
...تخفیف کردند ... عذاب ... چنانکہ در حدیث آمدہ است ... مولد ...
میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور شدند و بذل اموال نمایند یعنی ابو لہب کافر بود و قرآن بمذمت وے نازل شدہ چون ...
میلاد آنحضرت و بذل شیر جاریہ وی بجہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا داده شد تا حال مسلمان کہ مملو است بمحبت سرور و بذل
... طریق وی چہ باشد ولیکن باید کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند یعنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد تا موجب
... از طریق اتباع نگردد ہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم

آٹھواں باب

بیان میں جس میں قیام کے
ذکر ولادت و اثبات کرامت کے
فی کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون جرت عادۃ
کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعۃ لا اصل
لہا لکن ہی بدعۃ حسنۃ لانہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فی اجتماع الناس لصلاۃ التراویح
نعمت البدعۃ وقد قال العز بن عبد السلام ان البدعۃ تعتریہا الاحکام الخمسۃ وذکر من امثلۃ کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک
قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا
ہذا ما لیس منہ فہو رد لان ہذا عام اریدبہ الخاص فقد قال الامام الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او

فهو البدعة الغاية وما احدث من الخير ولم يخالف شيئا من ذلك فهو من البدعة المحمودة وقد
القيام عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم من عالم الامة ومقتدى الائمة دينا وورعا الامام
تقي الدين السبكي تابعه على ذلك مشائخ الاسلام في عصره فقد حكى بعضهم ان الامام السبكي اجتمع
عنده جمع كثير من علماء عصره فانشد منشد قول الصرصري رحمه الله في مدحه صلى الله عليه وسلم

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب ✿ على ورق من خط احسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه ✿ قياما صفوفا او جثيا على الركب

فعند ذلك قام الامام السبكي رحمه الله وجميع من بالمجلس فحصل انس كبير بذلك المجلس
ويكفي ذلك في الاقتداء اهـ حروفه وفي كتاب السيرة المحمدية و
الطريقة الاحمدية لمولانا العلامة المولوي محمد كرامت العلي الدهلوي رحمة الله عليه
جرت عادة كثير من الناس اذا سمعوا بذكر وضعه عليه السلام ان يقوموا تعظيما له
عليه السلام وقد وجد القيام عند ذكر اسمه الشريف من الامام تقي الدين السبكي وتابعه على
ذلك مشائخ الاسلام في عصره اهـ بحروفه وفي السيرة الشامية جرت عادة
كثير من المحبين اذا سمعوا بذكر وضعه صلى الله عليه وسلم ان يقوموا تعظيما له صلى الله
عليه وسلم وهذا القيام بدعة لا اصل لها وقال نعم والبدعة الصادقة وحسان نباته
ابو زكريا يحيى بن يوسف الصرصري رحمة الله عليه في قصيدة من ديوانه

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب ✿ على فضة من خط احسن من كتب
وان تنهض الاشراف عند سماعه ✿ قياما صفوفا او جثيا على الركب

والهادی الی سواء الطریق حرّره خادم الشریعة والمنهاج عبد الله بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفتی المحدّث بالمسجد الحرام **وسُئل** مولانا العلامة الشیخ جمال مفتی مکة المکرمة عن القیام عند ذکر ولادته هل هو واجب او سنة ام بدعة مذمومة بینوا لنا الجواب **فاجاب** بقوله القیام عند ذکر مولده الاعظم جمهور من السلف استحسنه فهو بدعة حسنة الخ **وسُئل** مولانا العلامة الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم اهو بدعة سیئة ام مستحب او غیر ذلک بینوا توجروا **فاجاب** بقوله القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم جائز وحسن کما اختار علماء الحرمین والروم ومصر والشام من مقلدی الائمة الاربعة المجتهدین انکان علی سبیل المحبة ولم یکن علی سبیل الالتزام والله سبحانه اعلم امر برقمه خادم الشریعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفی مفتی مکة المکرمة کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما

وکتب بعد ذلک مولانا مولوی رحمة الله سلمه الله اصاب من اجاب

(مہر: عبد الرحمن سراج)

وکتب بعد ذلک مفتی المالکیة ابو بکر حجی البسیونی الحمد لله وحده وصلی الله علی من لا نبی بعده رب زدنی علما اما بعد فقد اطلعت علی هذا السؤال وما حرره مفتی الاحناف بمکة المشرفة فی الحال هو عین الصواب والموفق للحق بلا شک ولا ارتیاب والله سبحانه وتعالی اعلم وکتب وکیل مفتی الشافعیة بمکة المحمیة مولانا محمد سعید بن محمد بابصیل بعد ذلک ان القیام عند ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم قیل انه مندوب وقیل انه بدعة حسنة لان البدعة تنقسم الی واجبة والی مستحبة والی بقیة الاحکام الخمسة کل بینه العلماء فی محله الخ وکتب بعد ذلک مفتی الحنابلة اما القیام فسنون للوالدین واهل العلم وسید القوم امر النبی صلی الله علیه وسلم اصحابه حین اتاهم سعد بن معاذ رضی الله عنه فی بنی قریظة فقال لهم صلی الله علیه وسلم قوموا الی سیدکم والله سبحانه تعالی اعلم مرقمه المتوکل علی الله خلف بن ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة حالا حامدا مصلیا مسلما ۸

(مہر: محمد سعید ...)

من غیر نکیر فلذا کان مستحسنا وکفی فیہ اثر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن علاوہ ازیں ذکر گاہ
از آیۂ کریمہ وتعزروہ وتوقروہ وجوب تعظیم وتوقیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ پس قیام مذکور کہ از افراد تعظیم است
نیز بپایۂ ثبوت مستحکم باشد ودر ہدایہ مذکور است کہ اعمال امصار نزد امام اعظم وابو یوسف ومحمد رح ونزد ہمہ فقہاء معتبر است
تا وقتیکہ نافی دران موجود نباشد وظاہر است کہ ہمہ علماء حرمین شریفین واکثر علماء ہند باستحسان قیام ممدوح فتوی دادند
پس عمل ایشان بطریق اولیٰ قابل استناد باشد بالجملہ ہرگاہ توارث عامۂ مسلمین حجت قطعی باشد پس توارث علمائی حرمین
شریفین چرا حجت قطعی نباشد فی الہدایۃ فی الاذان فیحمل الوقت بحدیث للتحریر من النصف الاخیر من اللیل لتوارث اہل الحرمین انتہی
وقاضی ناصر الدین عبد اللہ بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افادہ فرمودہ وقرء الباقون ملک وہو المختار لانہ قراءۃ
اہل الحرمین انتہی چون قراءت اہل حرمین برای مذہب مختار حجتی باشد پس فعل ایشان یعنی قیام تعظیمی نزد
متبعان سنت نیز حجت باشد وہر کہ فتوی دادہ کہ محفل مولود بدعت سیئہ است در قرون ثلثہ نبود از طریق
مستقیم انحراف ورزیدہ زیرا کہ دلیلش بطبق شکل اول چنان میشود کہ محفل مذکور در قرون ثلثہ نبود وآنچہ در قرون
ثلثہ نباشد آن بدعت سیئہ باشد پس مغفق صاحب را باید کہ کبریٰ مذکورہ را از دلیل محکم مدلل کنند ودونہ خرط القتاد
کما لا ینبغی لاہل السداد وتحقیق بدعت در رسالہ عجالۂ نافعہ وتفصیل تعیین در رسالۂ ہدایۃ النجدین واثبات
محفل شریف وقیام منیف در رسالۂ اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا
واللہ اعلم وعلمہ اتم حررہ ابو البرکات **رکن الدین محمد** المدعو بہ تراب علی
عفی عنہ انتہی بحروفہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ اتم الحمد للہ اولاً و
آخراً ظاہراً وباطناً وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و
آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ✢ ✢ ✢

کتبہ العبد الضعیف

الراجی رحمۃ ربہ الحق

محمد عبد الحق

عفی عنہ

✢

6172

تقریظ عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء حضرت مرشدنا و مولانا شاہ ابو الخیر

فاروقی نقشبندی مجددی نفعنا اللہ بطول بقائہ در ہندا ✽ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
العبد ابو الخیر احمدی عبد اللہ ازین رسالۂ شریفہ مشرف شدہ جزاہ اللہ مؤلفہ خیرا و اتمم علیہ النعمۃ فی الدنیا والآخرۃ
بسیار خوب و نیکو نوشتہ اند ہرچہ نوشتہ اند صحیح ست و معمول صلحای حرمین ست و جناب مؤلف عمدۃ اللہ تعالی ما ناز دودمان
تقوی و متقی واستقامت علم و عمل جامع جامعی ہندوستان کہ در حرمین محترمین نظیر خود ندارند مجددی مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب اند
بقیہ سلف اند و امید از حق تعالی دارم کہ خلف گردند بارک اللہ فی عمرہ و اولادہ وارشادہ آمین

ابو الخیر عبد اللہ مجددی الہ مرید اللہ

تقریظ عمدۃ الواصلین زبدۃ المقربین حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی چشتی مہاجر مکہ معظمہ

مؤلف علامہ جامع الشریعۃ والطریقۃ نے جو یہ رسالۃ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہی میرا مذہب ہے فقیر کا یہی
ہے یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کا اسی طریقہ پر پایا اللہ تعالی مؤلف کی علم و عمل میں برکت زیادہ عطا فرماوی

العبد الضعیف فقیر امداد اللہ الچشتی الصابری عفی اللہ عنہ

محمد امداد اللہ فاروقی

تقریظ جناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ

اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک اچھی طرح سنا اسکا اسلوب عجیب اور مطلب مرغوب بہت ہی پسند آیا اگرچہ اسکی صفائی میں کچھ کہوں
تو لوگ بادی مبالغہ پر حمل کریں گے اسلئے بادی جو ہر کو دعا پر اکتفا کرتا ہوں کہ خدا تعالی اسکی مصنف محقق منصف کو اجر جزیل
اور ثواب جزیل عطا فرماوی اور اس رسالہ سے منکروں کے تعصب بے جا کو توڑے اور انکو راہ راست پر لاوی اور مصنف علام کے عمر
اور تندرستی میں برکت بخشی اور میرے اساتذہ کرام کا اور میرا عقیدہ مولد شریف کے بابت قدیم سے یہی تھا اور ہے لیکن
البتہ بطلب ہیچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا اور وہی ہے کہ ✽ ہم بریں زیستیم ہم بریں بگذریم ✽ اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس
مولد شریف کا بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا اور کثرت روشنی بیہودہ نہ ہو بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر
معجزات اور ذکر ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاوی اور بعد اسکے اگر طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کیا
جاوے اسمین کچھ ہرج نہیں بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور اور بازاروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی
دین کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف سے آریہ لوگ جو خدا انکو ہدایت کرے پادریوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ شور
مچا رہے ہیں ایسی مجلس کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں اوپر ذکر کی اس وقت میں فرض کفایہ ہے میں مسلمان بھائیوں
کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ ایسی مجلسوں کے کرنے سے رکیں نہیں اور اقوال بیجا منکروں کی طرف جو تعصب سے کہتے ہیں
ہرگز التفات کریں اور تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہو کہ اس تاریخ کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ بھی ہرج نہیں
اور جواز اسکا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین متکلمین اور صوفیہ
صافیہ اور علماء محدثین نے جائز کہا ہے اور جناب مصنف رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے اور تعجب ہے کہ

ان منکروں کو ایسی ثبوت کہ تا کہ اپنی مذہب کی متمسک ہو کر یہہ جانیں کہ متاخرین متکلمین و محدثین اور صوفیہ سے ایک ہی کو ہمین پہنچا اور انکو ضال مضل بتلایا اور جیسا کہ ہمین معلوم ہے کہ ہمین اون لوگون کے اعتقاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبد الرحیم اور اونکی صاحبزادے شاہ ولی اللہ اور اونکی صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اور اونکی بہائی شاہ عبد العزیز دہلوی اور اونکی نواسی حضرت مولانا محمد اسحق دہلوی قدس اللہ اسرارہم سب کے سب انہین ضال مضل میں داخل ہو جاتے ہین اور ایسی تیری پر کہ جسکی موافق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ حرمین اور مصر اور شام اور یمن اور اور دنیا میں لاکہوں کروڑون مین ہیں اور یہہ حضرات چند ہدایت پر یا اللہ ہمین اور اونکو ہدایت کر اور سیدہے رستہ پر چلا آمین ثم آمین اور وہ جو بعضی میری طرف نسبت کرتے ہین کہ عرب کے خوف سے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہون اور حق ظاہر نہین کرتا بالکل جہوٹ ہے اور اونکا قول مثال اللہ وہی ہے مین بحلف کہتا ہون کہ مین نے کبھی حضرت سلطان کے سامنے جو میرے نزدیک خلاف واقع ہو اونکی رعایت یا اونکی وزرا اور امرا کی رعایت سے کبھی نہین کہا بلکہ صاف صاف دونون مذہب میں جو حق پایا گیا ہوں کہتا رہا ہون اور کبھی خیال نہین کیا کہ حضرت سلطان المعظم یا اونکی وزرا امرا ناراض ہونگی اور میرا جہگڑا اور گفتگو جو عثمان نوری پاشا کہ بڑے پاشا ہیبا ور زبردست تھے اور اپنے حاکم کی مخالفت کو بدین امور کا سمجہتے تہے میری گفتگو سخت جو مجلس عام میں آئی تمام حجاز والی خاص کر حرمین کے تمام لوگ جو بہت ہین سب بخوبی جانتے ہین بلکہ اگر مین تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجہکو یقین ہے کہ جب ان کو یہ معلوم ہو کہ امام سبکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر اور دوسرے ایسا عالم تقوی شعار خاصکر اون کے استادون اور پیرون میں شاہ عبد الرحیم اور شاہ ولی اللہ اور اونکی بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد العزیز اور اونکی نواسے مولوی محمد اسحق قدس اللہ اسرارہم نہ چہوڑے تو مین غریب اونکی سلسلہ ارشادون میں شامل ہون اور نہ سلسلہ پیرون مین کسطرح چہوڑونگا یہہ تو ہر طرح سے تفسیق اور بلکہ تکفیر مین بہی تصور نکرینگے پر مین اونکے ان حرکات سے نہین ڈرتا اور جو میرے ان اقوال کی تائید اونہون نے جناب محقق مصنف رسالہ کے سے جابجا تحریر فرمائی ہے اسی پر اکتفا کرتا ہون واللہ اعلم و علمہ اتم فقط امر برقمہ وقالہ بفمہ الراجی رحمۃ ربہ المنان محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما اللہ الحنان

رحمت اللہ محمد ۱۲۹۳

تقریظ جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہ

الحمد للہ الذی الہمنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوۃ علی رسولہ الذی امر باتباع السواد الاعظم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد عرض کرتا ہون کہ یہہ رسالہ الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم اس ناچیز کی نظر سے گزرا اسکا ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ اولوا الالباب اور کیونکر نہو کہ اسکی مصنف تحقیق میں کشمس فی نصف النہار ہیں

اور تقریظ ابن ضیاء الاسلام علامی عرب شاہ رحمہ مصری مستند کا فضلائے عالم کے تمام جیسا کہ انکا علم و فضل و تقوی
ویسا ہی ورع و اتقا مشہور ہے کہ یہ کتاب مقبول خاص و عام ہوگی اور حجت جمال اہل اسلام کیونکہ اسمین مجلس مولد
کا ثبوت ہے وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خوبی دین ہے اور عطر مجموعہ فلاح المتقین وہ مجلس جو ہو مذکورہ ذیل چیزوں پر مشتمل
ذکر ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم استعمال خوشبو آراستگی مکان ذکر شیرینی کثرت درود شریف قیام
تا ہی کیفیت وقت ذکر مبارک کی خوبی جیسی فضائل مع بیان ولادت شامل ہے اس آیہ شریف سے بوجہ حسن مفاد
ہوتی ہے کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک وجاءک فی هذه الحق وموعظة وذکری للمؤمنین واجب کہ رسل
تثبیت فواد اور موعظة اور ذکری کا ثمرہ موقوف ہے بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین فتنبہ وکن من الشاکرین
وانعام خیر المنعمین اس آیہ شریفہ سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ یہ ذکر شریف افراد وعظ مین داخل ہے بلکہ اعلی و اہم ہے کیونکہ
یہ ذریعہ عمدہ ازدیاد محبت سرور کائنات کا ہے اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین
نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوب بالنفس و جان سے محبت رکھیگا جو آپ سے محبت رکھیگا آپ کا ذکر کثرت سے کریگا
پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپ کا ذکر کثرت سے کریگا دونوں مقدمات قیاس کے دو حدیثوں مسلم و بخاری سے
ثابت ہین کہ اول سے اول ثانی سے ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ تو مومن نہوگا جبتک ہمکو سب سے محبوب نہ جانیگا دوسری حدیث میں من احب شیئا اکثر ذکرہ استعمال خوشبو خواہ گلاب کا
بسایا جاوے یا حاضرین پر چھڑکا جاوے یا کسی چیز میں ملا جاوے ہمیشہ ایک کے افراد ہین جسکا استعمال خوشبو شیرینی
اور وہ ایک فعل ہے محبوب عالمیان کا فعال محبوب ہین پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسی عمل مثنا ترغیب
مزید مرتبہ ایمانیہ کا باعث ہوگا تو کیا ہوگا آراستگی مکان کی آراستگی سے مراد صفائی و درستی ہے جو کہ ہر فرد مومن ہے مہمانون
کی خاطر اور جو کہ اس سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے دونون کے تقاضے بہتیرے شریعت مین موجود ہین خطبہ وعظ
واسطے حضرت اور حضرت حسان کیلئے منبر کا ہونا نیز قرات حدیث اور وعظ کے وقت جو کی کا اہل دلیل کافی ہے
ثبوت تعظیم ذکر پر بھی بہا لیکن خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر پیش کرتا ہون جیسا حضرت ام ... زیارت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھین سرور مخلوقات علیہ افضل التحیات اپنی ردای مبارک انکے واسطے بچھا
دیتے تھے اگر کوئی کہے وہ رضاعی مان تھین انکی تعظیم کیونکر نفرماتے ہم کہینگے جب ایسا پاس ... خاص کا اہتمام
خیال کرے پھر اپنے بزرگون اور بہائیون کا خیال بطریق اولی چاہئے شیرینی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتے تھے حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا شہد پیش کیا کرتی تھین اس سے معلوم
ہوا کہ ہدیہ میٹھی چیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ادائے شکر قدیم سے دور من سے مٹھائی شیرینی خوب چیز ہے اور صحت
سے ثابت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہد و حلوا بہت مرغوب تھے پس آپ کے ہدیہ کیلئے

اور آپ کی امت کے خاطر ماری لئے مٹھائی بہت مناسب ہے ہم العیال فی ثواب ونیز توضیح جواب یہ کہ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار ہمہ کثرت درود نعما اللہ یا ترتحاج الی البیان قیام مستحب جمہور علما ہے مستحسنات علما کا انکار کون کر سکتا ہے کیونکہ انکار کی بہت سائل فقہیہ لہ احادیث کا انکار لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ طالب جو کہ علت کے جویان ہیں اونکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وجہ استحسان علما کی یہ ہے کہ یہ قضیہ مجربات سے ہے کہ اس وقت خاص میں خواص امت کو مشاہدہ جمال مصطفوی حصول ہوتا ہے اور مشاہدہ کے واسطے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مجلس میں تشریف لانا ضروری نہیں بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہے اسکی ایک نظیر محسوسات میں آفتاب ہے کہ اوسکی لئے ایک جگہ معین ہے اور ہر اہل بصر ہر مکان میں اسکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتا ہے نابینا تقلیداً روشنی کا معتقد ہے پس علما کہ حکمائے امت ہیں مستحسن سمجھے کہ اہل وجد و ذوق کی تقلید سے عوام بھی بہ نیت استحسان قیام کر لیا کریں ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین امداد اللہ للعالمین والعلما ادام اللہ ظلالہ علی رؤس المسلمین فائدہ جب یہ مجلس امور حسنہ سے مرتب ہوئی تو اوسکی ہیئت کذائی مالیس منہ کے قبیل سے نہ ہوئی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث و بنای مدارس و ایجاد علوم آلیہ کے ہوئی اور یہ مجلس مظہر فعل خیر الطیبہ جب بڑائی کا طبق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اوسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ جھٹ پٹ آمنا صدقنا کر کلوا من الطیبات میں داخل کر لیتے ہیں پس منا سب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی واعملوا صالحا کی تحت میں داخل کریں تنبیہ یہ مجلس فعل حسن ہے تو اسکی تارک کیوں تحسین کی جگہ بلکہ احکام آیتہ کی تعمیل ہوگی ادع الی سبیل ربک یا تعاونوا علی البر والتقوی الدال علی الخیر کفاعلہ وغیرہا لتیقن وثبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر وظیفہ شب ناغہ ہوجائی تو دونکو ظہر سے اول پڑھ لیا کرو لفظ (وظیفہ شب) سے وقت کی تخصیص ہوتی ہے مقبولیت پر نیز دنکو پڑھنے کی واسطے فرمانا دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت سی احادیث سے خوبی مداومت ثابت ہے پس مداومت شغل خیر کے بہت مناسب ہے اس زمانہ میں تو لابد منہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ کے نام سے نفرت کرتے ہیں اونکو احکام خداوندی سنانیکی کوئی صورت اس نالایق ننگ خلایق کے نزدیک اسکی سوا نہیں پس اسکی اشاعت پر کوشش علماء کو ضروری ہے واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہیں مگر تفصیل اس مقام کی مناسب نہیں جسکو زیادت مطلوب ہو اس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہما کتب محققین سے مل سکتے ہیں تنبیہ مجلس مقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ اسپر شاہد ہیں اگر کوئی اپنی جہالت یا ہوائی نفسانی سے اسمین کچھ خرابی ملادے تو اوس شخص کے فعل کیوجہ سے یہ مجلس مقدس علی الاطلاق خراب نہ کہا جائیگی جسطرح کہ نماز جو شارع کی ماموربہ اور فعل حسن ہے کسی نمازی کے خرابی مختلط کر دینے سے بد نہ کہا جائیگی واللہ اعلم وہو یہدی من یشاء الی سواء السبیل حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزۃ السعودی الدہلوی المقیم ببلد اللہ الامین زادہ اللہ شرفا الی یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللہم متنی فی احد الحرمین علی الایمان والعثنی یوم القیمۃ

ومن یعظم شعائر اللہ نولی آیات اوسکی جو صدر کی تقسیم صفحہ ۲ مین بیان ہے اگر بیکار ہی کہ دیا ہی کہ محبت شمائل این کرام خود شعائر
دین ثابت اور اسکا تعظیم درست ہی۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ہے کہ ہدیہ وغیرہ نقل کر لیسی تکو یہہ بہی ان کا سر
میں جو بین اللہ شعائر انکو ہم شامین وداخل ہین کہ یہ آیۃ تو فقط ان ہدی ہی میں نازل ہوئی ہی یہہ استدلال کیسا تو یہہ مغالطہ
ہوت ہی کیونکہ علماء اصول فقہ کے نزدیک عموم الفاظ پر حکم دیا جاتا ہی خصوص اسباب نزول وغیرہ پر منحصر نہین رہتا اسی بنا پر
مولوی محمد اسمعیل نے عموم لفظ شعائر اللہ مین تعظیم اولیاء کرام کو داخل کیا ہی سے کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے محبت و تعظیم بدرجہ اولی
اس مین داخل ہے اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ یہہ قیام حادث ہی تو ہم کہینگے محدث ہونا کچھ موجب نقص نہین ہی
اور یہ محمود ہی ہے منشاء اس کی دو وجہ ہیں وجہ اول یہہ کہ جو امر جدید کسی دلیل شرعی کی تحت مین داخل ہو اوسکو علماء بدعت حسنہ اور
سنت حکمیہ کہتے ہین بدعت ہوتی کہ بخصوص ظہور دمکانہ بعد مین ہوا در حسنہ اور سنت اسلئے کہ وہ عموم مندوبات شرعی مین داخل ہی
اور یہ قیام مروج ایسا ہی ہے تشریح اسکی یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعظیم نصوص قرآنی سے ثابت ہی وتعزروہ
وتوقروہ و عزروہ ونصروہ - ومن یعظم شعائر اللہ آیات ونیز دیگر مقامات سے تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مفہوم کلی ثابت ہوا
اور جب مفہوم کلی کا ثبوت ہوا تو اوسکی کل افراد کا ثبوت ہو گیا فرق ہی قدر ہے کہ بعض افراد تعظیمی وہ ہین جو عین قرون
ثلثہ مین ظاہر ہوا اور بعض وہ ہین جو بعد مین ظاہر ہوئے سو اس صورت مین تغیر و تبدل اصل ماہیت مین نہین کیونکہ نوع اپنا
مقتضای طبعی اپنی افراد مین نہین بدلتا بنا علیہ ہی تعظیم کے مشروعیت کا حکم جو افراد موجودہ قرون ثلثہ مین تہا افراد محدثہ
ما بعد مین بہی باقی رہا اور افراد محدثہ مین جو تغایر اور تخالف ہی وہ ہیئت و تشخص کا اختلاف ہی سو یہہ کچھ مضر نہین حضرت شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ انتباہ مین لکہتی ہین باید دانست کہ یکی از نعم خدا تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ
والتسلیمات آنست کہ تا امروز سلسلہ ہای ایشان تا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و ثابت است واگرچہ اوائل امت را
با اواخر امت در بعض امور اختلاف بودہ است پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان حضرت من قبل الصحبۃ والتعلیم و تادب بآداب
تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ و بیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان رسم بیعت پیدا
گشت و ارتباط سلسلہ بہمہ این امر محقق ہست و اختلاف صور ارتباط ضرر نمیکند الی ان قال وعلمای کرام ارتباط ایشان
در زمن اول بسماع احادیث و حفظ آن در دفاتر قلب بود و بعد ازان بتصنیف کتب قراءت و مناولہ و اجازت آن
پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ نوع این امور صحیح است و اختلاف صور اثری نیست انتہی اور یہی مضمون صاحب نہایہ کی
عبارت کا بہی کوئی سمجھی یا نہ سمجھی وہ بیان بدعت مین لکہتی ہین وما کان واقعا تحت عموم ما ندب اللہ الیہ وحض رسولہ فہو فی
حیز المدح وان لم یکن مثال موجود کنوع من الجود والسخاء وفعل المعروف فہو من الافعال المحمودۃ ولا یجوز ان یکون ذلک فی خلاف ما ورد
الشرع بہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جعل لہ فی ذلک ثوابا فقال من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا انتہی
ہم کہتی ہین یہ قیام تعظیمی عموم مفہوم کلی تعظیم ثابت بالقرآن مین داخل ہے تو محمود اور فعل معروف ہوا اور کسی

فعل معروف کا جو کچھ ہو تشخص اگر مستقل ہیں تو جائز ہے کیونکہ فعل ہو مع حکم شرعی میں داخل ہے تو خلاف ما عند الشرع
میں داخل نہیں ہو سکتا جیسا کہ ہم نے اپنے تعبیر کی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تعلیم میں ایک عظمت کلی ہے
اور ادب پیدا ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ایجاد کرنا ایسی چیز کا مستحب ہے حدیث شریف میں بھی کی تصریح
واقع ہوئی ہے من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیء اور امام
نووی نے شرح مسلم میں اور ملا محمد طاہر نے مجمع البحار میں ذیل حدیث مذکورہ میں کہا ہے کہ نیک طریقہ جاری کرنیمیں خواہ
اوسکا خود ایجاد کرنے والا ہو یا پہلے سے تھا یا تھا مگر متروک ہو گیا تھا پھر اسنے جاری کیا ہو دونوں صورتوں میں اوسکو ثواب ملیگا اور
خواہ علم ہو خواہ عبادت خواہ ادب یہ عبارت ہے کان ذلک تعلیم علم او عبادۃ او ادب پس ہم کہتے ہیں کہ یہ قیام اوس وقت
سے جاری ہوا ہے اسکی اصل ادب ہے بنا بریں یہ موجب اجر و مستحسن ہوا تیسرے وجہ یہ ہے کہ یہ قیام کسی امر شرعی کے
مخالف نہیں اور منع وہ امر ہوتا ہے جو مخالف ہو اور منافی کسی امر سنت کو قال الامام حجۃ الاسلام الغزالی فی الاحیاء
المحذور بدعۃ تراغم سنۃ مامورا بہا اور بعضے جو اپنی طرف سے عقائد باطلہ فاعلین عمل مولد کی نسبت افترا کرکے حکم منع
لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ قیام کو فرض اعتقاد کرتے ہیں اور نیز جانتے ہیں کہ ولادت شریف آپکی اس محفل میں
ہوتی ہے معاذ اللہ اور نیز حضرت کو عالم الغیب بالذات جانتے ہیں سو یہ تینوں باتیں غلط محض ہیں قیام کو ہم مستحسن
جانتے ہیں اور ولادت باسعادت کا خود مولد شریف خواں بیان کر دیتا ہے کہ فلان سال اور ماہ و زمان و مکان میں ہوئی اور
محفل میں معاذ اللہ نبی کریم علیہ التسلیم کو ہم عالم الغیب بالذات نہیں جانتے بلکہ یہ جانتے ہیں کہ آپکو جو علم ہوا وہ بتوسط
ملائکہ کی خبر سے یا اللہ تعالی کی وحی و الہام و کشف و شہود کے ذریعہ سے ہے پس جب اعتقاد محفل و قیام میں
عقیدہ اور فعل مخالف اہل سنت نہوا پھر منع کیسا چوتھی وجہ یہ ہے ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن حضرت ابن مسعود
سے روایت ہوا ہے اسمیں لفظ مسلمون عام ہے لفظ صحابہ و تابعین وغیرہ کا نہیں والعبرۃ لعموم الالفاظ بنا بریں جس
کو کسی طبقہ کے اہل اسلام پسند کرینگے وہ عند اللہ بھی پسند ہوگا لیکن مطلق سے مراد فرد کامل ہوتا ہے تو لفظ مسلمون سے
جو مسلمان کامل ہیں وہی مراد ہونگے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ عہد صحابہ میں اون صحابہ کا پسند کیا ہوا ہے
جو درجۂ علم و عمل میں کامل ہوں گے اسیطرح طبقہ تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین میں اونکا پسند کیا ہوا
اور مستحسن ہوگا جو اپنے معاصرون میں اعلی درجہ کے قوت نظری و عملی رکھتے ہوں گے اسیطرح طبقات مجتہدین کے
بعد عامہ مسلمین میں اونکا پسند کیا ہوا مستحسن عند اللہ ہوگا کہ جو شخص ممتاز ہوں گے روایت اور درایت میں
مثل علماء دین ربانی و مفتیان شرع متین حقانی سو یہ قیام ایسی چیز ہے کہ جسے اسلاف اسکا بہت بڑے
بڑے علماء دین اسکو مستحسن فرماتے رہے ہیں پس اون کے مقابل میں دوسرے آدمیوں کا قول جو قیام
سے انکار کرتے ہیں مسموع نہوگا کیونکہ مطلق میں فرد کامل مراد ہوتا ہے اور علماء کاملین شہرۂ آفاق

قیام کا استحسان فرما چکی ہیں اب ہم انکی دو چار نقلیں درج کرتے ہیں محمد ابن علی دمشقی محدث لکھتے ہیں جرت عادة کثیرة
من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعه صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا پھر ان کے بعد صاحب سیرت الشامیہ اس قیام کا ذکر کیا اور
محدث دمشقی مذکور کے عبارت کو نقل لیا اور لکھدیا کہ ہذا القیام بدعة حسنة پھر ان کے بعد صاحب سیرة حلبی نے
بھی یہی لکھا اور اسیطرح علامہ عبدالغنی نے اپنی مولد میں لکھا کہ جرت العادة بقیام الناس انتہی المداح الی ذکر مولدہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہی بدعة مستحسنة مستحبة اور کہہ چکے ہیں ہم اور ہر بدعت حسنہ کو سنت حکمیہ کہتے ہیں اور وہ موجب ثواب
ہوتی ہے تو یہ قیام بھی موجب حصول الثواب ہوا اور ایک موقع میں جو چند اشعار مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پڑھے گئے شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور ان کے ساتھ جمیع علماء اور کبراء جو حاضر تھے وہ
سب کی صف کھڑی ہو گئے اور حال اس امام وقت کا علامہ زرقانی نے جلد اول شرح مواہب میں اس طرح لکھا ہے
الشیخ الامام العلامة ابو الحسن علی بن عبد الکافی الملقب تقی الدین السبکی الفقیه الحافظ المفسر الاصولی المتکلم النحوی اللغوی الجدلی
الخلافی النظار شیخ الاسلام بقیة المجتہدین برع فی العلوم وانتہت الیه الریاسة بمصر انتہی اور چونکہ یہ بڑے درجے
کے شخص تھے اسلئے سیرت حلبی میں بھی انکی سند پکڑی ہے اور نام انکا اس تعظیم اور صفت سے لکھا ہے جو مرقوم ہوتا ہے
وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دیناً وورعاً الامام التقی الدین السبکی
ویکفی بمثل ذلک فی الاقتدا انتہی ملخصاً واضح ہو کہ ولادت اس امام کی ۶۸۳ھ اور وفات ۷۵۶ھ میں ہوئی اور اپنے وقت
میں مقتدی ایک عالم کی ہوئے سیوطی محدث حلبی و دیگر اکابر سلف رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ اقتدا امام سبکی کا کافی حجت ہے
مستحسن ہونے قیام میں اور لکھا امام برزنجی نے مولد شریف میں وقد استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة ذو روایة
وروية فطوبی لمن کان تعظیمه صلی اللہ علیہ وسلم غایة مرامه ومرماه اور علماء عصر کے درة التاج شیخ عبد اللہ سراج مفتی حنفی
مکی نے قیام مروجہ میلاد کیلئے لکھا توارثه الائمة الاعلام واقرہ الائمة الحکام من غیر نکیر منکر ورد راد یعنی اس قیام پر
ائمہ اعلام اور ائمہ حکام میں سے کسی نے رد و انکار نہیں کیا بلکہ سبھوں نے مقرر رکھا اور سبھوں میں جاری رہا پھر
ان کے بعد مفتی عبد الرحمن سراج مفتی مکہ نے لکھا وعلماء العرب بالمصر والشام والروم والاندلس کلہم رأوہ حسناً
فعلی حاکم الشرع تعزیر منکرہ اس وقت **راقم الحروف** اسیقدر پر اکتفا کرتا ہے اور جن صاحبوں منصف حق طلب کو
مولد شریف کی اور زیادہ تحقیق منظور ہو وہ میرے رسائل دافع الاوہام والانوار ساطعہ وغیرہ کو ملاحظہ
فرماویں اور جو کچھ میری دلائل پر براہین قاطعہ وغیرہ میں جرح و قدح کیا گیا ہے بار دوم جو انوار ساطعہ
کو نظر ثانی کرکے چھپوایا ہے اوس میں اونکی سب شکوک واوہام کو بحول اللہ وقوته القویه کھول دیا گیا ہے
ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ علی نبیک سید المرسلین وآله واصحابه
وذریته اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞ **حررہ عبد السمیع غفر اللہ له ولوالدیه**

تقریظ جناب مولانا قسیم الدین احمد رضوی عظیم آبادی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ رسولہ المخاطب بیا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً وعلی آلہ واہل بیتہ الذین طہرہم اللہ تطہیراً وصحابہ الذین تبعوا النبی الامی وفرحوا بمیلادہ الشریف فبشرہم رسول اللہ بالنجاۃ تبشیراً اما بعد بندہ پاکباز حضرت سید قسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری منعمی عظیم آبادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عاشقان شیدائی محمدی ومشتاقان کوئی محمدی کو بشارت دیتا ہے کہ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم جسکو حضرت مولانا البحر الطمطام والحبر القمقام الذی انعمس فی بحار التوحید القائم فی مقام التجرید والتفرید الملجا جراً الی السدرۃ لمن السالک مسالک القوم طرق حبیبہ آکہ حضرت مولانا ابو الفضل ابو الحسنات الحاج الشاہ محمد عبد الحق الہ آبادی ثم المکی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم وسر فاضتہ طالتہ علی الطالبین والمسترشدین باحسن نے تالیف کیا ہے ایسی کتاب لاجواب ذلک حقہ مسمیٰ بنام تاریخ ہے کہ جسکو دیکھکر منکرین کو بیچز سکوت چارہ نہ ہو گا مجیبین کا دل باغ باغ و منکرین کا کلیجہ داغ داغ ہو گا۔ الحق مولانا الی اسم بامسمیٰ نے کتاب کیا ہے یعنی موتیونکو پرویا ہے اللہ تعالیٰ مولانا ممدوح کو مجھسی اور سب مسلمانوں کی جانب سے جزائی خیر دی اور ذات کو انکی مفیضاً علی الخلق قائم رکھے اور کیونکر خوشی میلاد شریف سے مسلمان منکر ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کہکر ذات پاک نبی کریم کی ولادت سے مسلمانو پر احسان جتایا ہے تو مقتضا هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ہم لوگونکو ہمیشہ اظہار احسان کرنا اور ممنون ہونا چاہیئے و بمقتضای حدیث شریف کہ تکمیل تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ ممکن نہیں تھا اور جو تلفظ محمد رسول اللہ بغیر بجے دریافت کمالات ذاتی وصفاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ینبغی ممکن نہیں و موقوف علیہ فرض فرض ہوتا ہے بیان حالات رسول اللہ فرض ہوا اور بعد بیان اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ کے اللہ تعالیٰ نے کتاب کریم کو اپنی بیان میلاد حضرت رسول اللہ ختم کیا یعنی لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ پھر منکرین پر فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ فرما کر عتاب کیا

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ما زدنا بمنہ وفضلہ نور الایمان وربطنا بالاتحاد والالفۃ حسن نظام الایقان وحادوجہ علینا حضور الحجا[illegible]

الحمد لله الذی جمع الاعیاد و مدح الاجتماع فی حلق الذکر و استحب الجمع لمحافل المیلاد و حرم علینا المناقشة فیما بیننا والجدال فی التباغض و شنع المنافرة فینا والمراء والتحاسد و جعل اختلاف الامة رحمة للمسلمین و اظہر رافتہ باباحة الرخص علی المؤمنین والصلوٰة علی من اختصه بالخلق العظیم و علی آله الذین اہتدوا بہدیه المستقیم بعد حمد و صلوٰة کے المفتقر الی الباری عبد الله الانصاری تمام برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے اختلاف باہمی دربارۂ مسئلہ میلاد سرور کائنات علیه و علی آله الصلوات والتحیات سنتا تھا اور طرفین کا تعصب لوجه ما واقعیہ ترقی پذیر دیکھکر شبانہ روز دل سے دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ کوئی صاحب مقبول انام مرجع خاص و عام اس بارہ میں ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے فریقین اپنی تعصب بیجا سے خبردار ہو کر باز آئیں اور حق پرست او منصف مزاج اور طالبان ہدایت طریق مستوی پر لگ جائیں سو اندنون فقیر نے کتاب در المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکھی جسکی مصنف مخدومنا مولانا شاہ **عبد الحق** محدث مہاجر مین الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب و سنت و اجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فاروق اور کتاب کو قول فیصل و صراط مستقیم کہا جاوے تو بجا ہے اور کیوں نہو مصنف دام ظلہ العالی مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا مین علماً و فہماً و ورعاً مثل آفتاب مشہور ہین اونکے دلیل اونکی دلائل مقبولیت سے یہ ہے کہ وہ حرم محترم مین شیخ الدلائل ہین فقیر کو اونکی توصیف کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ تمام مضامین اوس کتاب کے اونکی فضل و کمال پر براہین قاطعہ ہین اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ مین ہان اسقدر گزارش ضروری ہے کہ جو کچھ مصنف مد ظلہ نے درباب جواز میلاد فخر عبا و تحریر فرمایا وہی مسلک قولاً و فعلاً ہندوستان کے مشاہیر علماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے چنانچہ جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث و مولانا مولوی مفتی عنایت احمد و مولانا عبد الحی رحمہم اللہ تعالی و استاذنا مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی و مولانا الحافظ الحاج محمد ملا نواب سلمہم اللہ تعالی کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زبدۃ الفضلاء و استاد العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند مین بارہا محافل میلاد مین شریک ہوئے اور بحالت قیام قاری و سامعین قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیئے نہین پر جبکہ تمام مجلس ذکر ولادت کی تعظیم کو اوٹھہ کھڑی ہو ایسی حالت مین قیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہین چنانچہ مولانا مخدومنا کی اس قول اور فعل پر بہت سے شاگرد رشید و باشندگان شہر شاہد ہین ماسوا اس کے سلالۂ خاندان مصطفوی جامع الشریعۃ و الطریقۃ حاجی محمد سید عابد مہتمم مدرسہ دیوبندی خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق و عظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کرۂ مرۃً سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض بعض جگہہ مجلس میلاد مین شریک ہوئے چنانچہ پیرجی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کی مرید او مولود خوان ہین

اس امر کے بنا میں پس جو بعض اشخاص با تحقیق اہل ایمان مدرسہ دیوبند کا ہی بیرات میں ایسی مرحوم دست
اسعادت سے بہرہ ہے میں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جس کو بے عقل ہی گی سمجھیگا اہل مدرسہ دیوبند
مدرسہ اعلیٰ تعلیم دیوبند کی اقوال و افعال کا اعتقاد ہے نہ بر خلاف کے بغاوت کا۔ واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب

تقریظ

جناب مولوی محمد جمیل الرحمٰن خان صاحب
خلف الصدق مولوی عبد الرحیم خانصاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن بعث حبیبہ الی الخلق رحمۃ للعالمین۔ واشکر الرحمن علی ارسالہ الی الوری خاتم النبیین۔ والصلوۃ علی من
خوطب بخطاب الم نشرح لک صدرک۔ ثم بشر ببشارۃ ورفعنا لک ذکرک۔ وامر بذکرہ تحیۃ عبادہ بقولہ واذکروا
نعمۃ اللہ کیف لا فان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما و علی
جمیع آلہ وصحبہ الذین بذلوا اعمارہم واملاکہم باجمعہم فی مرضاۃ اللہ وحب رسولہ فطوبی لہم اولئک حزب اللہ
الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ فتبصر اسلامی وسائر المسلمین اتباعہم انہم ہم المہتدون۔ وبعد فہذہ رسالۃ
عجیبۃ غریبۃ بارعۃ ومقالۃ انیقۃ رشیقۃ فارعۃ۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء تتلألأ فیہا آیات و
احادیث کالیلۃ القمراء۔ یعجب حسن رزانۃ معانیہا کل ناظر ماہر۔ ویطرب حصافۃ مبانیہا کل جاہل لم
فی جواز مولد البشیر النذیر۔ تتقبل بشفاعتہ کل صغیر وکبیر۔ تنشرح بہا صدور المحققین وتضیق بہا قلوب
المنکرین۔ تفرح بہا نفوس اہل الحق والوداد۔ وتحزن منہا قلوب اہل الہواء والفساد۔ وکلما فاقتہ
واکبا والراکبین عن سبیل الرشاد۔ وجہا خارقۃ لاکباد الراغبین الی طریق الفساد۔ ولیت شعری
الا الدلیل عند سخط الجاحدین۔ وما الحجۃ عند قوم المانعین۔ وہل لاخصامہم من ہذا الفعل الحسن اصل

والیش لہم ثبوت بالنقل - لا دلیل لہم جاؤا بالشقر والبقر عن نبات آخر - محض الحقد والشین - ومحض البغض والمین - فما لہؤلاء القوم لایکادون یفقہون حدیثا - ولا یعرفون من السبت خمیسا - لعمری ان عمل المولد النبی الکریم - موجب للفوز درجات النعیم - علی ان فیہ ارغام الشیطان - وازدیاد حب الله لاہل الایمان - کیف لا وقد نطق بہا العالم الکبیر - الفاضل النحریر - الفقیہ الجلیل - والمحدث النبیل - المولنا الحاج محمد عبد الحق الہ آبادی - ابقاہ الله لبسط الایادی - المہاجر بیت الله الحرام - والزائر روضۃ النبی علیہ الصلاۃ والسلام - فلله در مولفہا حیث الفہا - ومرصعہا حین صنفہا - لا ینزع فیضانہ عن کل عالم وعامی - ولا یحرم من ہدایتہ کل قاصی ودانی - فما اذکی ذہنہ الثقیف - وما اشحذ فکرہ الحصیف - لعلی انہ یخطر ببالی مرۃ بعد اخری - وکرۃ بعد اولی - ان تحریر مثل ہذہ الرسالۃ لامر فخیم - والی بیان ہذہ المسئلۃ للناس احتیاج عظیم - الی ان جاء محظوبا بالی مخلعتہ من ظہر الغیب بخلعۃ الوجود - ومکللا باکلیل الطبع من توفیق الملک المعبود - لینظر اہل الرشاد من المسلمین - ان ہذا الفعل مقبول محبوب بین المومنین - من قدیم الایام الی زماننا الذی قلب ظہر المجن فالحق ما راہ المومنون حسنا فہو عند الله حسن - ولیعلموا الذین ظلموا علی انفسہم بالانکار - وتشمروا فیہ ذیل الاصرار - ویتجاوزون فی ذلک شتتا - ویحیدون عن طریق المستقیم شططا - ویتنابزون اہل السنۃ بالقاب اہل البدعۃ والشرک والجحیم - فسبحانک ہذا بہتان عظیم - فعسی ان یکون لہم ہذہ الرسالۃ فصل الخطاب - ان نظروا بعین الانصاف طالبا للصواب - لان المؤلف سلک فیہا مسالک المحققین - واختار مذہب المدققین - باعدا عن التفریط والافراط - آخذ الطریقۃ السداد والاحتیاط - والله یہدی من یشاء الی صراط المستقیم - ویضل من یشاء وہو الحکیم العلیم - ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین - وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین - صلی الله علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین - برحمتک

یا ارحم الراحمین ؎

نمقہ احقر عباد الله المنان عبدہ محمد جمیل الرحمن خان عفی عنہ مدرس اللسان العربیۃ فی مشن کالج دہلی

قصیدۂ عرضِ حالِ پُرملالِ آشفتۂ شکستہ بال بحضور سید لولاک

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی الله علیہ وسلم

الصلوٰۃ اے پیشوائے انبیا	السلام اے مقتدائے اولیا
الصلوٰۃ ای حضرت شمس الضحیٰ	السلام اے حضرت بدر الدجیٰ

الصلوٰة اے سید نور الہدیٰ
السلام اے سرور ہر دو سرا

الصلوٰة اے سید خیر الوریٰ
السلام اے شافع روز جزا

الصلوٰة اے رحمة للعالمین
السلام اے مظہر ذات خدا

الصلوٰة اے سرور دنیا و دین
السلام اے باعث تکوین ما

گر نبودے ذات پاکت را وجود
کن نہ گفتے خالق ارض و سما

ہر چہ ہست از ہستی تو ہست شد
نیستی را ہستیت آمد فنا

اول آمد نور آخر شد ظہور
شد تمامت ابتدا و انتہا

تو نبی بودے و آدم آب و گل
ہیچکس را نیست بر تو ابتدا

سید اولاد آدم ذات تو
کے میسر شد کسے را این عطا

صبح عالم شب دیجور بود
از تو پر روشن گشت یا بدر الدجیٰ

ذرہ ذرہ نور یاب از حسن تو
بدر رخ پر نور یا شمس الضحیٰ

سورۂ واللیل وصف زلف تو
والضحیٰ تفسیر روئے دلربا

اے کہ مداحت خداے ذوالجلال
از ثنائیت خامشی حد ثنا

آنکہ وصف اوست قرآن مجید
کیست در وصفش کند چون و چرا

یا نبی اللہ بحالم کن نظر
سوختم در آتش ہجر شما

پردہ افگن از رخ پر نور خویش
کز فراقت بر لب آمد جان ما

یا بخوان ما را حضور خویشتن
مخلصی یا بیم زین دار عنا

تاب تنہائی ندارم بعد ازین
از چنین محجوب محبوب خدا

آرزو دارم ز خاک کوئے تو
ہر دو چشم خویش سازم سرمہ

سجدۂ خاک در دربار تو
عاشقانت را خوش از ظل ہما

گر ہمایون بخت من یارے کند
جان بخاک کوئے تو سازم فدا

آن کمند زلف مشکینت کجاست
تا کشد فرقم بسوئے خاک پا

شوکت سلطان نگردد ہیچ کم
ز التفات او بسوئے حال گدا

جان شیرین تلخ شد در ہجر تو
جام وصلت بخش از بہر خدا

بعد مردن گر بدست آید وصال
صد ہزاران جان برین مردن فدا

بحر رحمت ایزدی من تشنه کام / در تب و تابم لقب رنج و عنا
وعدهٔ وصلت بروز محشر است / من کجا و عدهٔ وصلت کجا
تاب مهجوری ندارم ساعتے / تا بکے مانم درین رنج و بلا
یا الٰہی زود تر محشر شود / تا بچشم سر ببینم آن لقا
عشق حق در عشق تو دارد مقر / منکر عشقش را لعن گویم بر ملا
قلع به دستیکه در دست تو نیست / ننگ باد آن پا ز راهت ناشنا
کور به چشمی نخواهد دیدنت / کر بود گوشے که نشنید از ثنا
در سرے سودات نے یا واقلم / دل که بے دردت بود بر وے بلا
یا رسول الله منم بیچارۂ / بیکس و بے یار و یاور بے نوا
زاد راه آخرت موجود نیست / هر زمانم الرحیل آمد ندا
منزلم دور و دراز و پر خطر / بے سر و سامانم و بیدست و پا
نے بدستم زهد و نے حسن عمل / از تهیدستی رسد کارم کجا
کار بد اخلاق بد گفتار بد / خبث باطن را نه حد و انتها
هرچه کردم نیست در وی جز بدے / بار نیکی نا ورد تخمم خطا
هر دم از عمرم در شهوار بود / هر زمانم گنج گوهر بے بها
دانه دانه منتشر کردم بخاک / واے بر حالم دریغا حسرتا
خرمن عمرم به برق لهو سوخت / بے سر و سامان کی شدم مفلس گدا
صرف کردم عمر در لهو و لعب / نیست در دستم بجز حرص و هوا
خواب خرگوشم بگوشم پنبه کرد / هیچ نه شنیدم ز نوید دلکشا
نفس و شیطان دشمنانم در پے اند / نیست جز ذاتت دگر ملجاے ما
دشمنم بر حال زارم گریه کرد / دیده آید دوست چون سازد بما
از عصیان گردنم دو تا نمود / زین گرانباری سبکبار دوشم نما
گرچه غرقاب گناهانم و لے / نیستم مایوس ز امید نجا
چشم دارم یار من یارے کند / او رحیم و من گرفتار بلا
از تهیدستی چه باشد خوف و بیم / تو محمد بادشه **اشرف** گدا

تقریظ منظوم من تصنیف منشی محمود صاحب المتخلص بہ رونق

یہ تصنیف کیا عمدہ اور دلنشین ہے — کتاب ایسی ابتک تو دیکھی نہین ہے
ہے کس بحر دانش کی یہ درفشانی — کہ ہر اک ورق دامن گوہرین ہے
عجب لکھی ہے یہہ کتاب مدلل — مؤلف کو اسکی ہزار آفرین ہے
روایت قویہ درایت صحیحہ — نہین ایسے خوبی جو اسمین نہین ہے
بغور اسکو دیکھا تو اصل اسکی بیشک — حدیث شریف اور کتاب مبین ہے
جو قول بزرگان ہے وہ مستند ہے — جو قول مشائخ ہے محکم متین ہے
یہہ وہ شاہد دلربا جلوہ گر ہے — فدا جسکی خوبی پہ ماہ مبین ہے
ہر ایک صفحہ اسکا ہے رخ دل ربا ہے — ہر اک سطر ایک گیسوی عنبرین ہے
ہر ایک دائرہ ہے اگر درج گوہر — تو ہر ایک نقطہ بھی در ثمین ہے
جو دیکھیگا صدق دل سے ہی سکیگا — کہ مملو بذکر شہ مرسلین ہے
ہین اس قدر منظم سے محروم منکر — کہ یہہ در خور گوش اہل یقین ہے
لکھین ہین وہ آئین دلائل قویہ — کہ منکر کو گنجایش اصلا نہین ہے
برادہ ہی سمجھیگا ذکر نبی کو — جو ساہ المصیر اور جو بئس القرین ہے
نمانے اگر منکر اب بھی تو کیا ہے — ہمیشہ سے انکی تو عادت یہی ہے
نہ معجزے ہی لایا ابوجہل ایمان — علاج اس جہالت کا ممکن نہین ہے
جو ہین منکر بزم میلاد دیکھین — کہ کیسی قوی حجت مثبتین ہے
دعا مانگو اللہ سے یہہ باتین چھوڑ دو — کہ ذات اوسکی بس ارحم الراحمین ہے
محبت نبی کی تو ہی اصل ایمان — جو یہہ ہی نہین ہے تو کچھ بھی نہین ہے

قطعہ تاریخ دیگر

جبیبکی کتاب [illegible]
واقعی جو در منظم ہے
[illegible] کہا [illegible]
جو کہیل [illegible]
[illegible] تاریخ کا [illegible]
کہ یہہ ذکر رسول اکرم ہے
[illegible] واللہ
بحر حبیب نبی اعظم ہے
۱۳۰۹ھ

[illegible]

قطعہ تاریخ منشی رونق

بہت خوب ہے در منظم چھپا — کسی شے کا اس مین نہین کچھ قصد
کہا جبکہ رونق سے تاریخ کو — تو فوراً کہا اوس نے خیر الـ[illegible]

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا قسیم الدین صاحب رضوی عظیم آبادی

ہوئی جبکہ مطبوع تو یہہ کتاب — کہ ہر قول اسکا ہے بس با صواب
ندا ہاتف غیب نے دی مجھے — کہ در منظم ہے یہہ لاجواب
۱۳[illegible]